سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اس میں پینتیس (۳۵) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝١

حٰم ؛ حکیم حاکم ہے اس کے مقصد و مُراد کو جانتا ہے ۔ محمد مصطفٰے ﷺ کو اس کی تعلیم دیتا ہے کیونکہ وہ مخاطبِ اصلی ہیں ۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ؛ اس کتاب کا اُترنا یا اُتارا جانا ۔ قرآن شریف تیئس (۲۳) سال میں اُتارا گیا ہے ۔ کسی آدمی کا ہوتا تو عمر کے بدلنے سے اس کے اسلوب بیان میں فرق آتا ۔ مگر نہیں یہ ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے ہے ۔ یہ کلام خدا کا ہے ۔ کیسا خدا ؟ الْعَزِيْزِ ؛ غالب ۔ قوی ۔ زبردست ۔ باعزت ۔ الْحَكِيْمِ ؛ حکمت والا ۔

ترجمہ :- یہ کتاب اللہ کے پاس کی اُتاری ہوئی ہے جو عزت و حکمت والا ہے ۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝٣

مَاخَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا نہیں کیا ۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر برحق ۔ حکمت کے مطابق ۔ واقعات کے موافق ۔ حَقٌّ ۔ ثابت و قائم ۔ مناسب ۔ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ اور ایک معیادِ معیّن کے لئے ۔ نہ آسمان ہمیشہ رہیں گے نہ زمین ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں، نہیں مانتے ۔ عَمَّآ اُنْذِرُوْا ؛ اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہیں، کفر کے نتیجہ سے، قیامت کے آنے سے، سزا و جزا کے ہونے سے، حق پوشی کرتے ہیں ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ۔ منہ پھیر لیتے ہیں، بے رُخی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے برحق پیدا کیا ۔ (حکمت سے بنایا ۔ بالکل مناسب مخلوق کیا) اور وہ بھی ایک معیّن میعاد کے لئے ۔ اور جو کفر کرتے ہیں اُس چیز سے کہ وہ ڈرائے جاتے ہیں اعراض اور بے رُخی کرتے ہیں ۔ (نہیں مانتے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾

قُلْ ؛ پیغبر! تم کہہ دو۔ اَرَءَيْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا ذ یہ عربوں کا محاورہ ہے اِسے اس جگہ کہتے ہیں جب یہ مُراد ہو کہ ذرا بتا دو۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ مَا تَدْعُوْنَ ؛ وہ دیوتا جس کو تم پکارتے ہو۔ جس کی دہائیاں دیتے، جن سے مدد طلب کرتے ہو۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اَرُوْنِي ؛ ذرا بتا دو۔ یہ تو کہو۔ ذرا دکھا دو۔ مَاذَا خَلَقُوْا ؛ ان دیوتاوں نے کیا پیدا کیا۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے۔ زمین کی چیزوں میں سے۔ یا کون سی زمین پیدا کی۔ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ ؛ کیا ان کی کچھ شرکت ہے، خود نہیں تو دوسروں کی مدد سے۔ فِي السَّمٰوٰتِ ؛ کہ آسمانوں کے پیدا کرنے میں۔ بے گواہ کے بلا شہادت کے کوئی دعویٰ قابلِ قبول نہیں ہوتا اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ ؛ ذرا میرے پاس کوئی کتاب تو لاؤ۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؛ اس سے پہلے۔ اَوْ اَثٰرَةٍ ؛ یا کوئی نقل ہی لاؤ۔ اَثَرَ ۔ يُؤْثِرُ ۔ اِيْثَارًا ۔ نقل کرنا۔ اَثَرٌ ۔ نقل۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ علم سے۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو، یا تھے۔ صٰدِقِيْنَ ؛ سچے۔ صادق القول۔

ترجمہ:- (پیغبر!) تم کہہ دو۔ لوگو! تم جن (دیوتاؤں) کو خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا بتاؤ تو انھوں نے کون سی زمین پیدا کی یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کی کچھ شرکت بھی ہے (کچھ ساجھا ہے) (اچھا!) میرے پاس کوئی ایسی کتاب لاؤ جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی ایسا مضمون لاؤ جو دوسروں سے منقول ہو (کہ آسمان زمین کے پیدا کرنے میں ہاتھ بٹایا ہو) اگر تم سچے ہو۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾

وَمَنْ اَضَلُّ ؛ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا؟ ضلالت کے گڑھے میں کون گرا ہوگا۔ مِمَّنْ ؛ اس شخص سے جو۔ يَدْعُوْا ؛ پکارتا رہے۔ دُعا کرتا ہے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ ؛ اس شخص کو جو جواب تک نہیں دیتا۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک کبھی جواب نہ دے گا۔ کبھی مقصد پورا نہ کرے گا۔ چاہے قیامت تک پکارتے رہو۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ یعنی دیوتا۔ عَنْ دُعَآئِهِمْ ؛ ان کے پکارنے سے۔ غٰفِلُوْنَ ؛ غافل ہیں۔ بے خبر ہیں۔ جانتے تک نہیں۔

ترجمہ:- بھلا اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے کو پکارے گا جسے قیامت تک پکارو

وہ جواب نہ دے گا۔ (وہ کیسے جواب دیں گے؟) جو خود ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں (غافل ہیں)۔
لوگ اس وقت تو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور غیرِ خدا کو پکار رہے ہیں مگر جب:

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝٦

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ ؛ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے، حشر ہوگا، قیامت ہوگی۔ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً ؛ یہ لوگ اپنے دیوتاؤں کے دشمن ہو جائیں گے۔ وَكَانُوا ؛ اور ہو جائیں گے وہ۔ بِعِبَادَتِهِمْ ؛ ان کی عبادت سے۔ كٰفِرِيْنَ ؛ انکار کرنے والے۔ یعنی وہ ان کی عبادت کرنے سے مکر جائیں گے اور انکار کر بیٹھیں گے کہ ہم نے ان کی عبادت کی ہی نہیں۔ یا ان کو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ مستحقِ عبادت نہ تھے۔ اس لئے ان سے انکار کریں گے۔

ترجمہ :- اور جب (قیامت کے دن) سب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے انکار کر بیٹھیں گے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝٧

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں۔ تلاوت کی جاتی ہیں، بتائی جاتی ہیں، سنائی جاتی ہیں۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں۔ ہمارا کام۔ ہماری نشانیاں۔ ہمارے آثارِ قدرت۔ بَيِّنٰتٍ ؛ واضح۔ صاف۔ ناقابلِ انکار۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو کافر کہتے ہیں۔ لِلْحَقِّ ؛ دینِ حق کو۔ نبی برحق کو۔ کلام اللہ کو۔ اسلام کو۔ جس میں لوگ داخل ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب یہ ان کے پاس پہنچتا ہے۔ کیا کہتے ہیں؟ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ یہ تو کھلا۔ واضح۔ ظاہر جادو ہے۔

ترجمہ :- اور جب ہماری واضح آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو (یہ سُن کر) کہتے ہیں۔ (کون کہتے ہیں؟) کافر (بے دین) جب ان کے پاس حق بات پہنچتی ہے۔ ”یہ تو صریح جادو ہے“۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٨

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا لوگ کہتے ہیں، منکرین کہتے ہیں۔ اِفْتَرٰهُ ؛ کہ پیغمبر نے یہ افترا کیا ہے۔ اپنے دل سے قرآن کو گھڑلیا ہے۔ اک جھوٹ باندھ لیا ہے۔ قُلْ ؛ اچھا! ان سے کہہ دو۔ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ ؛ اگر میں نے یہ جھوٹ کہا ہے۔ یہ سب میری من گھڑت باتیں ہیں۔ یہ میرا افترا ہے۔ تو اس افترا کی سزا سے بچانے میں تم کچھ کام آسکتے ہو۔ نہیں۔ فَلَا

تَمْلِكُوْنَ لِیْ ؛ تو تم میرے لئے مالک نہیں۔ تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ تمہارے بس میں نہیں۔ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؛ خدا کے غضب سے بچانے میں تم کسی قسم کی مدد مجھے نہیں دے سکتے۔ ھُوَ اَعْلَمُ ؛ خدا کو خوب علم ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ۔ فَاضَ۔ فَیْضًا۔ بہنا۔ اَفَاضَ یُفِیْضُ۔ اِفَاضَۃً۔ بہانا، کہے چلے جانا۔ بکے چلے جانا۔ فَیْضٌ۔ وہ چیز جو جاری ہو۔ فَیَّاض۔ سخی۔ فَیْضَانٌ۔ روانی۔ خدا خوب جانتا ہے وہ اس بکواس کی رَو کو جس میں یہ بہے جا رہے ہیں۔ کَفٰی بِہٖ شَھِیْدًا ؛ اور خدا شاہد ہونے میں کافی ہے خدا کا دیکھنا بس ہے۔ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان۔ توبہ کرو۔ اس بکواس کو چھوڑو۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ وہ تو مغفرت اور رحم والا ہے۔ خطا پوش ہے۔ رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے (پیغمبر نے) یہ افترا پردازی کی ہے (دل سے جھوٹ لگایا ہے قرآن اس کا لکھا ہوا ہے) (پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو کہ اگر میں نے دل سے جھوٹ لگایا ہے تو تم میرے لئے خدا کے مقابل (کچھ نفع نہیں دے سکتے) تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ خدا خوب جانتا ہے جس رَو میں تم بہے جا رہے ہو۔ میرے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے (سچ جھوٹ کو جانتا ہے۔ دیکھو! اب بھی موقع ہے) اور اللہ غفور رحیم ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو۔ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ؛ میں نہیں ہوں نیا اور انوکھا پیغمبر۔ بِدْعَۃٌ۔ دین میں نئی بات کا پیدا کرنا۔ بَدَعَ۔ پہلی چیز کا پیدا کرنا۔ وَمَآ اَدْرِيْ ؛ میں نہیں جانتا۔ دِرَایَۃٌ۔ جاننا۔ غور وفکر کرنا۔ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؛ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا؟ دنیوی کامیابی تم کو ہوگی یا مجھ کو۔ تم میرے سے کیا سلوک کرو گے اور مجھے تمہارے ساتھ کس طرح گزارنا پڑے گا۔ کیونکہ بہت سے پیغمبر شہر بدر بھی کئے گئے ہیں اور شہید بھی ہوئے ہیں جو کچھ ہونا ہے ہو۔ اِنْ اَتَّبِعُ ؛ میں تو صرف اتباع کروں گا۔ پیروی کروں گا۔ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ اس چیز کی۔ ان احکام کی جن کی مجھے وحی ہوتی ہے، جن کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ اِنْ اور اِلَّا لَا اِلَّا کی طرح حصر کے معنی دیتے ہیں۔

کیا فرق ہے الہام اور وحی میں۔ وحی پیغمبر کو ہوتی ہے۔ الہام ولی کو۔ وحی قطعی ہوتی ہے اور الہام ظنی۔ وحی کا منکر کافر ہے اور الہام کا منکر، محروم۔

وَمَآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں۔ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ مگر صاف صاف ڈرا دینے والا اور انذار کرنے والا۔ آنے والی تباہی کی اطلاع دینے والا۔ نافرمانی کے نتیجہ کو بتا دینے والا۔

ترجمہ:- (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ میں کوئی (دنیا سے نرالا، انوکھا) نیا پیغمبر تو ہوں نہیں۔ اور مجھے کیا معلوم کہ میرے ساتھ کیا کِیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (دنیا میں تم کو کامیابی دی جائے گی یا مجھ کو) میں تو مجھ پر ہونے والی وحی کی صرف اتباع کرنے والا ہوں۔ اور آنے والی تباہی کو صاف صاف بتا دینے والا ہوں۔

صاحبو! قرآنِ شریف میں مَـآ اَدْرِیْ مَایُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ بھی ہے اور وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ مستقبل ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے۔ اس کا جاننے والا باوجود جاننے کے اسی طرح منفی طور سے بیان کرے گا۔ یہ عربوں کا محاورہ ہے۔ ہم اُردو میں اس طرح کہتے ہیں۔" خدا ہی جانے کہ وہ ہم سے کیا کرے گا اور تم سے کیا"۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾

ع ۱ ۱

قُلْ؛ پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَرَءَیْتُمْ؛ کیا تم نے دیکھا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ ذرا بتاؤ۔ اِنْ کَانَ؛ اگر یہ قرآن ہے۔ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ؛ خدا کے پاس کا۔ منجانب اللہ ہے۔ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ؛ اور تم نے اس سے انکار کیا، کفر کیا، اس کو نہ مانا۔ اور جان کر بھی حق پوشی کی۔ وَشَہِدَ شَاہِدٌ؛ اور ایک عظیم الشان شاہد شہادت دے۔ وہ کون؟ جناب موسٰی علیہ السلام۔ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ؛ بنی اسرائیل میں سے جو یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کے متفق علیہ پیشوا ہیں۔ عَلٰی مِثْلِہٖ؛ اسی طرح۔ یعنی اسلام اور قرآن کے حق ہونے پر گواہی دیں۔ دیکھو! جناب واجب التعظیم حضرت کلیم موسٰی علیہ السلام سر جھکائے۔ کان لگائے پردہ غیب سے کیا سماعت فرما رہے ہیں؟ اِنِّیْ مُقِیْمٌ لَّھُمْ نَبِیًّا مِّنْ بَنِیْ اِخْوَتِہِمْ مِثْلَکَ اَجْرِیْ قَوْلِیْ فِیْ فِیْہِ؛ یعنی میں ان کے برادرزادوں میں سے ایسا تجھ سا نبی پیدا اور قائم کروں گا۔ جس کے منہ میں ایسا ہی میرا کلام ڈالوں گا۔ فَاٰمَنَ؛ پھر موسٰی تو ایمان لائے۔ اور قرآن کو سچا سمجھا۔ وَاسْتَکْبَرْتُمْ؛ اور تم ہو کہ اکڑ رہے ہو۔ تکبّر کر رہے ہو۔ یہ تمہارا انکار نرا ظلم ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ؛ بے شک اللہ۔ یقیناً خدا۔ لَا یَھْدِیْ؛ ہدایت نہیں کرتا۔ راستہ پر نہیں لگاتا۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ؛ ظالم لوگوں کو۔

ترجمہ:- (پیارے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو۔ ذرا بتاؤ اگر (یہ اسلام اور قرآن) منجانب اللہ ہے (خدا کے پاس سے آیا ہے) اور تم ہو کہ اس سے انکار کیے جا رہے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا شاہد شہادت دے رہا ہے (یعنی موسٰی علیہ السلام) اس کے حق ہونے کا۔ پھر وہ اس پر یقین بھی رکھتے ہیں اور

تم ہو کہ اکڑے چلے جاتے ہو۔ (تکبر کر رہے ہو۔ جو نرا ظلم ہے) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۞۱۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کو۔ لَوْ كَانَ خَيْرًا ؛ اگر اسلام کوئی بھلی چیز ہوتی۔ مَا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؛ تو یہ ہم سے سبقت نہیں لے جاسکتے۔ ہم سے پہلے مسلمان نہ ہوسکتے بلکہ ہم اسلام اختیار کرنے میں سبقت کرتے۔ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ؛ اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نہیں ملی۔ اور راہِ راست پر نہ آئے۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ ؛ تو یہ کہیں گے۔ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ؛ یہ قدیم جھوٹ ہے۔ پرانی کہانی ہے۔ یہ اگلے زمانہ کے قصے ہیں۔

ترجمہ :- اور یہ کافر مسلمانوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ (اسلام، قرآن) اگر کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے ایمان نہ لاسکتے (بلکہ ہم ایمان لانے میں سبقت کرتے) اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نہ ملی (اور راہِ راست پر نہ آئے) تو اب یہ کہیں گے کہ یہ تو پُرانا جھوٹ ہے۔ (اگلے زمانہ کے قصے کہانیاں ہیں)۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۞۱۲

وَمِنْ قَبْلِهٖ ؛ اور اس سے پہلے۔ كِتٰبُ مُوْسٰٓى ؛ موسٰی کی کتاب ہے۔ اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؛ جو پیشوا اور رحمت تھی۔ اس پر عمل کرنا ہدایت اور رحمت تھا۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب۔ مُّصَدِّقٌ ؛ موسٰیؑ کی کتاب کی تصدیق کرتی ہے۔ لِّسَانًا عَرَبِيًّا ؛ بحالیکہ وہ عربی زبان میں ہے۔ عربی زبان میں کیوں؟ اس واسطہ کہ مکہ میں اسلام کے مخاطب عرب تھے۔ اور عربوں کو اپنی فصاحت کا بڑا دعویٰ تھا۔ لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ تاکہ ظالموں کو ڈرائے۔ ان کے ڈرانے کے لئے۔ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور بشارت اور خوشخبری ہے، مژدہ ہے نیک کام اور احسان کرنے والوں کے لئے، ان کے لئے جن کے اعمال حَسَنہ ہیں۔

ترجمہ :- اور اس سے قبل موسٰی کی کتاب ہے جو امام و پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب (تمام پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کی اُصولاً) تصدیق کرتی ہے مگر ہے عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں

کے لئے بشارت (اور خوشخبری) ہے ۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۳﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یقیناً جن لوگوں نے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ رَبُّنَا اللّٰهُ ؛ ہمارا رب اللہ ہے ۔ وہ ہمارا پروردگار ہے ۔ اسی نے پرورش کی ۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ؛ پھر اس پر قائم رہے ۔ مستقیم رہے ۔ استقامت ان کا کام تھا ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ تو ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ ان کو حزن و ملال ہوگا ۔ غم ان کے پاس تک نہ آئے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت سے کھڑے رہے ان لوگوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن و ملال ۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾

اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ جنتی لوگ ہیں ۔ بہشت میں رہنے والے ہیں ۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو بہشت میں دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔ خُلُوْدٌ ۔ ہمیشگی ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بدلہ میں ان نیک کاموں کا کہ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یہ جنتی لوگ ہیں جو اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہیں گے اپنے نیک اعمال کے بدلہ اور جزا میں ۔

اس سے پہلے نیکوں کو نیک جزا اور بُروں کو بُری سزا کا ذکر ہوا ہے ۔ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فطرتاً لوگ دو قسم کے ہیں ۔ بعض خود بھی نیک ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بُرے ہوتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اپنی صحبت بد سے بُرا بنا دیتے ہیں اور بعض ایسی ناقص طبیعت کے ہوتے ہیں کہ لاکھ ان کو سمجھاؤ بجھاؤ خدا کا خوف دلاؤ ہرگز نہیں مانتے ۔ نیک و بد ہونے میں ماں ، باپ کی تعلیم کو بڑا دخل ہے ۔ کتابی اور زبانی تعلیم کے سوائے تربیت کی بھی ضرورت ہے ۔ اچھے ماحول کی بھی حاجت ہے ۔

تعلیم کے ساتھ تربیت بھی ضروری ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۱۵

یہ ایک بڑی آیت ہے۔ ہم اس کے مباحث کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے لکھیں گے۔ اور آخر میں پوری آیت کا ترجمہ بھی کردیں گے۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو وصیت کی، تاکید کی، حکم دیا۔ بِوَالِدَیْهِ ؛ ماں، باپ کے متعلق۔ اِحْسَانًا ؛ اصل میں اَحْسِنُوْا اِحْسَانًا ہے۔ نیک سلوک اور احسان کرنے کا۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ ؛ اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں ڈھویا۔ بچہ اس کے حمل میں رہا۔ کُرْهًا ؛ مشقت اور ناگواری کے ساتھ۔ بچہ جب مکمل ہوتا ہے یعنی چھ (۶) مہینے پیٹ میں رہتا ہے تو ماں کو مشقت پیدا ہوتی ہے۔ حمل باعث تکلیف ہوجاتا ہے۔ علماء کا تجربہ ہے کہ کم سے کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض دفعہ استحاضہ ہوجاتا ہے تو مدت حمل بارہ (۱۲) تیرہ (۱۳) مہینے تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ امام مالک چار سال کے بعد پیدا ہوئے۔ وَوَضَعَتْهُ کُرْهًا ؛ اور جنتی بھی ہے تو تکلیف اور مشقت کے ساتھ صرف اتنا ہی نہیں۔ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ اور کم سے کم مدت حمل و وضع حمل اور دودھ چھڑائی و مدت رضاعت تیس مہینے ہیں یعنی ڈھائی سال۔ اگر اقل مدتِ حمل چھ ماہ ہو تو رضاعت کا زمانہ دو سال ہوگا۔ اور اگر نو مہینے میں بچہ پیدا ہو تو کیا اکیس مہینے میں دودھ چھڑا دینا چاہیئے۔ اور کیا بائیسویں مہینہ سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی؟

ایک اور آیت میں ہے۔

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ماں اپنے بچہ کو دو سال تک دودھ پلائے گی۔

بعض ائمہ نے مدت رضاعت تیس مہینے یعنی ڈھائی سال بیان کئے ہیں۔ اور ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ کو فصال سے متعلق کیا ہے نہ کہ حمل سے۔

ان دونوں آیتوں کو دیکھنے سے مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ کس مدت تک دودھ چھڑایا یا نہ چھڑایا جاسکتا ہے؟ یہ بچہ کی قوت وضعف پر موقوف ہے۔

یہاں دو مسئلے ہیں۔ ایک حرمت رضاعت کا ثبوت۔ دوسرا عورت کا اپنے شوہر کو رضاعت کے زمانہ کا بار اُٹھانے پر مجبور کرنا۔ آیت وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ الخ سے باپ دو سال یا ۲۴ ماہ سے زیادہ رضاعت کا بار اُٹھانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر عورت خوشی سے دو سال سے بھی زیادہ پلانا چاہے تو ممکن ہے۔ مگر وہ اس زمانہ کا نفقہ اور بار اپنے شوہر پر نہیں ڈال سکتی۔ کیونکہ اس آیت میں خطاب مرد سے ہے۔ لہٰذا اس کو دو سال سے زیادہ نفقہ رضاعت پر مجبور نہیں کرسکتے۔

آیت وَحَمْلُهٗ الخ میں چونکہ ایک احتمال وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ کا بھی ہے اس لئے اس احتمال کے رہتے ہوئے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اڑھائی برس یعنی (۳۰) ماہ سے پہلے اور ۲۴ ماہ کے بعد کے زمانہ کو بھی حرمت رضاعت سے خالی نہ

مدت رضاعت کا بیان

سمجھا جائے ۔ پس یہاں دونحوی ترکیبیں ہیں :-

(۱) وَزِيَادَةَ فِي الْكُرْهِ ۔ حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ وَزِيَادَةٌ فِي الْكُرْهِ مبتدا مقدر و حملہ معطوف علیہ وَفِصٰلُهٗ معطوف ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ فِصٰلُهٗ سے تمیز یعنی مشقت پر مشقت یہ ہے کہ حمل کے سواتیس (۳۰) مہینے دودھ چھڑائی میں لگ جائیں گے ۔ بہرحال شوافع کے پاس لڑکی کی مدت رضاعت ۲۱ ماہ اور لڑکے کی مدت ۲۴ ماہ اور احناف کے پاس (۳۰) ماہ دونوں کے لئے ۔ دیگر ائمہ کے پاس لڑکا، لڑکی دونوں کے لئے (۲۴) ماہ ۔

علماء میں اختلاف ہے کہ حرمتِ رضاعت میں کتنا دودھ پلانا کافی ہے ۔ بعض کے پاس ایک گھونٹ پلانے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعض کے پاس متعدد بار اور کافی مقدار میں دودھ پلانے کی ضرورت ہے ۔ رضاعت سے رکن رکن سے شادی کی حرمت ثابت ہوتی ہے ؟ از جانب شیر دہ ہمہ خویش می شوندواز جانب شیر خوار زوجان وفروع یعنی دودھ پلانے والے مرد اور عورت کی طرف سے جتنی قرابتیں نسب سے حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہیں اور دودھ پینے والے بچے کی بیوی بہو ہوجائے گی اور دودھ پینے والی لڑکی کا خاوند داماد ۔ اور دودھ پلانے والے مرد اور عورت دونوں کی اولاد سب حرام ہوجائے گی ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ہر شخص میں سے اس کے خیالات اور صفات کا تموج اور اثر ہوتا رہتا ہے ۔ اگر کالی غیر متعلم بے تہذیب آیا کے گود میں بچہ ملے گا اور دودھ پئے گا اپنی آیا کے اثر صحبت سے متاثر ہوکر رہے گا ۔ شریف ماں کے خصوصیات سے وہ ضرور محروم رہے گا ۔ بیوی سرکاری ملازمہ ہے اپنے بچہ کی تربیت کس طرح کرسکے گی ۔ آج کل تہذیبِ جدید کے زمانہ میں مہذب عورت ، خاوند اگر بیمار ہو تو کہتی ہے : آیا ! تم سرکار کے پاس بیٹھو ۔ میں واک کو جاتی ہوں ۔ اپنے دوستوں سے ملنا ہے ۔ یہ شادی ہے خانہ آبادی ہے یا خانہ بربادی ہے ؟ میاں کو بیوی سے محبت ، نہ بیوی کو میاں سے ، آج کل محبت لفظِ بلامعنی اور اسمِ بلاتسمیہ ہے ۔ پہلے زمانہ میں مرد کماتا تھا اور بیوی بچوں کو کھلاتا تھا ۔ آج کل بیوی خود کماتی ہے وہ اپنے خاوند سے کیا دبے گی اور اس کا کیا احسان مانے گی ۔

نہ ماں باپ میں حُبِ اولاد باقی ÷ نہ اولاد میں ان کی دل داریاں ہیں

یہ تہذیب جدید کا زمانہ ہے یہ لوگ روشن زمانہ کے ہیں ۔ پُرانا فیشن جاہل اور نادانوں کا ہے ۔ آج کل اس ترقی یافتہ زمانہ میں نام کے مسلمان بھی نہیں رہے وہ اپنے نام A - B - C - D پر رکھتے ہیں ۔ اس میں جو کچھ ممکن ہے اور جو کچھ نہ ہو وہ بھی ممکن ہے ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اُن کا خیال ہے ۔ نئے ڈیرے میں پرانی رسیاں ناکافی ہوتی ہیں ۔ افسوس مسلمانان درگور مسلمانی در کتاب کا زمانہ ہے ۔

خدائے تعالیٰ ماں باپ کی محبت و شفقت کو بیان فرما کر اب اچھی فطرت اور بُری فطرت والوں کا حال بیان فرماتا ہے :-

حَتّٰۤى اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب ۔ بَلَغَ اَشُدَّهٗ ؛ پہنچ جائے اپنی قوت کو ۔ یعنی جوان ہوجائے ۔ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ؛ اور چالیس سال کی عمر کو بھی پہنچ جائے ۔ علماء کہتے ہیں پچیس سال کی عمر تک قد بڑھتا رہتا ہے اور قوت روبہ ترقی رہتی ہے ۔ اور جب چالیس برس کی عمر ہوتی ہے ، اس کے بعد ترقی مسدود ہوجاتی ہے اور یہ زمانہ کہولت اور ادھیڑپن کا ہے تو قَالَ ؛ شریف

فطرت والا کہتا ہے ۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ ؛ خدایا ! مجھ کو توفیق دے ، مداومت و استقامت عطا کر ۔ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ ؛ کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں اور اس کی قدر کروں ۔ کیسی نعمت ؟ اَلَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ ؛ جس کو تو نے مجھے عطا فرمایا ۔ وَعَلٰی وَالِدَیَّ ؛ اور میرے ماں باپ کو ۔ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ ؛ اور اس کی بھی توفیق دے ۔ اور (تاکہ) ایسے اچھے کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے ۔ وَاَصْلِحْ لِیْ ؛ اور اصلاح کر ۔ صلاحیت پیدا کر ۔ نیک توفیق دے ۔ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؛ میری اولاد میں یعنی مجھے میرے ماں باپ کو اور میری اولاد کو اچھا رکھ ۔ نیکی کی توفیق دے ۔ اس کی بہترین مثال جناب صدیق اکبرؓ ہیں ۔ وہ صحابی ، ان کی بیوی صحابی ، ان کے والد صحابی ، والدہ صحابی ، بچے صحابی ، نواسہ نواسی صحابی ، پوتا پوتی صحابی ۔ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ ؛ میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں ۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں ۔ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ اور میں مسلمانوں میں سے اور تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے ۔ (کیونکہ) اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا ۔ (اس کا بوجھ اُٹھایا اس کو ڈھوئے ڈھوئے پھرتی رہی ۔) اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا ۔ (مزید مشقت یہ ہے کہ) حمل کے ساتھ تیس مہینے تک دودھ چھڑانا ہے یہاں تک کہ جب بھرپور جوانی کو پہنچتا ہے (پورا قوی ہو جاتا ہے) اور چالیس سال کو بھی پہنچ جاتا ہے تو (نیک فطرت والا) کہتا ہے : خدایا ! مجھے توفیق دے (مجھے دوام عطا کر) کہ تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں (اس کی قدر کروں) (کیسی نعمت !) وہ جس سے تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو سرفراز فرمایا ۔ (خدایا ! مجھے توفیق عطا کر) کہ ایسے اچھے کام کروں جس سے تو راضی رہے (میرے اعمالِ صالحہ تیری مرضی کے مطابق ہوں) اور میری اولاد کو بھی نیک کر (اور اِن میں صلاحیت پیدا کر) میں توبہ کرتا ہوں (اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں) ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ
فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جو ۔ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ ؛ کہ ہم ان سے قبول کرلیں گے ۔ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا ؛ ان کے عملِ صالح کو ۔ ان کے نیک کاموں کو ۔ وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ ؛ اور ان کے گناہوں سے ہم درگزر کریں گے ۔ معاف

کردیں گے ۔ فِیْ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؛ یہ لوگ اہلِ بہشت اور جنتیوں میں سے ہوں گے ۔ وَعْدَالصِّدْقِ ؛ یہ ان کا جنتی ہونا وعدۂ صادق تھا ۔ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔ ان سے سچا وعدہ کیا گیا تھا ۔ جس کو پورا کیا گیا ہے ۔ جس کو ایفا اور پورا کیا جارہا ہے ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمالِ صالحہ کو ہم قبول کرتے ہیں ۔ اور اِن کی غلطیوں سے ہم تجاوز (درگزر) کرتے ہیں ۔ یہ جنتی لوگ ہیں ۔ یہ سچا وعدہ ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾

ان کے مقابل ایسے بدطینت اور بدفطرت لوگ بھی ہوتے ہیں جو ماں باپ کی اطاعت نہیں کرتے ان کے ٹھٹھے اُڑاتے ہیں ۔ نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ ؛ اور جو اپنے ماں باپ سے کہتا ہے ۔ اُفٍّ لَّكُمَآ ؛ تم پر تُف ہے ۔ افسوس ہے ۔ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ ؛ کیا مجھ سے وعدہ کرتے ہو ۔ کیا میرے سامنے بیان کرتے ہو کہ قیامت میں زندہ کرکے پھر قبر سے نکالا جاؤں گا ۔ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ؛ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی قرن گزر چکے ہیں ۔ بہت سی اُمتیں ہوچکی ہیں ۔ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ ؛ اور ماں باپ ہیں کہ اللہ سے اس کی فریاد کرتے ہیں اور اس کی دہائیاں دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ وَیْلَكَ ؛ تجھ پر افسوس ہے وائے ہے ۔ تیرا ناس جائے ۔ اٰمِنْ ؛ او ! بدنصیب ایمان لا ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ خدا کا وعدہ یقیناً حق ہے ۔ فَیَقُوْلُ ؛ تو نالائق بیٹا کہتا ہے ۔ کیا کہتا ہے ۔ مَا هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اگلے زمانہ کے ڈھکوسلے ۔ پُرانے قصے کہانیاں ۔

ترجمہ :- اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا ۔ تف ہے تم پر ۔ کیا تم مجھ سے بیان کرتے ہو کہ (قبر سے اُٹھایا جاؤں گا) ۔ (زندہ ہوکر) نکالا جاؤں گا ۔ حالانکہ مجھ سے قرنہا پہلے لوگ گزر چکے ہیں ۔ (اور کوئی واپس نہ آیا) اور وہ (ماں باپ پریشان ہوکر) اللہ سے داد فریاد کرتے ہیں (اپنے نااہل بیٹے سے کہتے ہیں) تیرا بُرا ہو ۔ ایمان لا ۔ بے شک یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے ۔ یہ ہوکر رہے گا ۔ تو کیا کہتا ہے ؟ یہ سب اگلے زمانہ کے جھوٹے قصے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۱۸﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں ۔ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْقَوْلُ ؛ کہ ان پر خدا کی بات ہو کر رہی ۔ ان پر عذاب آ ہی گیا ۔ فِیْٓ اُمَمٍ ؛ ان لوگوں میں ، ان قوموں میں ، ان اُمتوں میں ۔ قَدْ خَلَتْ ؛ کہ گزریں ۔ مِنْ قَبْلِہِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جو جن سے بھی تھے اور انسانوں میں سے بھی تھے ۔ اِنَّہُمْ کَانُوْا خٰسِرِیْنَ ؛ وہ یقیناً تھے خسارے اور نقصان اُٹھانے والے ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں خدا کا قول (اور اس کا عذاب) پورا ہو کر رہا ۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ ان میں جن بھی تھے اور انس (انسان) بھی ۔ بیشک یہ خسارہ اور نقصان اُٹھانے والے تھے (یعنی ان کی قسمت میں نقصان اور خسارہ اُٹھانا تھا) ۔

واضح ہو کہ جن ایک قوم ہے ۔ خدا کی مخلوق ہے جو بہ نسبت عام انسانوں کے لطیف ہے ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ، عورت بھی ہیں مرد بھی ۔ نیک بھی ہیں اور بد بھی ۔ وہ آدمیوں کی طرح شادی بیاہ ۔ توالد و تناسل کرتے ہیں ۔ بیمار بھی پڑتے ہیں اور مرتے بھی ہیں ۔ ان کی عمریں البتہ انسانوں سے زیادہ ہوتی ہے ۔ ایک عام مغالطہ میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں کہ جس چیز سے ہم واقف نہیں ہیں وہ موجود ہی نہیں ہے ۔ احادیث سے ثابت ہے بزرگانِ دین کے اقوال میں بھی ہے ۔ ہم کو بھی اس کا کچھ نہ کچھ تجربہ ہو چکا ہے ۔ بہرحال جن ہیں اور ضرور ہیں ۔ نادانوں کے انکار سے وہ غیر موجود نہیں ہو سکتے ۔ انسانوں کی طرح جن بھی وجود رکھتے ہیں

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۹﴾

وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ ؛ اور ہر ایک کے درجے ہیں ۔ مِمَّا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں کی وجہ سے کہ انھوں نے کیا ۔ بعض بہت اچھے ہوتے ہیں ۔ بعض ان سے کم ۔ بعض بہت بُرے ہوتے ہیں اور بعض ان سے کم ۔ اور ان کے اعمال کے حسب حیثیت ان کو درجے ملیں گے ۔ وَلِیُوَفِّیَہُمْ اَعْمَالَہُمْ ؛ اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے ۔ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور تمام لوگوں کے ان کے اعمال کی وجہ سے درجات ہیں تاکہ (اللہ تعالیٰ) ان کے اعمال کا بدلہ عطا فرمائے ۔ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا (اور کوئی اپنے استحقاق سے روکا نہیں جائے گا) ۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿۲۰﴾ ع ۲

وَيَوْمَ يُعْرَضُ ؛ اور اس دن کو یاد کرو جب کہ پیش کئے جائیں گے، سامنے لائے جائیں گے۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کفار۔ وہ لوگ جو کفر اور انکار کرتے ہیں۔ عَلَى النَّارِ ؛ آگ پر۔ جب ان کے سامنے دوزخ آجائے گی اور ان سے کہا جائے گا۔ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ ؛ تم نے اچھی قوتوں کو ضائع کیا۔ (دنیاوی) نعمتوں کو حاصل کرلیا۔ کہاں؟ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا ؛ اپنی دنیوی زندگی میں۔ وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ؛ اور اچھی چیزوں اور طیبات سے تم نے تمتع حاصل کیا۔ فائدہ اُٹھایا۔ مزے اُڑائے۔ یا تم نے اس دنیا میں خوب مزے اُڑائے۔ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ؛ لہٰذا آج تم کو جزا دی جائے گی۔ عَذَابَ الْهُوْنِ ؛ ذلّت کا عذاب۔ بڑی ذلّت وخواری نصیب ہوگی۔ یہ کیوں؟ بِمَا بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق۔ ناروا۔ حالانکہ تم کو اس کا کوئی حق نہ تھا۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ تم فسق وفجور میں مبتلا تھے۔ نافرمانیاں کرتے تھے۔ حدودِ الٰہی سے باہر ہوگئے تھے۔

ترجمہ:- اور اس دن کو یاد کرو۔ جب یہ کفّار (بے دین) دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم نے تو اپنی اچھی قوتوں کو دنیوی زندگی میں ضائع کردیا۔ اور (دنیا میں بڑے مزے اُڑائے) اس سے خوب متمتع ہوئے۔ لہٰذا آج تم کو ذلّت کی سزا دی جائے گی (تم ذلیل وخوار ہوگئے) اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق، ناروا تکبّر اور خود پسندی کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ تم فسق (وفجور اور نافرمانیوں) میں مبتلا تھے۔

اب ایک عبرت خیز قصہ کا ذکر فرماتا ہے کہ ناخدا شناسی سے لوگوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾

وَاذْكُرْ ؛ اور ذکر کرو۔ ذرا ان کا بھی قصہ بیان کرو۔ کن کا؟ اَخَا عَادٍ ؛ عاد کے بھائی یعنی ہود علیہ السلام کا۔ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ ؛ جب اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ بِالْاَحْقَافِ ؛ جمع حِقْفٌ۔ ریگ تودہ جو اونچا بھی ہو اور ٹیڑھا بھی۔ یہ احقاف کہاں تھا؟ حضر موت اور عمان کے درمیان جہاں قومِ عاد بستی تھی۔ وَقَدْ خَلَتْ ؛ اور گزر گئے۔ اَلنُّذُرُ ؛ جمع نَذِيْرٌ۔ ڈرانے والا۔ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ؛ سامنے، پہلے۔ وَمِنْ خَلْفِهٖ ؛ اور ان کے پیچھے۔ بعد میں۔ ڈرا کر۔ کیا کہتے تھے۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے۔ میں تم پر ڈرتا ہوں۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ بڑے دن کے یعنی روزِ قیامت کے عذاب سے۔

ترجمہ:- اور یاد کرو عاد کے بھائی کو (ہود علیہ السلام کے حال کو) جب کہ انھوں نے اپنی قوم کو مقامِ احقاف میں ڈرایا تھا۔ اور دیگر ڈرانے والے اس سے پہلے بھی آئے اور بعد بھی۔ وہ حکم دیتے رہے کہ اللہ

کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ڈرتا ہوں کہ کہیں روزِ قیامت کے عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾

قَالُوْٓا ؛ انھوں نے کہا۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تم ہمارے پاس آئے ہو۔ لِتَاْفِكَنَا ؛ کہ ہم کو پھیردو۔ بہکاؤ۔ اِفْکٌ۔ جھوٹ۔ موڑنا۔ عَنْ اٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے دیوتاؤں اور معبودوں سے۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا ؛ تو تم جس کا وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ یعنی عذاب لاؤ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچوں میں سے، راست گفتار۔

ترجمہ:- انھوں نے (منکروں نے) کہا۔ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیردو۔ تو جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ نا اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (راست گفتار ہو)۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

قَالَ ؛ ہود علیہ السلام نے کہا۔ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ قیامت آئے گی اس کا علم تو صرف خدا کے پاس ہے۔ وَاُبَلِّغُكُمْ ؛ اور میں تم کو پہنچا دیتا ہوں۔ تم کو تبلیغ کرتا ہوں۔ مَآ اُرْسِلْتُ بِهٖ ؛ اُن احکام کی جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ ؛ اور میں تو تم کو سمجھتا ہوں۔ دیکھتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ تم ہو۔ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ؛ ایسے لوگ جو جہالت کرتے ہیں۔ نادان ہیں۔ جاہل ہیں۔

ترجمہ:- (ہود علیہ السلام نے) کہا (اس کا) علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور میں تمھیں پہنچا دیتا ہوں ان احکام کو جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور لیکن میں تم کو ایسے لوگ سمجھتا ہوں جو (سخت جاہل ہیں۔ نادان ہیں) نری جہالت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾

فَلَمَّا رَاَوْهُ ؛ پھر جب اس کو یعنی عذاب کو دیکھا۔ عَارِضًا ؛ بصورت بادل کے۔ اَبر کی شکل میں۔ عَرْضٌ ؛ کشادہ۔ چوڑی چیز۔ عَارِضٌ ؛ صفحۂ رُخسار۔ عَارِضَةٌ ؛ وہ بیماری کی حالت جو لاحق اور عارض ہو۔ مُسْتَقْبِلَ ؛ آگے بڑھتا۔ اَوْدِيَتِهِمْ ؛ جمع وَادِیْ۔ دو پہاڑوں کا درمیانی مقام۔ گھاٹی۔ ان کی وادیوں کی طرف۔ قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ هٰذَا عَارِضٌ ؛ یہ ابر ہے۔

مُمْطِرُنَا ؛ ہم پر برسنے والی ہے ۔ بَلْ هُوَ ؛ نہیں بلکہ یہ وہ ہے ۔ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؛ جس کے لئے تم عجلت اور جلدی کرتے تھے ۔ رِيْحٌ ۔ ہوا ہے ۔ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اس میں المناک دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان لوگوں نے اس کو ایک اَبر کی صورت میں دیکھا جو ان کی وادیوں کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے اب (بڑی خوشی سے) کہنے لگے یہ اَبر ہے جو ہم پر برسے گا ۔ نہیں ؟ بلکہ یہ وہ ہے جس کے لئے تم عجلت اور جلدی کرتے تھے ۔ تیز ہوا ہے جس میں عذابِ الیم ہے ۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۲۵

تُدَمِّرُ ؛ تباہ کرتی ہے ۔ دِمَارٌ ۔ ہلاکی ۔ تباہی ۔ بربادی ۔ كُلَّ شَيْءٍ ؛ ہر چیز کو ۔ بِاَمْرِ رَبِّهَا ؛ اپنے رب کے حکم سے ۔ عذاب آگیا اور وہ سب تباہ ہوگئے ۔ فَاَصْبَحُوْا ؛ پھر وہ ہوگئے ۔ لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؛ کہ نظر نہیں آتے تھے مگر ان کے صرف مکان ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي ؛ ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں ۔ اَلْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کو ۔ بدمعاشوں کو ۔ جرائم پیشہ کو ۔

ترجمہ :- (پھر وہ ہوا) ہر شئے کو تباہ کر ڈالتی تھی بحکمِ خدا ۔ پھر وہ ایسے ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوائے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ۔ ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۲۶ ع ۳/۲

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ ؛ اور یقیناً ہم نے قومِ عاد کو قدرت دی تھی ۔ مقدور دیا تھا ۔ فِيْمَا ؛ بعض چیزوں میں ، بعض باتوں میں ۔ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ ؛ کہ تم کو ان کی قدرت دی نہ تھی ۔ وَجَعَلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دی تھی ۔ سَمْعًا ؛ سماعت ۔ کان ۔ وَّاَبْصَارًا ؛ بصارت ۔ آنکھیں ۔ وَّاَفْـِٕدَةً ؛ اور دل ۔ سمجھ ۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ؛ تو ان کے کام نہ آیا ۔ فائدہ نہ دیا ۔ ان کو مستغنی نہیں کردیا ۔ سَمْعُهُمْ ؛ اُن کے کان کیونکہ وہ حق بات سننے کے لئے تیار نہ تھے ۔ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ ؛ اور نہ اُن کی آنکھیں ۔ کیونکہ وہ عبرت کی نظر ڈالتے ہی نہ تھے ۔ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ ؛ اور نہ اُن کے دل ، کیونکہ وہ غور وفکر کرتے ہی نہ تھے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ۔ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ؛ کیونکہ وہ انکار کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی آیتوں کو ، اس کی نشانیوں کو ۔

آثارِ قدرت کو۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور ان کو احاطہ کرلیا ہے۔ گھیر لیا ہے۔ ان پر چھا گیا ہے۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ وہ عذاب جس پر یہ ہنسی کرتے تھے۔ ٹھٹھے اُڑاتے تھے۔ استہزاء کرتے تھے۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے ان کو ایسی باتوں میں مقدور دیا تھا، قدرت دی تھی جن میں تم کو بھی قدرت نہیں دی تھی۔ اور انھیں سماعت اور بصارت اور دل دیئے تھے مگر کچھ بھی (کام نہ آیا) مستغنی نہ کیا اُن کو اُن کے کانوں نے، نہ ان کی آنکھوں نے اور نہ ان کے دلوں نے ذرا بھی۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ (اس کی نشانیوں اور آثارِ قدرت کو مانتے نہ تھے) اور (اس کا نتیجہ کیا ہوا) انھیں گھیر لیا وہ (عذاب) جس پر یہ ہنسی اُڑاتے تھے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا۔ تباہ کردیا۔ مَا حَوْلَكُمْ ؛ ان کو جو تمہارے اطراف تھے، آس پاس تھے۔ مِنَ الْقُرٰى ؛ بستیوں سے۔ گاؤں سے، قریوں سے۔ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ ؛ اور آیتوں کو بار بار بیان کیا۔ پھیر پھیر کر بیان کیا۔ نشانیوں کو دکھایا۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں۔

ترجمہ:- اور بے شک ہم نے آس پاس کی کئی بستیوں کو تباہ کردیا۔ اور آیتوں کو بار بار بیان کیا (نشانیوں کو دکھایا) تاکہ وہ رجوع (الی اللہ) کریں (خدا کی طرف متوجہ ہوجائیں)۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ
بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں۔ لَوْلَا۔ اور لَوْمَا ترغیب اور تحریص کے لئے کہا جاتا ہے۔ نَصَرَهُمْ ؛ ان کی مدد کی۔ نصرت دی۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ جن لوگوں نے بنالیا تھا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ قُرْبَانًا ؛ تقرب حاصل کرنے کے لئے، مفعول لہ ہے۔ اٰلِهَةً ؛ دیوتا۔ معبود۔ بَلْ ؛ نہیں، بلکہ۔ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ؛ ان سے غائب ہوگئے۔ ان کے کام نہ آیا۔ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ ؛ اور یہ ان کا جھوٹ تھا۔ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور یہ ان کی افترا پردازی تھی۔ یہ ان کی مَن گھڑت باتیں تھیں۔

ترجمہ:- پھر کیوں نہ ان کی مدد کی ان دیوتاؤں نے جن کو ان لوگوں نے (خدا کا) قرب حاصل کرنے

کے لئے خدا کو چھوڑ کر ان کو معبود بنالیا تھا (مان لیا تھا۔) نہیں ۔ بلکہ یہ (خیالی دیوتا) ان کو چھوڑ کر الگ ہو گئے ، اور کوئی کام نہ آئے ۔ کیونکہ یہ سب ان کا جھوٹ تھا ۔ اور افترا کی ہوئی باتیں تھیں (ان کا کوئی ٹھاؤ ٹھکانہ نہ تھا) ۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹

اس مقام پر ہم چند باتوں کو تمہید کے طور پر بیان کرتے ہیں ۔

۱ ۔ غیر مرئی ہستیاں بعض دفعہ مرئی ہوتی اور نظر آتی ہیں جیسے جبرئیل علیہ السلام اعرابی اور دحیہؔ کلبی کی شکل میں عامۃ الناس کو نظر آجاتے تھے ۔

۲ ۔ غیر مرئی ہستیاں جب عام انسانوں کو مرئی اور نمایاں ہونا چاہتی ہیں تو انسان یا حیوانات کی شکل لیتی ہیں ۔ اس صورت میں حیوانات کے تمام لوازم ان کو لاحق ہوجاتے ہیں ۔ پس اگر سانپ کی شکل میں جن آئے تو لکڑی کے ایک مار سے بھی مرجاتا ہے ۔

۳ ۔ بعض لوگ مختلف روایات کو دیکھ کر اصل واقعہ ہی سے انکار کرتے ہیں اور ہم مختلف اور متعدد اوقات پر محمول کرتے ہیں اور ہمارا یقین قوی ہوجاتا ہے اور ہمارے پاس مشترک واقعہ ، متواتر بالمعنی کے حد کو پہنچ جاتا ہے ۔ اسی طرح متعدد ضعیف حدیثیں بھی ہوں تو وہ قوی سمجھی جاتی ہیں ۔

۴ ۔ رسولِ خدا ﷺ کے پاس جنات کا حاضر ہونا ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور زبیر بن العوام اور عبد اللہ بن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہوا ہے ۔

۵ ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جن اور اِنس دونوں مکلفِ شرعی ہیں ۔ گزشتہ پیغمبروں کے زمانہ میں بھی وہ انسانوں کے پیغمبروں کے تابع تھے ۔

۶ ۔ حضرتؐ کے زمانہ میں نخلع اور نصیبین اور دوسرے مقامات سے بھی جن آئے تھے ۔

۷ ۔ بہت سے جن صحابی بھی ہیں جنھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی چنانچہ جن صحابی نے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اور مصافحہ کیا تھا اس کی روایت ہمارے پاس من وعن یعنی عن فلاں عن فلاں کی روایت سے ثابت ہے ۔ اور علماء اس کی سند دیتے ہیں ۔ کیونکہ اس روایت میں بہت کم راوی ہیں ۔ اس لئے کہ اس جن صحابی کی عمر بہت بڑی تھی ۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ ؛ اور جب کہ ہم نے تمہارے طرف پھیر کر پہنچایا ۔ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ؛ جنوں کی ایک جماعت کو ۔ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؛ کہ وہ قرآن کو سُنیں ۔ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ ؛ پھر وہ قرآن کے پاس حاضر ہوئے ۔ قرآن پڑھنے کے مقام میں پہنچے ۔ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ؛ تو دوسرے جنوں سے کہا کان لگا کر سنو ، خاموش رہو ۔ ہمہ تن گوش ہو جاؤ ۔ فَلَمَّا قُضِيَ ؛ پس جب قرآن تمام ہوا ۔ جب حضرتؐ قرآن پڑھنے سے فارغ ہوئے ۔ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ ؛ تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے ۔ پلٹے ۔ مُّنْذِرِيْنَ ؛ یہ خبر دیتے ہوئے ۔ ڈراتے ہوئے ۔

ترجمہ :- اور جب ہم نے جنوں کے گروہ کو تمہاری طرف بھیجا کہ قرآن سُنیں ۔ پھر جب حاضر ہوئے (اور قرآن سُننے لگے) تو (ساتھ کے جنوں سے) کہا (خاموش) ذرا کان لگا کر سنو ۔ جب (حضرتؐ کا) قرآن پڑھنا ختم ہوگیا تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع دی ۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰

قَالُوْا ؛ صحابی جنوں نے کہا ۔ يٰقَوْمَنَا ؛ اے ہماری قوم ! اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا ؛ ہم نے کتاب سُنی ہے ۔ اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ؛ جو موسٰی کے بعد اُتاری گئی ہے ۔ مُصَدِّقًا ؛ وہ تصدیق کرتی ہے ۔ لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ ان کتابوں کی جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں ۔ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؛ یہ کتاب حق و راست بات کی طرف ہدایت کرتی ہے ۔ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ اور راہِ راست کی طرف بھی ۔

ترجمہ :- (صحابی جنوں نے) کہا ۔ اے ہماری قوم ! ہم نے موسٰی کے بعد اُتاری گئی ایک کتاب کو سُنا ہے جو اس سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق و راہِ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے ۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱

يٰقَوْمَنَا ؛ اے ہماری قوم ! اَجِيْبُوْا ؛ مناسب جواب دو ۔ قبول کرو ۔ مان لو ۔ دَاعِيَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف بُلانے والے کو ۔ وَاٰمِنُوْا بِهٖ ؛ اور اس پر ایمان لاؤ ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ؛ تو تمہارے لئے بخش دے گا ۔ اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لے گا ۔ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو ۔ وَيُجِرْكُمْ ؛ اور تم کو پناہ دے گا ۔ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ درد و اَلم والے عذاب سے ۔

جنوں کی تلقینِ ایمان

ترجمہ :- (اے ہماری قوم !) خدا کی طرف بُلانے والے کو قبول کرو ۔ اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے

گناہوں کی مغفرت کرے گا (بخش دے گا) اور تم کو درد و اَلم والے عذاب سے پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وَمَنْ لَّا يُجِبْ ؛ اور جو قبول نہ کرے گا، دُرست جواب نہ دے گا۔ دَاعِيَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف بُلانے والے کو۔ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ ؛ تو خدا کو عاجز نہیں کرسکتا۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ زمین میں رہ کر پھر خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کدھر جائے گا۔ وَلَيْسَ لَهٗ ؛ اور اس کا نہیں ہے۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اَوْلِيَآءُ ؛ یار و مددگار۔ اُولٰۗىِٕكَ ؛ یہی لوگ ہیں۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی اور ظاہر گمراہی میں۔

ترجمہ:- اور جو شخص اللہ کی طرف بُلانے والے کو قبول نہ کرے گا وہ زمین میں رہ کر (اللہ کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائے گا۔ اور) کس طرح اس کو عاجز کر سکے گا۔ خدا کو چھوڑ کر نہ اس کا کوئی یار ہے نہ مددگار۔ یہی لوگ ہیں کھلی گمراہی میں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے دیکھا نہیں۔ غور و فکر نہیں کیا۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ ؛ اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔ عاجز نہیں ہوا۔ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي ؛ اس پر قادر ہے۔ اَنْ يُّـحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؛ کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ پھر مر کر بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ بَلٰٓي ؛ کیوں نہیں۔ ہاں ہاں۔ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

ترجمہ:- کیا ان لوگوں نے اس پر غور کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور ان کے پیدا کرنے میں اس کو کوئی دشواری نہیں ہوئی (یقیناً) وہ اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو بھی زندہ کرے۔ (پھر اس کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہیں)۔ ہاں ہاں! کیوں نہیں؟ وہ یقیناً ہر شئے پر قادر ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ
قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو یاد کرو۔ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ جب کہ کافر، جو لوگ انکار کرتے ہیں، پیش کیے جائیں گے۔ عَلَی النَّارِ ؛ دوزخ پر۔ اور ان سے کہا جائے گا اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؛ کیا یہ سچ نہیں۔ قَالُوْا بَلٰی ؛ وہ کہیں گے جی ہاں! وَرَبِّنَا ؛ قسم ہے ہمارے رب کی۔ قَالَ ؛ تو خدائے تعالیٰ فرمائے گا۔ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ لہذا تم عذاب کو چکھو۔ عذاب کا مزہ لو۔ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ؛ اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے۔

ترجمہ:- اس دن کو یاد رکھو جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔ کیا یہ سچ نہیں؟ تو کافر کہیں گے۔ جی ہاں! (خدا کی قسم) ہمارے رب کی قسم! (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اب عذاب کا مزہ چکھو اپنے کفر و انکار کی وجہ سے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ع ٤

فَاصْبِرْ ؛ لہذا تم صبر کرو۔ دنیا کی چند روز کی تکلیف اٹھالو۔ کَمَا صَبَرَ ؛ جس طرح کہ صبر کیا۔ برداشت کرلیا۔ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ؛ باہمت پیغمبروں نے۔ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؛ اور ان پر عذاب آنے کے لئے عجلت اور جلدی نہ کرو۔ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ ؛ گویا کہ جس دن وہ دیکھ لیں گے۔ مَا یُوْعَدُوْنَ ؛ اس عذاب کو جس کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً ؛ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر گھڑی بھر۔ مِنْ نَّهَارٍ ؛ دن کی۔ بَلٰغٌ ؛ ہم نے اپنا حکم پہنچادیا۔ فَهَلْ یُهْلَکُ ؛ پھر ہلاک نہیں کئے جائیں گے۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ مگر فاسق لوگ۔

ترجمہ:- پس (اے پیغمبر! اے حبیب!) (چار دن) صبر کرلو۔ جیسے اولوا العزم پیغمبروں نے صبر کیا اور ان کے لئے عجلت اور جلدی نہ کرو۔ جس دن اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا وعدہ کیا جارہا ہے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں دن کی گھڑی بھر ہی رہے۔ یہ ہمارا حکم تھا جو پہنچا دیا گیا۔ اب فاسق اور نافرمان لوگوں کے سوائے کوئی اور ہلاک نہیں کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ محمد ﷺ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اڑتیس (۳۸) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ①

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا۔ وَصَدُّوْا ؛ اور روکا۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے۔ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ؛ خدا نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔ بیکار کر دیئے۔ غارت کر دیئے۔ مقصود سے ہٹا دیا۔

ترجمہ :- جو کافر ہوئے اور اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکا۔ خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے راہ اور کالعدم کر دیا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ②

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار، اور جو لوگ ایمان لائے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اعمالِ صالح کئے۔ اچھے کام کئے۔ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ ؛ اور جو ایمان لائے اس قرآن پر جو اُتارا گیا ہے۔ ان احکام پر جو نازل ہوئے ہیں۔ عَلٰى مُحَمَّدٍ ؛ محمد پر۔ وَهُوَ الْحَقُّ ؛ حالانکہ جو کچھ اُتارا گیا ہے وہ حق ہے۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے خدا کے پاس سے۔ كَفَّرَ عَنْهُمْ ؛ ان سے دُور کر دیا، چھپا دیا۔ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ ان کی بُرائیوں کو۔ گناہوں کو۔ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ؛ اور دُرست کر دیا ان کے حال کو۔

ترجمہ :- اور ایماندار لوگ جنھوں نے اچھے کام کئے اور محمد پر جو احکام اُتارے گئے ہیں ان کو مانا (ان پر ایمان لایا) اور وہ تو حق ہے خدا کے پاس کے احکام ہیں تو (خدا نے بھی) ان کے گناہوں کو دُور کر دیا (معاف کر دیا)۔ اور ان کی حالت کو دُرست کر دیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③

ذٰلِکَ ؛ یہ اس لئے ہے کہ ۔ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کہ ان کافروں نے ۔ اِتَّبَعُوا الْبَاطِلَ ؛ باطل کی اتباع کی ۔ غلط راستہ پر چلے ۔ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار ۔ اِتَّبَعُوا الْحَقَّ ؛ حق کی اتباع کی ۔ صحیح راستہ پر چلے ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ جو ان کے رب کی طرف سے ہے ۔ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰهُ ؛ اسی طرح اللہ فرماتا ہے ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں سے ۔ اَمْثَالَهُمْ ؛ ان کی مثالیں ۔ ان کی حالت ۔

ترجمہ :- یہ اس واسطہ ہے کہ اِن کافروں نے باطل کی پیروی کی (ناحق کی اتباع کی) اور ایماندار لوگ ، انھوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے خدا کی طرف سے تھا ۔ ایسے ہی خدائے تعالیٰ لوگوں کے سامنے ان کے حالات بیان فرماتا ہے ۔

اب ان باطل پرستوں کے متعلق حکم دیتا ہے ۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۬ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ۴

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ پھر جب تم کافروں سے ملاقات کرو اور ان سے مقابلہ ہوجائے ۔ فَضَرْبَ الرِّقَابِ ، فَاضْرِبُوْا ضَرْبَ الرِّقَابِ فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے ۔ رِقَابٌ جمع رَقَبَةٌ ۔ گردن ۔ پھر ان کی گردنیں مار کر اُڑا دو ۔ حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ ؛ یہاں تک کہ تم ان کو بے بس کردو ۔ پھر جب ان کا زور توڑ دو ۔ اَثْخَنَ فِی الْحَرْبِ ؛ خوب جنگ کیا ۔ دشمنوں کو ضعیف و ناتواں کردیا ۔ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ؛ پھر ان کو مضبوط باندھ دو ۔ ان کی مشکیں کس لو ۔ فَاِمَّا مَنًّا ؛ اصل میں تَمُنُّوْنَ مَنًّا ہے احسان کے طور پر ۔ بَعْدُ ؛ اس کے بعد ۔ ان کو قید کر لینے کے بعد احسان کر کے چھوڑ دو ۔ وَاِمَّا فِدَآءً ؛ یا کچھ معاوضہ لے کر چھوڑ دو ۔ حَتّٰی تَضَعَ ؛ یہاں تک کہ رکھ دے ۔ اَلْحَرْبُ ؛ جنگ ، لڑائی ، مصدر کہہ کر اسمِ فاعل مُراد لیا گیا یعنی لڑنے والا ۔ اَوْزَارَهَا ؛ اپنے ہتھیار ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ تو ہوا ۔ وَلَوْیَشَآءُ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ لَا نْتَصَرَ مِنْهُمْ ؛ تو ان سے انتقام لیتا ۔ بے لڑے مسلمانوں کو نصرت عطا کرتا ۔ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوْا بَعْضَکُمْ بِبَعْضٍ ؛ اور لیکن تاکہ امتحان لے تمہارے بعض کا بعض سے جنگ میں کہ کون جہاد میں پورے اُترتے ہیں اور کون بزدلی دکھاتے ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا ؛ اور جو لوگ شہید اور قتل کئے جاتے ہیں ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ؛ تو خدا ان کے اعمال کو بے راہ اور گمراہ نہ فرمائے گا ۔ اور ضائع نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- پھر جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہوجائے تو ان کی گردنیں اُڑا دو ۔ پھر جب وہ بے بس ہوجائیں

(اور ضعیف و ناتواں ہوجائیں) تو ان کی مشکیں کس لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے چھوڑ دو۔ یا فدیہ لے کر۔ (تم برابر جنگ کرتے رہو) یہاں تک کہ لڑنے والے ہتھیار ڈال دیں یہ (جہاد کا حکم) اس لئے (دیا جارہا ہے) کہ اگر خدا چاہتا تو (بغیر لڑے) ان کو فتح و نصرت عطا کرتا مگر خدائے تعالیٰ ایک کا دوسرے سے امتحان لیتا ہے اور جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥

سَيَهْدِيهِمْ ؛ عنقریب انھیں مقصد تک پہنچادے گا۔ ان کو ایصال الی المطلوب کردے گا۔ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ؛ اور ان کی حالت کی اصلاح کردے گا۔

ترجمہ :- عنقریب ان کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ اور ان کی حالت دُرست کردے گا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ؛ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ عَرَّفَهَا لَهُمْ ؛ جس کی تعریف پہلے ہی سے ان کو سنادی گئی تھی۔ ان کو اس کی پہچان اور معرفت تھی۔ جس کے متعلق ان سے ذکر کردیا گیا تھا۔

ترجمہ :- اور انھیں جنت میں داخل کردے گا۔ جس کے متعلق اِن سے ذکر کردیا گیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اے ایماندارو! إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ ؛ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا، اگر تم ایسے کام کرو جن سے تم مستحق نصرت ہو تو اللہ تم کو نصرت دے گا۔ اگر تم اللہ کے پیغمبر کی مدد کرو جو خلیفۃ اللہ ہے، اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ؛ اور تمہارے قدم جمادے گا۔ ثابت قدم بنائے گا۔ تم کو مضبوط کردے گا اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا۔

ترجمہ :- مسلمانو! اگر تم خدا (و رسول) کی نصرت کرو گے (ان کی مدد کرو گے) تو اللہ تمہاری مدد کرے گا (تم کو نصرت عطا کرے گا) اور تم کو ثابت قدم کردے گا (تم کو شکست نہ ہوگی)۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝٨

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ فَتَعْسًا لَّھُمْ ؛ ان کو نقصان اُٹھانا پڑے گا ۔ وہ تباہ ہوجائیں گے ۔ وَاَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ؛ اور ان کے اعمال ضائع و برباد کردے گا ۔ اور ان کا سارا کیا دھرا بے کار ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- اور جو کافر ہیں ان کو نقصان اُٹھانا پڑے گا اور ان کے اعمال ضائع و برباد کردے گا (ان کا کیا دھرا برباد جائے گا) ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس لئے کہ انھوں نے ۔ کَرِھُوْا ؛ کراہت کی ۔ ناپسند کیا ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؛ جو کچھ کہ اللہ نے نازل کیا ۔ قرآن اور اس کے احکام کو ۔ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ ؛ لہٰذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے کار کردیا ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ خدا کے اُتارے ہوئے احکام کو انھوں نے ناپسند کیا ۔ لہٰذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے کار کردیا ۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا ؛ تو کیا انھوں نے سیر و سفر نہیں کیا ۔ چلے پھرے نہیں ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَیَنْظُرُوْا ؛ پھر وہ دیکھ لیتے ۔ ان کو نظر آجاتا ۔ کَیْفَ کَانَ ؛ کیا ہوا ؟ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ ؛ انجام ان لوگوں کا جو تھے ۔ مِنْ قَبْلِھِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ دَمَّرَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ؛ خدا نے ان پر تباہی بھیج دی ۔ ان کو ضائع و برباد کردیا ۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کے لئے ۔ اَمْثَالُھَا ؛ ایسی ہی سزائیں ہیں ۔

ترجمہ :- تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر و سفر نہیں کیا کہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے ۔ خدا نے ان کو تباہ کردیا اور کافروں کو ایسی ہی سزائیں دی جاتی ہیں ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ ع ۱ ۵

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ؛ یہ اس وجہ سے کہ اللہ ۔ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کا حامی اور کارساز ہے ۔ مسلمانوں کا والی اور ان کا یار و مددگار ہے ۔ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ ؛ اور یہ کافر ۔ لَا مَوْلٰی لَھُمْ ؛ ان کا کوئی حامی ہے اور نہ والی اور نہ یار و مددگار ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ اللہ ایمانداروں کا والی ہے (مولیٰ ہے) اور یہ کہ کافروں کا نہ کوئی والی ہے نہ مولیٰ ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ ٱلْأَنْعَٰمُ وَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾

اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ داخل کرے گا ایمانداروں کو، ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے، اچھے کام کئے ۔ کہاں داخل کرے گا ؟ جَنّٰتٍ ؛ باغوں میں ۔ جنتوں میں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اس لئے وہ ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، کافر، منکرین ۔ ان کا حال کیا ہے ۔ یَتَمَتَّعُوْنَ ؛ کچھ دنیوی چیزوں سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں ۔ کچھ عیش و عشرت کے مزے لیتے ہیں اس سے متمتع ہوتے ہیں ۔ تمتع حاصل کرتے ہیں ۔ یَاْکُلُوْنَ ؛ کھاتے ہیں ۔ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ ؛ جیسے چار پایہ کھاتے ہیں ۔ یہ لوگ بیلوں کی طرح بے سمجھ ہیں ۔ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ ؛ اوران کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے ۔ جہنّم ان کا ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور عملِ صالح کئے تھے ۔ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اور جو کفر کرتے ہیں ، دنیا کے کچھ مزے اُڑا لیتے ہیں وہ (بے سمجھی سے) ایسے کھاتے ہیں جیسے چار پائے (بیل) اور دوزخ ان کا مقام ہے ۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِىَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ ؛ اور بہت سی بستیاں ایسی بھی تھیں ۔ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً ؛ وہ قوی تر تھیں ۔ جو زیادہ سخت تھیں ۔ مِنْ قَرْیَتِکَ ؛ تمہارے قریہ سے، تمہارے گاؤں سے، تمہاری بستی سے ۔ اَلَّتِیْ اَخْرَجَتْکَ ؛ جس نے تم کو نکال دیا، جس نے تم کو بے گھر کردیا ۔ جلا وطن کردیا ۔ اَهْلَکْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو ہلاک کردیا ۔ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ؛ پس نہ ہوا مدد اور نصرت دینے والا ان کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ایسی بہت سی بستیاں تھیں جو قوت میں تمہاری بستی سے بڑھی ہوئی تھیں (کس بستی سے؟) اس بستی سے جس نے تم کو بے گھر کردیا تھا ۔ ہم نے ان کو ہلاک کرکے چھوڑا ۔ پھر نہ کوئی ان کا یار و مددگار ہوا نہ کسی نے ان کو فتح و نصرت دی ۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ﴿۱۴﴾

اَفَمَنْ كَانَ ؛ کیا جو لوگ تھے ۔ عَلٰى بَيِّنَةٍ ؛ واضح راستہ پر ۔ صاف صاف دلیل پر ۔ مِنْ رَّبِّهٖ ؛ جو خدا کے پاس سے ان کو پہنچی تھی ۔ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ ؛ اس شخص کے مانند ہے جس کو مستحسن معلوم ہوئی ۔ جسے پسند آ گئی ۔ بھلی دکھائی دی ۔ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ؛ اس کی بدعملی ، اس کی بُری چال ۔ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور وہ اتباع کرتے رہے ۔ اپنے ہوا و ہوس کی ۔ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے رہے ۔

ترجمہ :- کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے واضح طریقہ پر قائم تھے ان لوگوں کے برابر ہیں جن کو ان کی بدعملی پسند تھی اور وہ اپنے ہوا و ہوس کے پیرو تھے ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝۱۵

مَثَلُ الْجَنَّةِ ؛ اس جنت اور باغ کی مثال ، اس کی صفت ، اس کی کیفیت ۔ اَلَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؛ جس کا وعدہ متقیوں اور پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے ۔ وہ جنت کیسی ہے ۔ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ ؛ اس میں بہت سی نہریں ہیں ۔ مِنْ مَّاۗءٍ ؛ پانی کی ۔ وہ پانی کیسا ہے ۔ غَيْرِ اٰسِنٍ ؛ اس میں ذرا تغیر نہیں ہوا ۔ کسی قسم کی بو پیدا نہ ہوئی ۔ وہ بن بگڑا ہے ۔ صاف ستھرا پانی ۔ اعتقادِ صحیح کی مثال ہے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ ؛ اور نہریں دودھ کی ۔ یہ علم کی مثال ہے ۔ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ؛ جس کا مزہ نہیں بدلا ۔ اعتقاد اور علمِ عملی دودھ کی شکل میں نمودار ہوئے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ ؛ اور بہت سی شراب کی نہریں ، جزئیات ہوں گی ۔ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ؛ پینے والوں کے لئے لذت ہے ، لذیذ ہے ۔ بامزہ ہے ۔ عشق و محبت کی مثال شراب ہے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؛ اور نہریں پاک صاف شہد کی ۔ یہ مثال ہے خالص نیت کی ۔ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ اور ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے بھی ہیں ۔ یہ مثال ہے اعمالِ صالحہ کی ۔ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؛ اور مغفرت اور معافی ہے ان کے خدا کے پاس ۔ کیا ایسا شخص ۔ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ ؛ ان لوگوں کے مانند ہوگا جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا ؛ اور ان کو گرم پانی پلایا جائے گا ۔ گرم پانی کیسا ہوگا ۔ فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ؛ پھر وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا ۔ یہ مثال عقیدۂ فاسد اور عملِ بد کی ہے جو اس مثالی صورت میں نمایاں ہوں گے ۔

علم ، اعمالِ صالحہ ، نیک نیتی ، عشق و محبت ، اعمال کے نتیجے کے لئے لطیف مثالیں

ترجمہ :- اس جنت کی مثال اور کیفیت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس جنت میں صاف ستھری غیر متغیر پانی کی نہریں بہتی ہیں اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بگڑا ۔ اور بہت سی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کے لئے لذت بخش ہیں اور صاف شہد کی بھی نہریں اور

اس میں ان کے لئے ہر قسم کے میوے بھی ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش بھی ہوگی (مغفرت بھی ہوگی) (بھلا ایسا شخص) کیا اس شخص کے جیسا ہوگا جو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ جنھیں گرم پانی پلایا جائے گا۔ جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۶﴾

وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں۔ مَنْ يَسْتَمِعُ اِلَيْكَ ؛ جو بظاہر تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں۔ حَتّٰى اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب۔ خَرَجُوْا ؛ نکلتے ہیں۔ مِنْ عِنْدِكَ ؛ تمہارے پاس سے۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے۔ مَاذَا قَالَ ؛ کیا کہا۔ اٰنِفًا ؛ اب۔ یعنی نہ کان لگا کر سنتے ہیں نہ غور کر کے سمجھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آخر کیا کہا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہی لوگ ہیں جو۔ طَبَعَ اللّٰهُ ؛ زنگ آلود کر دیا ہے اور مُہر کر دی ہے اللہ نے۔ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اُن کے دلوں پر۔ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور انھوں نے اپنی ہوا ہوس کی، اپنی خواہشوں کی اتباع کی، پیروی کی، اس پر چلتے رہے۔

ترجمہ:- اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری باتوں کو بظاہر سنتے ہیں مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو اہلِ علم سے پوچھتے ہیں۔ انھوں نے آخر کیا کہا؟ یہی لوگ ہیں کہ خدا نے ان کے دلوں پر مُہر کر دی ہے اور انھوں نے اپنی ہوا و ہوس کی اتباع کی (اس پر چلتے رہے)۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿۱۷﴾

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا ؛ اور جو لوگ ہدایت پر ہیں۔ زَادَهُمْ هُدًى ؛ اللہ ان کی ہدایت کو اور ترقی دیتا ہے علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین کو پہنچتے ہیں۔ ان کی ہدایت بڑھتی ہی رہتی ہے۔ وَاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ؛ اور ان کو ان کا تقویٰ دیتا ہے اور ان کو پرہیزگاری سے سرفراز فرماتا ہے۔

ترجمہ:- اور جو لوگ ہدایت پر ہیں ان کی ہدایت روبہ زیادت رہتی ہے۔ اور اللہ ان کو ان کی پرہیزگاری اور تقویٰ سے سرفراز کرتا ہے۔

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ پھر کیا یہ دیکھنا نہیں چاہتے ، یہ استفہامِ انکاری ہے ۔ اِلَّا السَّاعَةَ ؛ مگر روزِ قیامت کو ۔ اَنْ تَاْتِيَهُمْ ؛ کہ ان کے پاس آجائے ۔ بَغْتَةً ؛ دفعتہً ۔ ناگہاں طور سے ۔ فَقَدْ جَآءَ ؛ پھر حالانکہ آچکی ہیں ۔ اَشْرَاطُهَا ؛ اس کی علامتیں ، نشانیاں ۔ فَاَنّٰى لَهُمْ ؛ پھر کہاں سے ہوگا ۔ پھر جب قیامت آجائے گی تو ان کو کیا فائدہ ہوگا ۔ اَنّٰى لَهُمْ ؛ خبر مقدم ہے اور ذِكْرٰىهُمْ ؛ مُبتدأ موخر ہے ۔ اِذَا جَآءَتْهُمْ ؛ جب ان کے پاس آہی جائے گی ۔ ذِكْرٰىهُمْ ؛ اُن کو نصیحت ۔ پھر جب اُن کے سامنے قیامت آجائے گی تو نصیحت لینا اور سمجھنا کہاں سے میسر ہوگا اور کیا فائدہ دے گا ۔

ترجمہ :- تو کیا یہ لوگ اٹل گھڑی (یعنی قیامت) کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس ناگہاں آجائے حالانکہ ان کے پاس قیامت کی نشانیاں آچکی ہیں ۔ پھر جب قیامت آجائے گی تو نصیحت سے ان کو کیا فائدہ ہوگا ۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع ۸ ۲

فَاعْلَمْ ؛ پھر اے پیغمبر ! تم یقین کرو ۔ جان لو ۔ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؛ کہ بجز اللہ کے کوئی اور معبودِ برحق نہیں ۔ ہماری عادت ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے سے پہلے ۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ ؛ پڑھ لیتے ہیں تاکہ ہمارا یہ پڑھنا تحتِ امر ہو جائے اور قرب فرائض میں داخل ہوجائے گا ۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ؛ اور بہ حیثیت گنہگار کے اپنے گناہ کے لئے مغفرت چاہو ۔ کیونکہ ان کا استغفار بھی جب تک تم دُعا نہ کرو نا قابلِ قبول ہے ۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لئے ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ ؛ اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کو ۔ وَمَثْوٰىكُمْ ؛ اور تمہارے ٹھیرنے کی جگہ کو ۔ تمہارے خیالات بدلنے کو ، عوالم بدلنے کو ۔ تمہارے اصلی مقام کو ۔

ترجمہ :- (پیارے پیغمبر!) تم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر یقین رکھو (اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھو) ۔ اپنے اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لئے مغفرت چاہو (بخشش مانگو) اور اللہ باخبر ہے تمہارے چلنے پھرنے رہنے سہنے سے ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۰

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار لوگ کہتے ہیں ۔ لَوْلَا نُزِّلَتْ ؛ کیوں نہیں اُتاری گئی ۔ لَوْلَا ؛ اور لَوْمَا ؛ ایسے کلمے ہیں جو شوق دلانے کے وقت کہے جاتے ہیں ۔ سُوْرَةٌ ؛ کوئی نئی سورت ۔ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ؛ پھر جب سورت اُتاری جاتی ہے ۔ مُّحْكَمَةٌ ؛ جس میں صریح حکم ہو ۔ صاف صاف حکم دیا گیا ہو ۔ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ؛ اور جس سورت میں جہاد اور جنگ کا ذکر کیا گیا ہو ۔ رَاَيْتَ ؛ تو تم دیکھو گے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری یا دل کی کمزوری ہو ۔ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ ؛ تو ڈر کے مارے تمہاری طرف ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ ۔ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ ؛ ایسے شخص کا دیکھنا جس پر غشی اور بے ہوشی طاری ہورہی ہو ۔ مِنَ الْمَوْتِ ؛ موت سے ۔ فَاَوْلٰى لَهُمْ ؛ پھر افسوس ہے ان پر یہ ان کی بدنصیبی ہے ۔ ایسوں کا مرنا ہی بہتر ہے ، تباہ ہونا ہی مناسب ہے ۔ اَوْلٰى لَهُمْ ؛ ایک محاورہ ہے جو اظہارِ ناخوشی کے وقت کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ایماندار لوگ کہتے ہیں ۔ کیوں (نئی) سورت نہیں اُتاری گئی (یعنی جہاد و جنگ کی) پھر جب محکم اور صاف صاف سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد و جنگ کا ذکر ہوتا ہے تو تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے (وہ ہول دِلے ہیں ، ضعیف القلب ہیں) وہ تمہاری طرف ایسا دیکھتے ہیں ، جیسے اس شخص کا دیکھنا جس پر موت کی بے ہوشی چھا جارہی ہو ۔ ان لوگوں پر افسوس ہے ۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝۲۱

طَاعَةٌ ؛ پیغمبر کی اطاعت ضروری ہے ۔ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ؛ اور مناسب جواب دینا سب کا فرض ہے ۔ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ؛ پھر جب بات پختہ ہوجائے اور جنگ کا وقت آجائے ۔ اور لڑائی ٹھن جائے ۔ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ ؛ پس اگر یہ اللہ کے پاس راست باز ثابت ہوتے ۔ اس کے سامنے سچے ٹھہرتے ۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ تو ان کے لئے مناسب تھا ، بہتر تھا ۔

ترجمہ :- پیغمبر کے احکام واجب الاطاعت ہیں ۔ اور ایک معقول و مناسب بات ہے ۔ پھر جب لڑائی ٹھن جائے ۔ اگر یہ لوگ اللہ کے پاس راست باز ثابت ہوتے تو اُن کے لئے بھلا تھا ۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲

فَهَلْ عَسَيْتُمْ ؛ تو کیا اس کے قریب نہیں ہو ۔ کیا تم سے بعید ہے ۔ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ اگر تم حاکم ہو ۔ والی ہو حکمت و

ولایت تم کو مل جائے۔ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد مچاؤ۔ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ ؛ اور ناتہ توڑو۔ صلہ رحمی چھوڑو، قرابت سے قطع تعلق کرو۔

ترجمہ:- پھر کیا یہ تم سے بعید ہے (نہیں بالکل ممکن اور قریب ہے) کہ اگر تم حاکم اور والی بن جاؤ تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتوں اور قرابتیوں کا پاس نہ کرو (ناتہ توڑو قرابت چھوڑو)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝۲۳

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن پر۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ خدا نے لعنت کی ہے لعنت ایسی چھائی ہوئی ہے۔ فَاَصَمَّهُمْ ؛ پھر ان کو بہرہ کردیا۔ اب حق بات ان کو سنائی نہیں دیتی۔ وَاَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ ؛ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا اور حق چیز ان کو دکھائی نہیں دیتی۔

ترجمہ:- یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا نے ان پر لعنت کردی ہے۔ پس ان کو بہرہ کردیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا۔ (نہ یہ حق سنتے ہیں اور نہ حق چیز کو دیکھتے ہیں)۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝۲۴

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ ؛ کیا یہ سوچتے نہیں؟ غور نہیں کرتے، انجام پر نظر نہیں ڈالتے، تدبر نہیں کرتے۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ قرآن پر۔ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ؛ یا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں، تالے پڑگئے ہیں۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگ قرآن پر غور و تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝۲۵

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا ؛ یقیناً جو پھر گئے ہیں۔ واپس ہوگئے ہیں۔ ہٹ گئے ہیں۔ عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں پر۔ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ ؛ بعد اس کے کہ واضح ہوچکا۔ لَهُمُ الْهُدٰی ؛ ان کے لئے ہدایت کا راستہ۔ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؛ شیطان نے ان کو اچھا دکھایا۔ خوب چکمہ دیا۔ وَاَمْلٰی لَهُمْ ؛ اور ان کو ڈھیل دلائی۔ دُور کی سُجھائی۔

ترجمہ:- یقیناً جو لوگ اپنی پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے کہ ان کو صاف صاف ہدایت ہوچکی تھی۔ شیطان نے ان کو دھوکہ دیا۔ اور ان کو ڈھیل دلائی (لمبے لمبے وعدے کئے۔ مرنے کو بعید سمجھا)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝۲۶

ذٰلِکَ ؛ یہ اس سبب سے ہے۔ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا ؛ کہ انھوں نے کہا۔ لِلَّذِیْنَ کَرِھُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے کراہت کی۔ ناخوش رہے، ناپسند کرتے تھے۔ مَانَزَّلَ اللّٰہُ ؛ اس چیز کو جس کو خدا نے نازل کیا تھا۔ اس کے احکام کو، پیغمبر کو، قرآن کو۔ کیا کہتے تھے؟ سَنُطِیْعُکُمْ ؛ ہم تمہاری اطاعت کریں گے، تمہاری بات مان لیں گے۔ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ؛ بعض امور میں۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ اِسْرَارَھُمْ ؛ ان کے اسرار کو، رازوں کو۔ ان کے دلی خیالات کو۔ ان کے آہستہ بات کرنے کو۔ ان کی پوشیدہ باتوں کو، پوشیدہ خیالات کو۔

ترجمہ:- یہ سب اس لئے ہوا ہے کہ انھوں نے کہا، ان لوگوں کو جو خدا نے نازل کیا تھا اس سے (قرآن اور احکام سے) کراہت کرتے تھے (ان کو ناپسند تھے) ہم تمہارے بعض امور کو مان لیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے۔ مگر خدائے تعالیٰ اُن کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔

ان نافرمانیوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور ان کا کیا حشر ہوگا؟

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝٢٧

فَکَیْفَ ؛ پھر ان کا کیا حال ہوگا۔ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؛ جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے۔ اور ان کی وفات ہوجائے گی۔ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ ؛ ان کے منہ اور چہروں پر مارتے ہوں گے۔ طمانچے مارتے ہوں گے۔ گرزوں سے مارتے ہوں گے۔ وَاَدْبَارَھُمْ ؛ اور ان کی پیٹھوں پر۔ ان کی پشتوں پر۔

ترجمہ:- (ان نافرمانیوں سے) ان کا کیا حال ہوگا جب کہ فرشتے ان کی روح قبض کرلیں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر (گرزوں سے) مارتے ہوں گے (ڈنڈے رسید کرتے ہوں گے)۔

۳ ع ۹ ۷ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٢٨

ذٰلِکَ ؛ یہ اس وجہ سے ہے۔ بِاَنَّھُمُ اتَّبَعُوْا ؛ کہ انھوں نے اتباع کی، پیروی کی۔ مَآ اَسْخَطَ اللّٰہَ ؛ ایسی چیزوں کی جس نے خدا کو ناخوش کردیا۔ وَکَرِھُوْا ؛ اور خدا کی رضامندی کو مکروہ سمجھا اور اس سے نفرت کی۔ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ ؛ پس خدا نے بھی ان کے اعمال کو کالعدم کردیا، اکارت اور غارت کردیا، ملیا میٹ کردیا۔

ترجمہ:- یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایسے طریقے پر چلتے تھے جو خدا کو ناخوش کردے اور انھوں نے خدا کی رضامندی سے کراہت کی۔ لہذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو اکارت و غارت کردیا۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝٢٩

اَمْ حَسِبَ ؛ کیا گمان کرتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے، ان کے دلوں کو روگ لگ گیا ہے ۔ مرضِ نفاق ہے ۔ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ ؛ کہ خدا نہ نکالے گا ۔ ظاہر و فاش نہ کر دے گا ۔ اَضْغَانَهُمْ ؛ ان کی بدنیتی اور دلی عداوتوں کو ۔

ترجمہ :- کیا وہ لوگ جن کے دلوں کو روگ لگ گیا ہے (ان کا دل بیمار ہے) گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدنیتی اور دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا ۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

وَلَوْ نَشَآءُ ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَاَرَیْنٰكَهُمْ ؛ تو ہم تمہیں یقیناً ان لوگوں کے حال سے واقف کرا دیتے ۔ فَلَعَرَفْتَهُمْ ؛ مگر تم تو تاڑ گئے ہیں، پہچان گئے ہیں ۔ بِسِیْمٰهُمْ ؛ ان کی پیشانیوں سے ۔ ان کی چین پیشانی سے تم کو معلوم ہو چکا ہے ۔ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ ؛ اور تم جان لوگے ۔ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؛ ان کی بات کی طرز سے ۔ ان کے اندازِ گفتگو سے ۔ ان کے چبا چبا کر بات کرنے سے ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ؛ اور اللہ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں ان لوگوں کے حال سے واقف کرا دیتے تاہم تم ان کو خود سمجھ چکے ہو ان کی چین پیشانی سے (ان کی ترش روئی سے) اور تم ضرور پہچان لوگے ان کے طرزِ گفتار سے اور اللہ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے ۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ ؛ اور ہم تم کو ضرور مبتلائے آفات کریں گے ۔ ہم تمہارا امتحان لیں گے ۔ تمہاری آزمائش ہوگی ۔ کھرے کھوٹے کی تمیز ہوگی ۔ حَتّٰى نَعْلَمَ ؛ یہاں تک کہ ہم ممتاز کر دیں گے ۔ سب کو معلوم ہو جائے گا ۔ اَلْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے کون ہیں جہاد کرنے والے ۔ وَالصّٰبِرِیْنَ ؛ اور کون ہیں صبر کرنے والے جنگ کی سختی پر ۔ یہاں تک کہ مجاہدین غیر مجاہدین سے ممتاز ہو جائیں گے سختیوں پر ۔ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ؛ اور تمہاری خبروں اور حالات کا بھی امتحان لیں گے ۔ جانچ پڑتال کریں گے ۔ نَبْلُوَا میں جمع کا الف ہے اس لئے ملفوظ ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے (تمہارا امتحان لیں گے) یہاں تک کہ مجاہدین اور صابرین کو دوسروں سے ممتاز کر لیں گے ۔ اور تمہاری خبروں اور حالات کی بھی آزمائش کریں گے ۔

اللہ تعالیٰ کا علم تین طرح کا ہے

صاحبو! اللہ تعالیٰ کا علم تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک علم ذاتی۔ اس مرتبہ میں خدا خود ہی عالم ہے، خود ہی علم ہے، خود ہی معلوم ہے۔ دوسرا پیدا کرنے کے لئے جاننا ہے۔ ایک شئے کو دوسری شئے سے ممتاز کرنا۔ اس کو علمِ فعلی کہتے ہیں۔ تیسرا پیدا کرنے کے بعد جاننا یہ علم انفعالی کہلاتا ہے علم انفعالی علم فعلی کا تابع رہتا ہے۔ خدا جیسا جانتا ہے ویسا ہی پیدا بھی کرتا ہے اور وہ چیز ویسی ہی رہتی ہے۔ خدا جانتا تھا کچھ، اور پیدا ہوگیا کچھ، یہ ممکن نہیں۔ علم میں اشیاء اور حقائق کا ایک دوسرے سے ممتاز ہونا الگ بات ہے اور خارج میں ممتاز ہونا جدا بات۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور اپنے خلیفہ کے فعل کو اپنی طرف منسوب کرلیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نَعْلَمَ سے مُراد عامۃ الناس ہے۔ خدائے تعالیٰ کلیات کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا۔ کفار، منکرین۔ وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور دوسروں کو راہِ خدا سے روکا۔ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ ؛ اور رسول کی مخالفت کی۔ اور ان سے پھٹے پھٹے رہے۔ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کو صاف صاف معلوم ہوچکا تھا۔ اَلْهُدٰى ؛ سیدھا راستہ، ہدایت۔ اس سے کیا ہوتا ہے؟ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ؛ وہ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں دے سکتے۔ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ؛ اور عنقریب اللہ ان کی کاروائیوں کو غارت اور اکارت کردے گا۔ ان کے اعمال کو کالعدم کردے گا۔ ملیامیٹ کردے گا۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ منکر ہوئے اور جن لوگوں نے راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکا اور پیغمبر سے جُدائی اختیار کی بعد اس کے کہ ان کے سامنے ہدایت کا راستہ کھلا ہوا تھا۔ یہ تو خدا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو (ان کی کوششوں کو) ملیامیٹ کردے گا (نیست و نابود کردے گا)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اللہ کی اطاعت کرو اور پیغمبر کی بھی۔ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ؛ اور ناحق ناروا مخالفت سے اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔ باطل نہ کرو۔

ترجمہ:- اے مسلمانو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے تمام اعمال کو باطل اور بے کار نہ کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ۔ وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؛ اور راہِ خدا سے دوسروں کو روکا ۔ ثُمَّ مَاتُوۡا ؛ پھر مر گئے ۔ وَھُمۡ کُفَّارٌ ؛ بحالیکہ وہ کافر ہی تھے ۔ فَلَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَھُمۡ ؛ تو اللہ ان کو ہرگز اپنے دامنِ رحمت میں نہ چھپائے گا ۔ ان کے گناہوں کی مغفرت نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسرے لوگوں کو) راہِ خدا سے روکا پھر مرے اور کافر ہی مرے تو اللہ ان کے گناہوں کی مغفرت نہ کرے گا (انھیں کبھی نہ بخشے گا) ۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾

فَلَا تَھِنُوۡا وَتَدۡعُوۡۤا ؛ پس اب تم جنگ کرنے میں وہن یعنی سُستی نہ کرو ۔ اور نہ بُلاؤ ان مخالفین کو ۔ اِلَی السَّلۡمِ ؛ صلح و آشتی کی طرف ۔ ڈر کر صلح کی دعوت نہ دو ۔ نہ بُلاؤ ۔ وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ؛ اور تم ہی غالب رہو گے ۔ وَاللّٰہُ مَعَکُمۡ ؛ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ۔ وَلَنۡ یَّتِرَکُمۡ ۔ وَتَرَ ۔ یَتِرُ ۔ وَتۡرًا ؛ کمی کرنا ۔ اور ہرگز کمی نہ کرے گا ۔ نہ چھین لے گا ۔ اَعۡمَالَکُمۡ ؛ تمہارے کاموں کو، تمہارے اعمال کو ۔

ترجمہ :- (پس مسلمانو !) اب تم جنگ کرنے میں سُستی نہ کرو اور (ڈر کر) ان کو صلح کی طرف نہ بُلاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو ضائع نہ کرے گا ۔

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

اِنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ؛ یہ دنیا کی زندگی صرف ۔ لَعِبٌ وَّ لَھۡوٌ ؛ لہو ولعب ہے، کھیل تماشا ہے ۔ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا ؛ اور اگر تم ایمان رکھو ۔ وَتَتَّقُوۡا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو، پرہیزگار بنو ۔ یُؤۡتِکُمۡ اُجُوۡرَکُمۡ ؛ تو تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ اور اجر عطا کرے گا ۔ وَلَا یَسۡـَٔلۡکُمۡ اَمۡوَالَکُمۡ ؛ اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- بے شک دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ ہے (لہو ولعب کے سوا کچھ نہیں ہے) اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو تم کو تمہارے اعمال کا اجر دے گا اور تم سے (کچھ نہ مانگے گا) تمہارے مال کا سوال نہ کرے گا ۔

إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾

اِنۡ یَّسۡـَٔلۡکُمُوۡھَا ؛ اگر تم سے وہ تمہارے مالوں کے متعلق سوال کرے گا ۔ فَیُحۡفِکُمۡ ؛ حفو ۔ تنگی ۔ تو تم کو بڑی تنگی

اور سختی ہوگی ۔ تَبْخَلُوْا ؛ اور تم بخل کرنے لگو گے ۔ وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ؛ اور خدا تمہاری بدنیتی کو ظاہر کرتا جائے گا ، نکالتا جائے گا ۔

ترجمہ :- خدا اگر تم سے تمہارے مال کا سوال کرے تو تم پر بڑی سختی ہوگی اور تم بخل اور تنگ دلی دکھاؤ گے اور خدا تمہاری بدنیتی ظاہر کرے گا ۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۗ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ
ع ٤/ ٨ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ ہاں ۔ ہاں ۔ تم وہ لوگ ہو ۔ تُدْعَوْنَ ؛ بلائے جاتے ہو ۔ لِتُنْفِقُوْا ؛ کہ صرف کرو ، خرچ کرو ، دو ، اِنفاق کرو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ؛ تو تم میں سے بعض تو بخل کو اختیار کریں گے ۔ وَمَنْ يَّبْخَلْ ؛ اور جو بخل کرے گا ۔ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ سو اس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے آپ سے بخل کر رہا ہے ۔ اس بخل کا نتیجہ خود اس کے لئے بُرا ہے ۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ ؛ اور اللہ ہی غنی ہے ۔ بے پروا ہے ۔ کسی کا محتاج نہیں وہ سب کا محتاج الیہ ہے ۔ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ؛ اور تم فقیر ہو ۔ محتاج ہو ۔ سراپا احتیاج ہو ۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا ؛ اور اگر تم نے روگردانی کی ۔ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ؛ تو بدل دے گا تمہاری جگہ دوسری قوم کو ۔ دوسرے لوگوں کو پیدا کردے گا ۔ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ؛ پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح منحوس ۔ مکھی چوس ۔ تنگ دل ۔ بخیل ۔

ترجمہ :- ہاں ! ہاں ! تم ایسے لوگ ہو کہ اگر تم کو اس لئے بلائیں کہ راہِ خدا میں کچھ دو تو تم میں سے بعض تو بخل کو اختیار کریں گے اور جو بخل کرے گا اپنے آپ سے بخل کرے گا (اس بخل کا اثر خود اس پر پڑے گا) اور اللہ (کو کسی کی حاجت نہیں) وہ بے پروا ہے اور فقیر ہو تو تم ہو (محتاج ہو ۔ خدا ہرگز محتاج نہیں) ۔ اور اگر تم (پیغمبر سے) روگردانی اختیار کرو تو تمہارے عوض ایک دوسری قوم کو اللہ بدل دے گا (اور لوگوں کو پیدا کردے گا) جو تمہاری طرح (منحوس) نہ ہوں گے (بخیل نہ ہوں گے) ۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ الفتح مدینہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس (٢٩) آیتیں اور چار (٤) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم نے ۔ فَتَحۡنَا لَکَ ؛ تمہارے لئے فتح کیا ۔ تم کو فتح دی ۔ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ؛ کھلی اور واضح فتح ۔

قدیم زمانہ میں اور حال حال تک بھی لوگ قلعے میں بیٹھ کر دروازوں کو قفل لگا لیتے اپنی حفاظت کرتے ۔ جو غالب ہوتا اس کے سامنے قلعہ کے دروازے کھلائے جاتے تو غالب کو فاتح ، مغلوب کو مفتوح اور غلبہ کو فتح کہتے ۔ علمی انکشافات کو بھی فتح سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے فیصلہ اور تصفیہ ہوجانے کو بھی فتح کہتے ہیں بہرحال اس کے کئی معنی ہیں ۔

ترجمہ :- ’’ ہم نے تم کو واضح اور کھلی ہوئی فتح عطا کی ‘‘ ۔

قریش کو بڑا زعم تھا کہ مکہ کسی سے فتح ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا نے اصحاب فیل کو جب کہ وہ مکہ پر حملہ کر رہے تھے ابابیل (یعنی پرندوں) کی مختلف جماعتوں کی مدد سے ان کو شکست دی ۔ انھیں کیا خبر یہاں کوئی غیر نہیں آرہا ہے ، خود شہر مکہ کا رہنے والا ، جس کو انھوں نے ظلم و ستم کر کے نکالا تھا پھر اپنے مولد اور وطن میں داخل ہو رہا ہے ۔

صاحبو ! اتنا اہم شہر فتح ہوگیا اور کسی غلط فہمی سے ، بغیر حضرتؐ کے حکم کے کُل (۱۷) سترہ آدمی مارے گئے ۔ یہ فتح مبین نہیں تو اور کیا ہے عام طور سے غنڈہ گردی ہوتی ہے ۔ سینکڑوں آدمی مارے جاتے ہیں ۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت دیکھو ! جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اسے امن ۔ جو مسجدِ حرام میں پناہ لے اُسے امن ۔ جو گھروں کے دروازے بند کرلیں اُن کو امن ۔ جو ہتھیار ڈال دے اُس کو اَمن ۔ اخر رحمۃ للعالمین نے کیا کِیا ۔ مکہ ، مکہ والوں کو مبارک اور خود مدینہ شریف کو واپس ۔ تاریخ کیا ایسی مثال بتا سکتی ہے ؟ نہیں ! ہرگز نہیں ۔

لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾

لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ ؛ تاکہ اللہ تمہارے لئے مغفرت اور بخشش عطا کرے ۔ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِکَ ؛ جو تمہارے پہلے گناہ تھے ۔ وَمَا تَاَخَّرَ ؛ اور تمہارے پچھلے گناہ ۔

صاحبو ! پیغمبر تو معصوم ہوتا ہے اور بے گناہ ہوتا ہے ۔ پھر ان کے اگلے پچھلے گناہ کی معافی کے کیا معنی ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب فوجی سپاہیوں میں سے کوئی غلطی کرتا ہے تو سردار لشکر کو معافی چاہنا پڑتا ہے اور سپاہی کی خطا کو ایسا بیان کرتا ہے گویا اس کی خطا ہے ۔

صاحبو ! اُمت گناہ کرتی ہے اور رسولِ خدا ﷺ اللہ کے سامنے معافی چاہتے ہیں ۔ پادشاہ ہر کس و ناکس کو مخاطب

رسول کے لئے خطاؤں کی معافی کی تشریح

نہیں کرتا۔ کچھ کہنا ہوتا ہے وزیرِ اعظم سے کہتا ہے۔ اور پادشاہ کے پاس عذر کرنے والا وزیرِ اعظم ہوتا ہے نہ کہ معمولی شخص۔
ایک اور بات یاد رکھو! کہ رسولِ خدا ﷺ کے مراتب ہر آن، ہر لحظہ روبہ ترقی ہیں۔

رسول کے قصور کی بخشش کی توجیہ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؛ حضرتؐ اپنی گزشتہ حالت کو موجودہ ترقی کی حالت کے سامنے ایک گناہ سمجھتے ہیں، اپنا قصور سمجھتے ہیں۔ حالانکہ طبعی طور سے اس وقت کے اقتضاء کے مطابق اتنا ہی ہوسکتا تھا نیز انسانیت کی راہ سے انسان سے مختلف قسم کے گناہ ممکن ہیں، ان امکاناتِ گناہ کے موجود نہ ہونے کو معافی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ بہرحال گناہ کو آنحضرتؐ تک پہنچنے نہ دینے کو مغفرت سے (یعنی ڈھانپ لینے سے) تعبیر فرمایا۔ پیغمبر سے گناہ کا سرزد ہونا ممکن نہیں، انسانیت کی راہ سے جو ممکن ہے اُن کے ظاہر ہونے کو روکا جا رہا ہے۔ اس کے روکے جانے کو بھی معافی سے تعبیر کرتے ہیں۔

صاحبو! ایک حدیث بیان کی گئی ہے جس میں حشر کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کہ لوگ شفاعت کے لئے آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ اپنا ایک قصور بیان کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں شفاعت کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ بھی اپنا ایک قصور بیان کرکے خود کو شفاعت کے قابل نہیں سمجھیں گے۔ پھر لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ فرمائیں گے کہ میں نے تین جھوٹ کہے ہیں، میں بھی دربارِ الٰہی میں شفاعت نہیں کرسکتا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنا ایک قصور بیان کرکے اپنے آپ کو ناقابلِ شفاعت بتائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ اپنا کوئی گناہ بیان نہیں فرمائیں گے اور تمام لوگوں کو ہدایت کریں گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ آج ان کے شفاعت فرمانے کا دن ہے۔

اس حدیث کو سُن کر حضرت امام اعظم نعمان کوفی نے فرمایا کہ تمام پیغمبر بے گناہ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ نہیں کہے راوی نے ایک جھوٹ کہا۔

میرے پاس پیغمبر کو جھوٹا کہنے سے راوی کو جھوٹا کہنا آسان ہے کیونکہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ لوگ راوی کو جھوٹا سمجھنے سے ڈرتے ہیں اور پیغمبر کو جو معصوم ہوتا ہے جھوٹا سمجھنے پر جری ہوتے ہیں۔ یہ عیسائیوں کی کارروائی ہے اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔
"تمام پیغمبروں نے گناہ کیا صرف عیسیٰ علیہ السلام نے گناہ نہیں کیا۔ اس لئے اس کا اظہار نہیں فرمایا"۔

وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ؛ اور تا کہ تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تم کو بے مثال کمال عطا کرے۔ پوری نعمت کس طرح عطا کی گئی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور یاد کرو، خیال کرو، خیال رکھو، جب کہ اللہ نے پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا کہ میں نے تم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کیا، پھر جب ایسا رسول آجائے جو ان تمام ادیان اور احکام کو جو تمہارے پاس ہیں اور جن کی وہ پیغمبر تصدیق کرتا ہے تو تم کو چاہیئے کہ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں"۔ اس سے کیا ثابت ہورہا ہے؟ اس سے تو یہی ثابت ہورہا ہے کہ تمام پیغمبروں کے مذاہب وقتی تھے، محمد رسول اللہ ﷺ کے آنے کے بعد سب کے دین ختم ہوگئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دینِ اسلام تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ "موسیٰ اگر اس وقت زندہ ہوتے تو ان کے لئے میری پیروی کے بجائے اپنے مذہب پر برقرار رہنے کی گنجائش نہ تھی"۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ سے پہلے جو پیغمبر آتا خاص قوم کے واسطے آتا۔ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں" میں کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آیا ہوں بلکہ

موسٰی کی پریشان بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ کسی شخص نے جو اسرائیلی نہ تھا ایک مسئلہ عیسٰی علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالتا"۔ موسٰی علیہ السلام کی خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور موسٰی علیہ السلام نے اپنا نام بتایا تو خضر علیہ السلام نے کہا "کیا بنی اسرائیل کے موسٰی؟ موسٰی علیہ السلام نے فرمایا "جی ہاں" صرف رسولِ خدا محمد مصطفٰی ﷺ کا دین ہی کافۃ الناس کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ہم نے تمہیں نہیں بھیجا، مگر تمام لوگوں کو بشارت دینے اور ان کو ڈرانے"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "محمد تم لوگوں میں سے کسی مَرد کے باپ نہیں ہیں" مگر تم رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہو"۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے "ہم نے تم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا" (تمہارا فیض کسی زمانے کسی ملک کسی قوم سے خاص نہیں)۔

اسلام میں محمدؐ رسول اللہ کی تعلیم میں تمام اُصولی باتیں موجود ہیں یہ ہمہ گیری کسی اور مذہب میں نہیں ہے، اب جو آئے گا۔ دینِ مجتہد ہوگا۔ بعض نادان دعویٰ نبوت بھی کریں گے اور حدودِ اسلام سے تجاوز بھی کریں گے وہ دَجّال ہیں مکار ہیں۔ حضرت ﷺ فرماتے ہیں "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"۔ چونکہ حضرت خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ اب تک بیسیوں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا مگر کامیابی کسی کو نہیں ہوئی۔ ہماری زمانے میں بھی کئی دَجّال پیدا ہوئے۔ اور اس وقت بھی کئی ہیں۔ بعض نادان مساواتِ خاتم النبیین کے مدعی ہیں۔ ختمِ نبوت کے بعد، کس کو پیغمبری نصیب ہوسکتی ہے؟ ان کا مرتبہ مل سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا"۔ (محمدؐ) تم پر اللہ کا فضل بہت ہے"۔ اللہ کے فضل میں کون ان کا مساوی ہوسکتا ہے؟

صاحبو! میں چند امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے بھی دُعا کی، اور اسحاق علیہ السلام کے لئے بھی۔ اسحاق علیہ السلام کے لئے جو دُعا کی گئی تھی اس کے اثر سے بہت سے پیغمبر ہوئے۔

اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے جو دُعا کی گئی تھی اس سے کون پیدا ہوئے؟ ہٹ دھرمی چھوڑو، اپنی آنکھوں پر سے پٹی ہٹاؤ تم کو معلوم ہوجائے گا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی دُعا کے مستحق محمد رسول اللہ احمد مجتبٰی ہیں۔

ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ تمام پیغمبر خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں اور محدود زمانہ کے لئے تھے اس لئے اُن کے معجزے بھی محدود زمانہ کے لئے تھے جن کے دیکھنے والے اس وقت نہیں ہیں۔ محمدؐ رسول اللہ کا مذہب دائم قائم ہے۔ وہ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں، ان کا دین قیامت تک رہے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے ہزاروں معجزے ظاہر ہوئے۔ لگن میں ہاتھ رکھ دیا تو پانی بلبلے دے کر نکلنے لگا۔ یہ نیست سے ہست کرنا ہے۔ سوکھے تھن والی بکری کا دودھ نچوڑلیا، یہ بھی نیست سے ہست کرنا ہوگا۔ سینے سے لگایا تو کافر مسلمان ہوگیا۔ یہ ہے ایک قسم کا احیاءِ مَوتٰی۔ خیر! سب سے بڑا اور عالی شان دائم قائم معجزہ قرآن شریف ہے۔ ادیب سمجھتے ہیں کہ قرآن کا اعجاز فصاحت و بلاغت ہے،

سیاست داں سمجھتے ہیں کہ قرآن کا معجزہ نظام اسلام کو پیدا کرنا ہے۔ بعض کہتے ہیں، غیب کی بات کہنا، یعنی پیشگوئی قرآن کا معجزہ ہے، بعض کہتے ہیں، قرآن کی حفاظت معجزہ ہے۔ بعض کہتے ہیں قرآن کا نغمہ معجزہ ہے جو سننے والے کے دل میں گھس جاتا ہے۔ اور میرے پاس جس فن کا ماہر قرآن پر غور کرے گا اُس کے سامنے قرآن معجزہ بن کر نکھرے گا۔ جہاں کسی نے قرآن کو ہاتھ لگایا قرآن نے اس کو پکڑلیا۔ اب لاکھ چھڑاؤ نہیں چھوٹ سکتا۔ وہ ہاتھ سے گھس کر دل میں پہنچ جائے گا، کیسا ہی سرکش ہو اس کو رام کردے گا، منہ سے اقرار نہ بھی کرے، مگر اس کا ضمیر پکار اُٹھے گا کہ قرآن معجزہ ہے، حق ہے۔

تیرہ سو برس گزر گئے ایک لفظ کی کمی ہے نہ زیادتی۔ ہزاروں، لاکھوں حافظ تیرہ سو برس سے حفظ کرتے چلے آرہے ہیں، اور قرآن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس تک بلا زیادت ونقصان موجود۔ الفاظ کا تغیر تو کہاں ہوسکتا ہے، مخارج اور صفاتِ حروف کی بھی حفاظت کی جارہی ہے۔ یہ کام قراء کا ہے آسمانی کتابیں ہیں مگر عن فلاں، عن فلاں ایک بھی نہیں۔ یہ قرآن ہے، محافظِ ایمان ہے اس میں بڑی جان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ؛ وَیَھْدِیَکَ ؛ اور تم کو بتلادے سیدھا راستہ۔ ہدایت کے دو معنی ہیں، راستہ دکھا دینا، اور پتے بتادینا، اس کو اِرَاءَۃُ الطَّرِیْقِ کہتے ہیں۔ دوسرے معنی ہدایت کے یہ ہیں، لے جا کر پہنچا دینا۔ جس کو ایصال الی المطلوب کہتے ہیں۔ صِرَاط، راستہ، صرط، نگل گیا۔ لَقَمٌ ؛ راستہ، جو راستہ چلتا ہے تھوڑی دیر میں نظروں سے غائب ہوجاتا ہے گویا کہ راستہ نے اس کو نگل لیا۔ مُسْتَقِیْمًا ؛ سیدھا۔ خط مستقیم ایک ہوتا ہے اور منحنی خطوط ہزاروں ہوسکتے ہیں۔ خط مستقیم ایک ہی ہوتا ہے اور سب سے چھوٹا ہوتا ہے اور خط منحنی بہت ہوتے ہیں اور خط مستقیم سے بڑے ہوتے ہیں۔ صراطِ مستقیم اور مذہبِ حق ایک ہی ہوتا ہے اور چونکہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس واسطہ اس کا طے کرنا آسان ہوتا ہے تمام مذاہب حق ایک ہی ہیں، تمام پیغمبروں نے توحید کی تعلیم دی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ چارمینار کو ایک انگریز دیکھتا ہے، ایک ہندو دیکھتا ہے، ایک پارسی دیکھتا ہے، ایک مسلمان دیکھتا ہے تو اس کے متعلق جو صورت شکل بیان کرتا ہے ایک ہی ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ چارمینار سینکڑوں برس سے موجود و قائم ہے۔ اس کو جو دیکھے گا ایک ہی بات کہے گا۔ کیونکہ وہ تو اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے۔ تمام پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے متعلق جو کچھ فرمایا اس سے پیغمبر اور سچے مذہب والے کو کچھ اختلاف نہیں۔ احکام ضرورتوں کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ حالات بدل جاتے ہیں تو احکام بھی بدل جاتے ہیں۔ مذاہب مختلفہ میں جو کچھ غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں ان کو اسلام صاف کہہ رہا ہے اور حقیقت کے منہ پر سے نقاب اُٹھا رہا ہے۔

ہندو مذہب کیا کہہ رہا ہے؟

''صرف بغیر دوسرے کے'' (چاندو گیا اپانی مشت ۶۔۲۔۱)

''اس وقت کوئی موجود تھا نہ معدوم، وہ بذاتہ ''حی'' تھا، اس کے سوا کچھ نہ تھا'' (رگ وید)

مجوسی۔ یعنی پارسی کیا کہتے ہیں؟

''وہ ازلی ابدی ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کا ضد ہے نہ شبیہ، نہ باپ، نہ ماں، نہ بیوی بچے نہ مکان، نہ وضع، نہ جسم، نہ کوئی مواد، نہ رنگ، نہ بو، وہ ''حی'' ہے۔ حکیم ہے۔ قوی ہے۔ خود مختار ہے۔ حق و عدل ہے۔ اس کا علم

اعجاز القرآن کے تحفظ کے لئے

محیط ہے، تمام موجودات اس کو معلوم ہیں بغیر زمانے کے، اور اس سے کوئی شئے مخفی نہیں ، (دساتیر۲ ـ ۵)

یہودی مذہب میں کیا ہے؟

''میں اوّل ہوں ، میں آخر ہوں ، میرے سوا کوئی معبود نہیں ـ وہ ہے اللہ'' حی'' دائم قائم ـ اس کی سلطنت نابود نہیں کی جاسکتی ـ اس کی مملکت ابد میں بھی رہے گی''ـ

عیسائی مذہب کیا بتلاتا ہے؟

ہمارا تو ایک ہی خدا ہے، باپ (رب) جس سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی میں ہیں ـ

اللہ تعالیٰ تورات میں فرماتا ہے:-

''اور اسمٰعیل کے حق میں ، میں نے تیری سُنی ـ دیکھو میں اسے برکت دوں گا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤں گا''ـ (پیدائش باب ۱۵ ـ ۲۰)

''اور یہ برکت ہے جو موسٰی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اُس نے کہا کہ (کلام) خداوند سینا سے (موسٰی) آیا اور شاعر سے (عیسٰی) ان پر اطلاع ہوا ـ فاران (مکہ) ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ (فتح مکہ کے وقت) آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک روشن شریعت (اسلام) ان کے لئے تھی''ـ

(استثناء باب ۳۳ ـ درس ۱ تا ۱۲)

''میرا حبیب سرخ سفید ہے، دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے ـ اس کا سر ایسا ہے جیسا چوکھا سونا اس کی آنکھیں اُن کبوتروں کے مانند ہیں جو لبِ دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھتے ہیں ـ اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بستان کی اُبھری ہوئی کیاری کے مانند ہیں ـ اُس کے لب سوسن ہیں جن سے شہد ٹپکتا ہے ـ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں ہیں ـ جن میں ترصیص کے جواہر جڑے گئے ہیں، اس کے پیٹ پر ہاتھی دانت کا سا کام ہے ـ جس پر نیلم کے سے گل بنے ہوئے ہیں ـ اُس کے پاؤں ایسے ہیں جیسے سنگ مرمر کے ستون ہیں جو سونے کے پاؤں پر کھڑے کئے جائیں ـ اس کی قامت کوہ لبنان کی سی (بلند) وہ جواں رشک مرد ہے ـ اُس کا گلا شیریں وہ سراپا محامدیم (ستودہ ہے) اے یروشلم کے بیٹو! میرا حبیب ہے، میرا خلیل ہے (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱ تا ۱۶)

''خدا یتماں اور وہ جو قدوس ہے، کوہ فاران (مکہ) سے آیا ـ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا ـ اور زمین اس کے حمد سے معمور ہوگئی ـ اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی ـ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں''ـ (حقوق باب ۳ درس ۳ تا ۵)

''رب الافواج فرماتا ہے کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت کے بعد آسمان ، زمین اور تری ـ خشکی کو ہلا دوں گا ـ بلکہ میں ساری قوموں کو ہلا دوں گا اور ساری قوموں کا حمدت (احمد) آئے گا اور میں اس کا گھر جلال سے بھر دوں گا''ـ

(رجی باب ۲۰ درس ۷۶)

''اور میں باپ (رب) سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں احمد (فارقلیط) جس کو باپ (رب) میرے نام سے بھیجے گا وہی تم کو سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب یاد دلائے گا ـ تمہیں اطمینان دے جاتا ہوں''ـ

(یوحنا درس ۲۵ تا ۲۷)

ترجمہ:- (ہم نے تمہارے لئے ظاہر فتح دی) کہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کرے معاف کردے اور اپنی نعمت کو تم پر کامل و تمام کرے اور تم کو سیدھے راستہ تک پہنچادے۔

وَّيَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِيۡزًا ۝

وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ ؛ اور تم کو اللہ فتح و نصرت دے، فتح و نصرت بھی کیسی؟ نَصْرًا عَزِيْزًا ؛ نادر۔ باعزت۔

صاحبو! اس آیت میں بدر کی لڑائی کی طرف اشارہ ہے۔ اکثر علماء پورے حالات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے جنگ بدر کو جارحانہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان، قریش کے قافلے کو لوٹنے کے لئے گئے تھے۔ ہم پورے حالات بیان کریں گے جس سے ثابت ہوجائے گا کہ بدر کی لڑائی بھی مدافعانہ تھی نہ کہ جارحانہ۔

صاحبو! عربوں کی عادت تھی کہ ماہ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور ماہ رجب میں آپس میں صلح و آشتی سے رہتے اور ان پرُ امن مہینوں میں تجارت کے قافلے جاتے۔ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ؛ سرما و گرما میں، امن کے زمانہ میں یہ تجارت کرکے مالا مال ہوجاتے۔ سعد بن عبادہؓ سردار کے تحت مسلمانانِ مدینہ حج کرنے کے لئے مکہ شریف آئے تو ابوجہل نے خلافِ قاعدۂ عرب، سعدؓ سے کہا کہ تم محمدؐ کو ہمارے حوالے کرو، ورنہ ہم تم کو حج کرنے نہ دیں گے۔ سعدؓ نے کہا تم ہم کو حج سے روکتے ہو۔ تو ہم بھی تم کو تجارت کرنے کے لئے ہماری سرزمین میں سے گزرنے نہ دیں گے تو قریش کے شریر کفار مدینہ شریف کے علاقے میں جاکر مدینہ والوں کے اونٹ پکڑ لے جاتے۔ ابوسفیان ابن حرب کی سرکردگی میں ایک تجارت کا قافلہ نکلا، اس قافلے کے لوگوں نے باہم معاہدہ کرلیا تھا کہ اس دفعہ جو فائدہ ہوگا، مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے ساری رقم لگادی جائے۔ یہ سُن کر تین سو تیرہ آدمی مدینہ کے علاقہ کی سرزمین پر قافلہ کو روکنے کے لئے اور اپنی سرزمین پر سے نہ گزرنے دینے کے لئے مقامِ بدر میں آکر ٹھیرے رہے۔ مگر ابوسفیان نے واپسی میں راستہ کترا کر قافلہ کو مکہ پہنچادیا۔

کفارِ قریش نے سنا تو مکہ سے ایک ہزار مسلح سپاہیوں کے ساتھ مدینہ کی سرزمین پر حملہ کیا، جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آگئیں تو جنگ شروع ہوگئی۔ کفارِ قریش میں عتبہ، شیبہ، ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے ممتاز سردار تھے عتبہ، شیبہ ولید نے مبارزہ طلبی کی یعنی کوئی لڑنے والا ہے تو آئے اور ہم سے لڑے۔ یہ سُن کر انصار، جان نثارانِ محمدی آپہنچے، اِن کفارِ قریش کے سرداروں نے کہا۔ تم کیا ہماری برابری کرتے ہو۔ تم کو کیا حوصلہ ہے کہ ہم سے مقابلہ کروگے۔ تم کھیتی باڑی کرنے والے ہو۔ رسولِ خدا ﷺ نے آواز دی، کہاں ہیں حمزہ بن عبدالمطلب (عمِ رسول) کہاں ہیں ابوعبیدہ بن حارث (حضور کے عمزاد بھائی) کہاں ہیں علی ابنِ ابی طالب (عم زاد بھائی اور دامادِ رسول اللہ) جاؤ ان کافروں سے جنگ کرو، عتبہ کے مقابلہ پر حمزہؓ بن عبدالمطلب آئے اور شیبہ کے مقابل ابوعبیدہؓ اور ولید کے مقابل علی بن ابی طالب۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو۔ آپ نے فرمایا میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں اور یہ ابوعبیدہ بن حارث اور یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ اس نے کہا كُفْوٌ كَرِيْمٌ ؛ یعنی تم ہمارے برابر والے ہو، شریف ہو، اور تلوار چلنے لگی۔ بجلیاں کوندنے لگیں، حمزہؓ بن عبدالمطلب نے عتبہ کو مار کر فنا کردیا۔ علی ابن ابی طالب نے ولید کو مار کر ڈھیر کردیا۔ شیبہ نے بھالے سے ابوعبیدہؓ کے پیر میں ایسی مار ماری کہ وہ

زمین پر آ رہے ہے۔ حمزہؓ بن عبدالمطلب اور علی ابن ابی طالب نے شیبہ کا کام تمام کر دیا۔ ابو عبیدہؓ جگہ سے ہٹالئے گئے۔ ابو عبیدہؓ کے سر کو رسولِ خدا ﷺ نے اپنے زانوئے مبارک پر رکھ لیا اور بار بار رومال مبارک سے ان کا منہ پوچھتے تھے۔ وہ پوچھتے تھے یا رسول اللہ میں جنگ گاہ سے ہٹالیا گیا ہوں کیا میں شہیدوں میں شمار کیا جاؤں گا؟ سرکارؐ تصدیق فرماتے تھے اور وہ روئے مبارک کو دیکھتے ہوئے راہی عالمِ بالا ہوتے ہیں۔ ایک انصاری نوجوان بچہ جس کا نام معوذؓ بن عفراء تھا عبداللہؓ بن مسعود کے پاس آ کر کان کے پاس منہ لگا کر پوچھتا ہے چچا چچا وہ ابو جہل کونسا ہے جو ہمیشہ سرکار کو تکلیف دیتا تھا۔ اِدھر دوسرا بھائی آتا ہے جس کا نام معاذؓ بن عمرو تھا وہ پوچھتا ہے وہ ابو جہل کون سا ہے، جو ہمارے سرکار کو ہمیشہ ستاتا تھا۔ وہ ابو جہل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دو بجلیاں چمکتی ہیں اور اُن دونوں بچوں کی تلواریں ابو جہل کے دونوں پاؤں پر پڑتی ہیں اور ابو جہل دھڑام سے زمین پر آ گرتا ہے۔ ایک بھائی خون آلودہ تلوار حضور کو بتلاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں نے آپؐ کے دشمن کو مار کر پھینک دیا ہے، دوسرا انصاری دوڑتا آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ سرکارؐ میں نے آپ کے دشمن کو مار ڈالا ہے اور اپنی خون آلودہ تلوار بتلاتا ہے، سرکارؐ دونوں بچوں کی کارگردگی پر خوشی و خرمی کا اظہار فرماتے ہیں۔ یہ ہے خلاصہ جنگِ بدر کا جو فقیر نے لکھا ہے۔

ترجمہ :- اور تم کو اللہ نصرت بخشے، (کیسی نصرت؟) باعزت نصرت، (نادر، غالب عام طور سے ایسی فتح و نصرت نہ ہو)۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ④

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ ؛ وہی خدا تو ہے جس نے سکینہ عطا فرمایا۔ سکون و اطمینا عطا کیا، بے چینی و اضطراب کو دور کیا۔ نورِ سکینہ سے نفسِ مطمئنہ حاصل ہوتا ہے۔ ریب اور شک کی گنجائش نہیں۔ کہاں؟ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کے دلوں میں۔ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؛ تاکہ ان کے ساتھ اور ایمان کو ترقی ہو۔ کیا ایمان قابلِ زیادت و نقصان ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ یقین کے بھی درجات ہیں۔

(۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین۔ بعض کے پاس حق الحق۔ ایک شخص نے آگ کو دیکھا، اور سمجھ گیا کہ یہ جلانے والی چیز ہے، یہ علم الیقین ہے۔ پھر کسی کو جلتے ہوئے دیکھا یہ عین الیقین ہے، پھر آگ کو ہاتھ لگایا۔ اس کا ہاتھ جلنے لگا، یہ حق الیقین ہے۔ اگر آگ میں ہاتھ ڈال کر خود اس کا ہاتھ آگ کی طرح مشتعل ہوگیا ہو تو یہ حق الحق ہے۔ ایمان و یقین کے درجات

جن صاحبوں نے فرمایا کہ ایمان ناقابلِ زیادت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کفر و اسلام میں کوئی واسطہ نہیں، آدمی یا تو مسلمان ہے یا کافر، البتہ معتزلیوں کے پاس، گنہگار آدمی نہ مسلمان ہے نہ کافر، بلکہ فاسق ہے۔ خوارج کا مذہب یہ ہے کہ آدمی گناہ کرتے ہی کافر ہوجاتا ہے، ہم نے اس کے پہلے بیان کیا ہے۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اور اللہ تعالیٰ نے آپس میں لڑنے والوں کو مومن فرمایا۔ کافر باغی ہوتا ہے اور گنہگار مجرم، اس سے معلوم ہوگیا کہ نہ گناہ سے آدمی کافر

ہوتا ہے نہ بین بین رہ جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ کے پاس آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں، بظاہر کوئی یار و مددگار نہ ہو تو کیا پروا، اللہ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کرے گا، اُس کے پاس آسمانوں میں فرشتوں کا لشکر ہے، اور زمین میں مضبوط دل کے جان نثاران محمدی کا لشکر ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا جہاں کا علم ہے، جو کرتا ہے، حکمت سے کرتا ہے، مستحق کو، مخلص کو، کامل ایمان رکھنے والے کو فتح و نصرت عطا کرتا ہے۔

ترجمہ:- وہی (خدا) تو ہے جس نے سکینہ اُتارا (سکون و اطمینان عطا فرمایا) ایمانداروں کے دلوں میں، تا کہ ان کے (سابقہ) ایمان کے ساتھ اور ایمان کی ترقی ہو، اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے لشکر اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ تاکہ ایماندار مردوں اور عورتوں کو داخل کرے۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں۔ (وہ جنتیں کیسی ہیں؟) تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ اُن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ ایماندار لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ خَالِدِيْنَ ؛ یہ لفظ تو مَردوں کے لئے ہے۔ اور عورتوں کو؟ اس کا جواب یہ ہے، مَردوں کو عورتوں پر غالب کرکے ان کا تابع بنایا ہے۔ اور عورتیں بھی ہمیشہ جنت میں رہیں گی۔ وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ اور اُن ایمانداروں سے کچھ غلطی ہوگئی ہے تو اس کو بھی وہ معاف کرے۔ سَاءَ — يَسُوْءُ — سَوْءً۔ بُرا لگنا۔ سَيِّئَةٌ۔ گناہ۔ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اور ہے یہ اللہ کے پاس جنت میں داخل ہونا، غلطیوں کا معاف ہونا۔ فَوْزًا عَظِيْمًا ؛ بڑی کامیابی۔ فَازَ۔ يَفُوْزُ فَوْزًا۔ کامیاب ہونا۔ فائز المرام ہونا۔ عَظِيْمًا ؛ باعظمت۔ بزرگ۔ بڑی۔

ترجمہ:- تاکہ ایماندار مَردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں) ایماندار لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کا کفّارہ اور معافی ہوگی اور یہ اللہ کے پاس بڑی کامیابی ہے۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ ؛ تاکہ منافق مَردوں اور عورتوں کو، اور مشرک مَردوں اور عورتوں کو عذاب کرے۔ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؛ یہ بدمذہب لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا کیا بدگمانی رکھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؛ انہی پر تباہی کی گردش ہوگی۔ یہ بدگمانی آفتِ عظیم بن کر انہی کے اطراف گھومے گی۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ خدا ان پر غضبناک ہے وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہیں۔ وَلَعَنَهُمْ ؛ اور خدا نے ان پر لعنت بھی کردی ہے۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ۔ اَعَدَّ ؛ تیار کیا۔ اور ان کے لئے جہنّم تیار ہے۔ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؛ اور کیا بُرا انجام ہے۔

ترجمہ:- اور منافق مَردوں اور عورتوں، مشرک مَردوں اور عورتوں کے عذاب کرنے کے لئے جو اللہ سے بدگمانی رکھتے ہیں۔ اُن کی بدگمانی کا چکر اُن ہی پر پھرے گا، اللہ ان پر غضب ناک ہے (ناخوش ہے) اور اُن پر لعنت بھی کردی ہے جہنّم اُن کے لئے تیار ہے، اُن کا کیا بُرا انجام ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کے ہیں۔ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جُنُوْدُ جمع جُنْدٌ ؛ لشکر۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر۔ فرشتے بھی خدا کے ہیں۔ جن وانس سب خدا کے لشکر ہیں۔ پھر مشرکین اور منافقین کی پرواہ ہی کیا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ زبردست ہے اور عزت والا ہے۔ عزیز ہے سب کچھ کرسکتا ہے۔ مگر حکیم بھی ہے جو کرے گا حکمت کے مقتضیٰ کے مطابق ہوگا۔ ان ظالموں کو فوراً سزا دینے کی خواہش بے محل ہے۔

ترجمہ:- اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ باعزت وحکمت ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ ؛ یقیناً ہم نے تم کو بھیجا۔ شَاهِدًا ؛ دیکھنے والے۔ شہود رکھنے والے، گواہ، دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو حضرت ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ایک اور جگہ ہے۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز تم کو تکلیف دیتی ہے وہ رسول اللہ پر دشوار گزرتی ہے۔ دوسروں سے سن کر بیان کرنے والے کو شَاهِدٌ عَلَى الشَّاهِدِ کہتے ہیں جو اصلی اور بلا واسطہ گواہ بننے تیار نہیں۔ وَمُبَشِّرًا ؛ اور بشارت دینے والا۔ بشارتِ الٰہی ایسی خوشخبری اور مژدہ کو کہتے ہیں جس کا اثر بشرے یعنی چہرے پر پڑے۔ آدمی کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ جانوروں کی طرح انسان کے جسم پر زیادہ بال نہیں ہوتے۔ وَنَذِيْرًا ؛ خوفناک چیز کا ذکر کرنے والا۔ آنے والی آفت سے ڈرانے والا۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) ہم نے تم کو بھیجا (کیسا ؟) (اہلِ دنیا کو) دیکھنے والا۔ (اچھے کام کرنے والوں کو) بشارت اور مژدہ دینے والا (اور بدکاروں کو) ان کے انجام کی اطلاع دینے والا۔

صاحبو! اس آیت شریفہ میں لفظ شَاهِدًا آیا ہے۔ جو علم رسول اللہ ﷺ کو ظاہر کرتا ہے۔

حضرتؐ کا علم کیسا تھا؟ کن چیزوں کا تھا؟ یہ بات تشریح اور توضیح چاہتی ہے اس مقام پر بے دینوں نے بہت زہر اُگلا ہے۔ ہم ان خانہ خرابوں کے خیالات کو شمشیرِ تحقیق سے پارہ پارہ کردیں گے۔ سنو! اور غور سے سنو! سب سے پہلے اس بات پر غور کرو کہ اللہ کا وجود بالذات ہے اور رسولِ خدا ﷺ کا وجود بالعرض۔ اللہ کا علم بالذات پھر رسولِ خدا ﷺ کا علم۔ کون سا مسلمان رسول اللہ ﷺ کے علم کو اللہ کے علم کے مساوی سمجھتا ہے؟ حقیقتِ خداوندی مخلوقات کے دائرۂ علم سے خارج ہے وہ غیب الغیب اور وراء الورا ہے۔

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے ÷ آئینہ کیا مجال کہ صورت دکھا سکے

ہماری اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ معلومِ نبی بھی معلومِ الٰہی کے برابر نہیں۔ اتنا سمجھنے کے بعد کسی ہوشمند کے پاس شرک و کفر کا دروازہ ہی بند ہوجاتا ہے۔ حضرتؐ کے پاس جو کچھ ہے وہ سب عطیۂ الٰہی ہے۔ ذرا شانِ نبوت کو دیکھو!

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ ؛ خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ اللہ کی طرف نگاہ کرو تو وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ تم کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ علام الغیوب کا لحاظ کرتے، نسبت کرتے، بہت قلیل ہے۔ عطیۂ الٰہی کی طرف دیکھو تو وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ؛ تم کو جو کچھ معلوم نہ تھا اُن سب کا علم تم کو دیا اور تم پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

صاحبو! ایک انسان کو دوسرے پر علم ہی سے فضیلت اور برتری ہے۔ ہمارے پاس حضرت کو دیا ہوا علم سب سے زیادہ ہے۔

صاحبو! اس مسئلہ کے سلسلہ میں، علمِ غیب کا مسئلہ بھی آجاتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے اللہ کا علم، علمِ غیب نہیں ہے۔ کوئی چیز اُس سے غیب ہے ہی نہیں تو اس کا علم، علمِ غیب نہیں ہے کوئی چیز اس سے غیب ہے ہی نہیں تو اُس کا علم علمِ غیب کیونکر ہوگا۔ یہ علمِ غیب ہماری طرف نسبت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک علمِ غیب ہر مسلمان کو ہونا چاہئیے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ یعنی اللہ، فرشتے اور آسمانی کتابیں اور پیغمبر اور روزِ قیامت کا علم جو غیب کے قسم سے ہے، ہر شخص کو معلوم نہیں بلکہ اس سے غیب ہیں۔ یہ غیب اضافی ہیں۔ ایک چیز ایک شخص کو معلوم نہیں رہتی۔ پھر احساس یا تجربہ کے بعد معلوم ہوجاتی ہے، ایک شخص کو ایک بات معلوم ہوتی۔ غیبِ اضافی کا بندوں کو ہونا ناقابلِ انکار، مگر کسی مسلمان نے یہ دعویٰ کیا کہ میں تمام چیزوں کو جانتا ہوں۔ اگر وہ کہے بھی تو اس کا کل بعض ہی رہے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؛ مجھے اگلے پچھلے سب کا علم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام سابقین ولاحقین کو جو علم دیا ہے اُس سے حضرت کو سرفراز کیا، ہمارے پاس ایسا کہنا بھی شرک نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی ہم نے بیان کیا کہ نہ علمِ رسول علمِ الٰہی کے برابر ہے نہ معلوم نبوت معلومِ الٰہی کے برابر ہے تو پھر شرک ہوگا کس طرح؟ ذرائع علم بھی مختلف ہیں، کسی کو کوئی بات روحانی قوت سے، کشف سے، ہپناٹیزم سے معلوم ہوجاتی ہے تو اس سے ہوتا کیا ہے۔ تم کتنے اور تمہارے ساتھی کتنے؟ تم کیا تمہاری قوت کیا اور تمہارے دوستوں کی قوت کیا؟ مسلمان لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ کہتا ہے۔ اور شر سے بچنا، خیر کا حاصل کرنا، بغیر فضلِ الٰہی کے ممکن نہیں۔ یہ اِلَّا بِاللّٰهِ کا لفظ جو مسلمان کی زبان پر چڑھا ہوا ہے وہ شرک وکفر کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔

بعض غیب کی ایسی باتیں بھی ہیں ، جو عامۃ الناس کو راست ، بلاواسطہ نہیں معلوم ہوتیں ۔ بلکہ پیغمبر کے توسط سے اِن کے متبعین کو بھی کچھ معلوم ہوجاتا ہے ۔ جیسے کہ ابھی ہم نے کہا ، اللہ کا ، فرشتوں کا ، کتب کا ، پیغمبروں کا ، قیامت کا ، جنت اور دوزخ کا ہم کو علم ہوا ہے مگر کیسے ؟ پیغمبر ﷺ کے ذریعہ سے ۔ اُن کے طفیل سے ۔ لوگ بلاوجہ شدت کرتے ہیں اور علمِ غیب کے جاننے کو کفر و شرک سمجھتے ہیں ۔ اُن کے جلانے کو ہم بھی کہتے ہیں جس کو علمِ غیب نہیں وہ کافر ہے ۔ مشرک ہے ۔ کیونکہ وہ خدا کو جانتا ہے نہ فرشتوں سے کچھ ربط ہے نہ جنت ، دوزخ ہی کا قائل ہے ۔ ایسا علمِ غیب نہ رکھنے سے اسلام سے کوسوں دُور ہوجاتا ہے ۔ بعض ظالم رسولِ خدا ﷺ کو علمِ غیب سے موصوف سمجھنے کو شرک سمجھتے ہیں ۔ کوئی اِن ظالموں سے پوچھے کہ شیطان دل میں گھس کر ، ہمارے وساوس سے واقف ہوتا ہے کہ نہیں ؟ یہ بھی تو علمِ غیب ہے ۔ شیطان کا علمِ غیب رکھنا شرک نہیں ۔ مگر رسول اللہ ﷺ کو علمِ غیب کا ہونا شرک ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ ان لوگوں کو نہ قرآن سے ربط ہے نہ حدیث سے ، ذرا غور کرو ! وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۔ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ عام ہے ، سرکارِ نبوت ہمارے ہر کام سے واقف ہیں ، ہم بُرے کام کرتے ہیں تو حضرت کو اس سے تکلیف ہوتی ہے کیا یہ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے معنی نہیں ہیں ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ چھ چیزوں کا علم اللہ کے سوائے کسی کو نہیں ۔ (١) آدمی کب مرے گا ۔ (٢) کہاں مرے گا ۔ (٣) کس جگہ دفن ہوگا ۔ (۴) ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی ۔ (۵) کل کیا کھائے گا ۔ (٦) بارش کب ہوگی ۔ بے شک ان چھ چیزوں کا علم اللہ کے سوائے نہیں یعنی بالذات ۔ مگر اللہ اگر کسی کو اس علم سے واقف کرانا چاہتا ہے تو اس کا ہاتھ روکنے والا کون ہے ۔ ہمیشہ علمِ بالذات اور علمِ بالعرض میں فرق کرنا چاہیئے ۔ رسولِ خدا ﷺ تو ماشاء اللہ ! ان کے غلاموں کو بھی کچھ غیب کا علم ہوجاتا ہے ۔ اور اظہارِ مغیبات بزرگوں کی کرامت سے سمجھا جاتا ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو فقیروں کے نعلین اُٹھانے والے جانتے ہیں ۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؛ تم ان سے بولو جل جل کے مرو ، تم ہمارا تو کیا نقصان کرسکتے ہو ، خودکشی کر رہے ہو ، جاؤ " مالک " تمہارا منتظر ہے اس کو زیادہ انتظار کی زحمت نہ دو ۔ حدیث میں ہے کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ؛ جو جس کو چاہے اُس کے ساتھ تو جس کو چاہے اس کے ساتھ ۔ تم " مالک " کے پاس جاؤ ۔ ہم ہمارے آقا ، اور مالک کے پاس انشاء اللہ جائیں گے ۔

اِن ظالموں کے پاس خدا اتنا چھوٹا ہے کہ کسی کی تعریف کرو بس خدا کے برابر ہوگئی ، ہمارا خدا بہت بڑا خدا ہے ۔ تم اس حیدرآباد میں کتنے ؟ لاکھوں آدمی ہیں ۔ خوبصورت بھی ہیں دولتمند بھی ہیں ، خوشحال ہیں ۔ تمہارا حیدرآباد ہندوستان کے مقابلہ میں کیا ہے ۔ اللہ اکبر ! ہندوستان روئے زمین کے مقابلہ میں کیا ہے ؟ تمہاری زمین آفتاب کے سامنے کیا ہے ؟ اللہ اکبر ! تمہارا آفتاب کروڑ ہا کروڑ ، ارب ہا ارب تاروں کے مقابل جو ہر ایک تمہارے آفتاب سے بڑا ہے کیا چیز ہے ۔ کیا حقیقت رکھتا ہے ؟ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! ثُمَّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! کسی کی کتنی ہی تعریف کی جائے تو خدائے تعالیٰ کی تعریف کے سامنے کیا چیز ہے ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ؛ اس کے جیسا کوئی نہیں ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ کسی کا تقویٰ ، کسی کا عملِ صالح بغیر خدا کی مدد کے ممکن نہیں اور یہ ہر ایک مسلمان کا قول ہے ، پھر تم مسلمانوں پر کیوں بدگمانی کرتے ہو کہ وہ کسی کو خدا کے برابر سمجھتے ہیں ، یہ ساری خرابی تمہارے خدا کو چھوٹا سمجھنے کا نتیجہ ہے ۔ ہم نعرہ مارتے ہیں ۔ اللہ اکبر ! تم کو بُرا معلوم

ہو رہا ہے۔ ہوا کرے، ہمارا خدا بہت بڑا ہے، تم نہیں مانتے نہ مانو۔ بہت سے بے دین ایسے بھی ہیں جو سرے سے خدا کو مانتے ہی نہیں۔ کیا ان کے نہ ماننے سے خدا کے وجود میں کچھ فرق آ سکتا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

لِتُؤْمِنُوْا ؛ تاکہ تم ایمان لاؤ، تم کو یقین ہو جائے۔ اٰمَنَ ، یُؤْمِنُ ، اِیْمَانًا ؛ کے معنی ہیں امن دینا، پھر مخالفت نہ کرنے کا یقین ہونا۔ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول پر۔ ایک یقین سُنی سُنائی باتوں کا ہوتا ہے اور ایک یقین آنکھوں سے دیکھنے کا۔ اللہ رسول کا سُنا سنایا یقین تو ہے کہ آنکھوں سے دیکھنے کا بھی یقین حاصل کرو۔ جس کو ہم نے عین الیقین کہا ہے، ان کا حق الیقین کب ہوگا؟ جب تم ان کی تصویر ہو جاؤ گے۔

ع گر من گویم ز من تو ئی مقصودم

ع میں کہوں میں تو زباں سے مرے تو ہی نکلے

وَتُعَزِّرُوْهُ ؛ عَزَّرَ ۔ یُعَزِّرُ ۔ تَعْزِیْرًا ؛ مثل عَظَّمَ ، یُعَظِّمُ ، تَعْظِیْمًا و زنًا و مَعْنًا ۔ وَتُوَقِّرُوْهُ ؛ ان کی تعظیم و توقیر کرو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے اور ان کو پکارنے کے طریقوں کی تعلیم دیتا ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۔ (النور ۔ آیت ۶۲)

(لوگو! پیغمبر کو ایسا نہ پکارو، جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ ایک اور جگہ ہے۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ۔ (الحجرات ۔ آیت ۲)

مسلمانو! اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے اونچی مت کرو اور فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛

(الحجرات ۔ آیت ۴، ۵) جو لوگ تم کو پکارتے ہیں، حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر جاہل، غیر عاقل ہیں، اگر یہ لوگ صبر کرتے، انتظار کرتے، یہاں تک کہ تم خود ان کی طرف نکل کر آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا (خیر!) اللہ غفور رحیم ہے۔

رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں۔ ''اور میں پہلا شخص ہوں جو تمام پیغمبروں سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی قیامت کے دن۔ یہ واقعات ہیں۔ فخر نہیں ہے۔

''اور میں پہلا شخص ہوں جو جنت کے حلقے کو حرکت دے گا، کھڑکھڑائے گا، پھر اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کے دروازے کو کھول دے گا۔ اور میں داخل ہوں گا، اور میرے ساتھ مسلمانوں کے فقیر ہوں گے اور یہ بھی کچھ فخر نہیں ہے۔

(صاحبو! فقیر کون ہوتے ہیں؟ جو کچھ نہیں رکھتے۔ اُن کا قول ہے۔ اللہ بس باقی ہوس)

''اور خدا کے پاس اگلے پچھلوں سے زیادہ بزرگ ہوں اور یہ بھی کوئی فخر نہیں ہے''۔ (ترمذی ۔ دارمی ۔ مشکوٰۃ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " اللہ نے مجھے پورے مکارمِ اخلاق کے ساتھ، محاسن افعال کے ساتھ پیدا کیا (یہ حدیث شرح السنہ میں ہے)۔

وازعؓ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مدینہ پہنچے اور لوگ کہنے لگے وہ رسول اللہ (ﷺ) ہیں، پھر ہم نے ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر پکڑے اور بوسہ دینے لگے (بخاری۔ادب مفرد)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ تمہارے سامنے آتے اور تم ان کی اتباع کرتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہوجاتے سیدھے راستے سے۔ موسیٰ اگر ہوتے اور میرے نبوت کے زمانہ کو پاتے تو میرے تابع ہوتے (عن جابرؓ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! میرے لئے " وسیلہ " کے لئے دُعا کرو" لوگوں نے عرض کیا " یا رسول اللہ " وسیلہ " کیا ہے" فرمایا " جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کو سوائے ایک آدمی کے دوسرا نہیں لے سکتا میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا"۔

صاحبو! بعض صاحب لوگوں کے دل کے اوپر ایک ہی آنکھ ہے۔ اُس ایک آنکھ سے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تو پڑھا جاتا ہے مگر "یُوْحٰی اِلَیَّ" نہیں پڑھا جاتا۔ یہ لوگ دجّال صفت ہیں ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں اور دوسری آنکھ تو ہے ہی نہیں۔

صاحبو! بادشاہ کہے میں تمہارا بھائی ہوں تو یہ ان کی عنایت ہے، ان کا کرم ہے۔ اگر تم بھی بادشاہ سے کہو بھائی صاحب ذرا میری بات تو سنو! تب کیا ہوگا؟ کوتوالی والے ہوں گے۔ مردھے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں ڈنڈا ہوگا اور آپ کی پشتِ زیرین پر پڑتا ہوگا۔ آج کل حریت، مساوات، جمہوریت کا دور دورہ ہے مگر ذرا صدر کانگریس کی مجلس میں، جمہوریت اور مساوات کے دعوے کے ساتھ گھس تو جاؤ کیا ہوگا؟ نمبر کا سپاہی آپ کو گردنی پلاؤ کھلاتا ہوا گیٹ کے باہر کردے گا۔

یہ بدنصیب کہتے ہیں کہ پیغمبر بھی ہمارے جیسے آدمی ہیں۔ اتنا ہی نا! پیغمبر بھی تو آدمی ہیں ہم اُن کی اتنی ہی تعظیم کریں گے جتنا کہ بڑے بھائی کی تعظیم ہوسکتی ہے۔ وہ بھی کھانا کھاتے تھے، پانی پیتے تھے ہمارے جیسے آدمی تھے۔ ایک صاحب کی جو ایسا خیال رکھتے تھے۔ مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا کہ " آپ کے والدِ ماجد" حیوان اور جاندار ہونے میں خنزیر کے برابر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ صاحب اولاد ہونے میں کُتیا کے برابر ہیں"۔ میں ان سے مساوات کی صورتیں بیان کرتا جاتا تھا اور غصہ و ناخوشی سے ان کا چہرہ سیاہ ہوتا جارہا تھا۔ میں نے کہا سنو صاحب! آپ کے بزرگوں کی دیگر اشیاء کے ساتھ ایک مشترک بات کا ذکر کررہا تھا تو آپ کے چہرے پر غضب اور ناخوشی کے آثار ظاہر ہورہے تھے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی واقعی اور مشترک صفت کو بیان کیا جائے تو ہم عاشقانِ محمدی کو سخت ناگوار گزرتا ہے۔ مگر سنو! کفار، پیغمبر کو کیا کہتے تھے؟ " مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ "۔ اس پیغمبر کو کیا فضیلت ہے، ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں، بازاروں میں پھرتے ہیں۔ مگر دیکھو فاروق اعظمؓ خطبۂ خلافت میں کیا فرمارہے ہیں۔

كُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ؛ میں ان کا بندہ تھا، خادم تھا۔ اور علی مرتضٰی شیرِ خدا سے ایک یہودی نے چند سوالات کئے۔ آپ نے اس کو تشفی بخش جوابات دیئے۔ اس نے پوچھا۔ أَاَنْتَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ ؛ کیا تم پیغمبروں میں کے ایک پیغمبر ہو؟ آپ نے فرمایا: وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ ؛ تجھ پر افسوس ہے، ارے میں محمدؐ کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں۔ یہیں سے ایک اور مسئلہ چھڑ جاتا ہے کہ عبدالنبی اور بندۂ علی کہنا شرک اور کفر ہے؟ واضح ہو کہ عبد، بندے، غلام کا لفظ مختلف مقامات پر مستعمل ہوتا ہے۔ عبد کے ایک معنی مخلوق کے ہیں جو کسی آدمی کے لئے دُرست نہیں کیونکہ سب مخلوقِ خدا ہیں کوئی مخلوق کسی مخلوق کو نہیں پیدا کرسکتا۔ دوم زر خرید یا غلام، تمام فقہ کی کتابیں عبدِ ماذون، مکاتب وغیرہ سے بھری ہوئی ہیں۔ عبدِ محمد، غلامِ محمد، عبدالعلی، بندۂ علی، یہ نام تو شرعی غلام پر صادق آتا ہے۔ عبدالنبی۔ غلام علی، یہ سب حضرت کے غلاموں کا حصّہ ہے۔ میں عبدالنبی یا غلامِ محمد ہوتا، جیسا کہ بلالؓ تھے تو آسمانِ صحابیت پر بدر بن کے چمکتا۔ غلامِ علی ہوتا تو تابعی تو ضرور ہوتا، میری اتنی بڑی قسمت کہاں تھی کہ صحابی یا تابعی ہوتا۔ بلالؓ اور قنبر کہاں اور میں کہاں۔ سوم۔ عبد۔ غلام۔ بندہ یعنی مطیع و فرماں بردار، اس طرح معنی کر کے عبدالنبی، غلام محمد، غلام علی ہونا چاہیئے۔ جو رسولِ خدا ﷺ کا مطیع و فرمانبردار نہیں وہ عبدالنبی ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؛ خدا کی، رسول کی، صاحب حکم کی اطاعت ضرور ہے بلکہ میرے مرشد میرے حق میں اولی الامر میں سے تھے۔ اس لئے میں عبدِ صدیق، غلامِ صدیق، بندۂ صدیق ہوں۔ ایک بات یاد رکھو! غلام کے اصلی معنی ہیں لڑکے کے۔ غلام کا لفظ مخلوق کے معنی میں کبھی مستعمل نہیں ہوا۔ لہذا غلام علی، غلام نبی بولنا شرک سے کوسوں دُور ہے۔ ایک اور بات یاد رکھو! اگر ننانوے پہلو شرک و کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلام کا ہو تو ہرگز ایسا کہنے والے کو کافر مشرک نہیں کہہ سکتے۔ ناظم عدالت کہتا ہے، شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جائے گا جب تک کوئی بات یقینی اور قطعی نہ ہو اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو۔ وَتُسَبِّحُوْهُ ؛ اس سے پہلے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر رسولِ خدا ﷺ کی طرف پھرتی تھی۔ تُسَبِّحُوْهُ۔ کی ضمیر اللہ تعالٰی کی طرف پھیری جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کے بے عیب ہونے کو بیان کرتے ہو۔ مگر اس میں انتشارِ ضمائر ہے۔ اگر انتشارِ ضمائر سے بچنا چاہتے ہو اور ضمیر کو حضرت ﷺ کی طرف پھیرنے کا ارادہ ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہ بدنفس، دشمنِ خدا و رسولِ خدا ﷺ پر جو جھوٹے الزامات لگاتے ہیں جو گستاخیاں اس جنابِ پاک کے ساتھ کرتے ہیں، اس سے پاک اور بَری ہونے کو ظاہر کرو۔ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ؛ صبح کو اور دن ڈھلے۔ ایک شخص نے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اپنے فرصت کے وقت کا پاؤ حصّہ درود پڑھتا رہوں، حضرت نے فرمایا "اچھا ہے اگر اور زیادہ کرے" اس نے کہا نصف وقت۔ حضرتؐ نے فرمایا "یا اور زیادہ کرے تو اچھا ہے"۔ اس نے عرض کیا تمام وقت درود پڑھتا رہوں، حضرتؐ نے فرمایا اب تو تیرے سب کام اچھے ہی ہوجائیں گے اور اللہ تیرے کام کے لئے کافی ہوگا"۔

لفظ عبد کی تحقیق

ترجمہ:- (محمد! ہم نے تم کو پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا ہے) کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں، تعظیم و توقیر کریں ان کو پاک سمجھیں۔ (یا اللہ کی پاکی بیان کریں) اور صبح سویرے اور رات کو تسبیح کریں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ

فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَـٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ ع ۹

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یُبَایِعُوْنَکَ ؛ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؛ وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ؛ ان کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے ۔ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ؛ پھر جو بدعہدی کرے ، بیعت توڑ دے ۔ اس کا بیعت توڑنا خود اُس کے لئے نقصان دہ ہے ۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ ؛ اور جس نے پورا کیا اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا ۔ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ تو اس کو اللہ عنقریب اجرِ عظیم عطا کرے گا ۔ بڑا ثواب دے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں ۔ خدا ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو خلافِ عہد کام کرے اس خلاف کا بُرا اثر خود اُسی پر پڑے گا اور جس نے اللہ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرے تو عنقریب اس کو اللہ اجرِ عظیم عطا کرے گا ۔

صاحبو ! بیعت کے معنٰی بیچنے کے ہیں ۔ پھر ہر اہم معاہدہ کو بیعت کہتے ہیں ۔ بیعت میں ہوتا کیا ہے ؟ اللہ تعالٰی فرماتا ہے ۔ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَہُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُہْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْہِنَّ وَاَرْجُلِہِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْہُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَہُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

(الممتحنۃ ۔ آیت ۱۲)

اس آیت میں عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے ۔ اُن سے معاہدہ کس طرح کیا جائے گا ۔ اس کا بیان ہے :
اے پیغمبر ! تمہارے پاس ایماندار عورتیں تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ سرقہ (چوری) کریں گی ۔ اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ بہتان اور تہمت لگائیں گی ۔ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے (یعنی کھلم کھلا) اور نہ تمہاری نافرمانی کریں گی کسی اچھی بات میں (ایسی بات میں جو دستور کے موافق ہے ، جس کو سب جانتے ہیں) تو ان سے بیعت لو اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو ۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ''۔

حدیث شریف میں ہے اور اس حدیث کی عبادہ بن صامت نے روایت کی ہے (حم ق ت ن)

عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُہْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ اَوْفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا

فَأُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُوْرٌ ۔ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ ۔ (رواہ احمد فی مسندہ، متفق علیہ ترمذی ونسائی)

" (میں تم سے بیعت لیتا ہوں) کہ تم کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بناؤ، اور نہ چوری کرو، اور نہ زنا کرو، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو اور نہ رو در رو ہاتھ پاؤں کے سامنے افترا اور بہتان باندھو اور نہ میری نافرمانی کرو کسی اچھی بات میں پھر جو عہد کو برقرار رکھے اور جس کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا پورا کرے۔ اس کا اجر اللہ پر لازم ہے۔ اللہ اس کو ثواب سے سرفراز کرے گا۔ پھر اگر اس میں کوئی کرنے کی بات نہ کرے اور نہ کرنے کی بات کرے اور اس میں وہ گرفتار ہو، دنیا میں کوئی سزا ہو جائے تو اس کے لئے کفارہ ہے اور پاک صاف کرنے والی بات ہے۔ اور اگر اللہ اس کو ڈھانپ دے تو یہ بات اللہ کی مرضی پر موقوف ہ چاہے اس کو عذاب کرے یا چاہے تو مغفرت کرے"۔

صاحبو! عورتوں سے کس طرح بیعت لی جاتی ہے۔ صرف زبان سے اقرار کرلینا بھی کافی ہے۔ کسی آدمی کے ذریعہ سے بیعت لینا بھی جائز ہے۔ بزرگانِ طریقت لگن میں پانی رکھتے ہیں، ایک طرف بیعت لینے والا ہاتھ رکھتا ہے اور ایک طرف بیعت کرنے والی عورت ہاتھ رکھتی ہے، بعض حضرات اپنی چادر یا رومال کا سرا خود پکڑتے ہیں اور دوسرا سرا عورت پکڑتی ہے۔ مرد لوگ بیعت لینے والے کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہیں۔ کس بات پر بیعت لی جاتی ہے؟ اس سے پہلے کی آیت اور حدیث میں بعض امور کا ذکر ہے۔ مگر رسولِ خدا ﷺ جنگ کے وقت بھی بیعت لیتے تھے، بعض سے اس بات پر بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں گے۔ ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ اگر اونٹ پر سوار ہیں مہار گرگئی ہے، ہاتھ سے نکل گئی ہو تو اونٹ کو بٹھا کر اس سے اُتر کر اونٹ کی مہار لے لیتے مگر کسی سے یہ نہ کہتے کہ ذرا مجھے اونٹ کی مہار دے دو۔ رسولِ خدا ﷺ محبت پر بھی بیعت لیتے تھے بہرحال جو مہم سامنے آتی اس کے متعلق پابندی سے قائم رہنے کے لئے بیعت لیتے۔ کیا توبہ اور استغفار پڑھنا کافی نہیں ہے؟

صاحبو! یہاں وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ہے۔ پیغمبر کے مغفرت طلب کرنے کا بھی ذکر ہے ایک دوسری جگہ:-

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء آیت ۶۴)

" اگر یہ لوگ جب کہ اپنے اوپر انھوں نے ظلم اور نہ کرنے کا کام کیا ہے اور وہ پھر تمہارے پاس حاضر ہوں پھر وہ استغفار کریں اور پیغمبر بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے"۔

جب تک دنیا میں رسولِ خدا ﷺ جلوہ فرما تھے گناہگاروں کے لئے مغفرت طلب فرماتے تھے اور جب کہ گناہگاروں کے آنکھوں سے پردہ کئے ہیں تو ان کا خلیفہ، ان کا نائب، ان کا قائم مقام لوگوں سے بیعت بھی لے گا اور دُعائے مغفرت بھی کرے گا۔ اس سے کیا ثابت ہوا؟ مشائخینِ کرام اپنے مُریدوں سے جو بیعت لیتے ہیں۔ یہ اس کا ماخذ ہے۔ سلسلۂ سخن میں قائم مقامی اور خلافت کا بھی مسئلہ آجاتا ہے۔ خلیفہ وہ ہے جو مُسْتَخْلِف (یعنی اصل شخص جو بیعت لینے والا ہے) کا کام

دینے والا ہو۔ لہٰذا خلیفہ میں اصل شخص کے اہم صفات ہوں۔ اور وہ اپنے رنگ پر رنگین کرسکتا ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن، حدیث، فقہ کے لئے جو ضروری چیزیں ہیں، اس سے واقف ہو اور دوسروں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ بیعت کرے تو کس کے ہاتھ پر؟ بعض علماء کا قول تو بیان کرچکا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تم اس شخص کے پاس بیٹھو جس کے پاس تمہارے خطرات بند ہوجائیں یا کم سے کم ہوجائیں تو ایسے شخص کی صحبت اور اس کے پاس بیٹھنا مفید ہوسکتا ہے۔ بعض لوگ اپنا اثر دوسروں پر ڈالتے ہیں اور اپنی قوتِ قلبی سے اور اپنے ذاتی اثر سے دوسروں کے خطرات اور دوسروں کے بُرے تحریکات اور گناہوں کی تاریکی اور سیاہی دور کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور ان کے فیضِ صحبت سے لوگ دُرست ہوتے جاتے ہیں، انگریزی الفاظ میں پہلی صورت کو اٹنشن (Attention) اور اپنا ول پور (Will Power) ڈالنا کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت کو تموج یا ویبریشن (Vibration) کہتے ہیں۔ اسی واسطہ بزرگانِ طریقت کہتے ہیں۔ صحبتِ صالح ترا صالح کند۔ صحبتِ طالح ترا طالح کند۔ خلافت میں اصل صحبت اور تعلیم ہے جو گزشتہ زمانہ میں بیعت لینے کو بغاوت اور جنگ کی ایک صورت پیدا کرنا سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے اپنا جبہ یا ٹوپی پہنا دیتے تھے۔ بہرحال خلافت اور قائم مقامی کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بعض حضرات اپنے شاگرد اور مُرید کو تربیت کرکے چھوڑ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ تم میرے قائم مقام ہو۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ سو (۱۰۰) ڈیڑھ سو برس بلکہ اس سے زیادہ زمانے کے بعد ایک بڑے بزرگ نے کسی کو اپنے فیض سے مالا مال کردیا جیسے امام جعفر صادقؒ سے ڈیڑھ سو برس بعد بایزیدؒ کی تربیت ہوئی اور وہ امام سے مستفید ہوئے۔ ایسی صورت کو طریقۂ اویسی کہتے ہیں۔ بعض حضرات اپنی جانماز دیتے ہیں اور اپنی تعلیم کی کتاب دیتے ہیں۔ بعض دفعہ چند شیوخ جمع ہوکر طالب کے سر پر شیخ کا عمامہ باندھ دیتے ہیں اور اس میں دیگر حضرات بھی ہاتھ لگاتے ہیں۔

سجادہ جانماز کو کہتے ہیں اور اس قائم مقام اور خلیفہ کو سجادہ نشین۔ اور آج کل تو سجادہ ہی کہتے ہیں۔ یہ سب خلیفۂ رسول ہیں۔ قائم مقامی کی نشر و اشاعت ہے۔ آج کل معنٰی سے بعد ہوتا جارہا ہے۔ غرض کہ مقصدِ اصلی سے دوری کی وجہ سے صورت رہ گئی ہے اور سیرت گُم ہوگئی ہے۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنے کا بڑا ہی اثر ہے۔ اگر بیچ والے لائق نہ ہوں تو اوپر والے سنبھال لیتے ہیں۔ مسئلہ کی شرح پھیلے چلے جارہی ہے۔ اس لئے آخر میں چند ضروری باتیں بیان کردیتا ہوں۔

یہ بیعت کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ میں نے اس سے پہلے بیان کردیا ہے کہ صرف بیعت کرنے سے کام نہیں نکلتا بلکہ پیغمبر کا دُعائے مغفرت کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کا فائدہ پوچھتے ہو۔ دُعائے مغفرت کو ستر (۷۰) مرتبہ بھی کی جائے تو زیادہ نہیں۔ میں نے یہ بھی بیان کردیا ہے کہ بیعت توبہ کی ایک صورت ہے اور توبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ۔ (الشوریٰ آیت ۲۵) ”اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے“ مغفرت کے معنی ہیں گناہوں کو چھپا دینا، اُن کو ظاہر نہ ہونے دینا کہ گنہگار رسوا ہوجائیں۔ اور عفو کے معنی یہ ہیں کہ گناہوں کو مٹا ہی دیں کہ داغ دھبہ باقی نہ رہے۔ توبہ کی اعلیٰ صورت یہ ہے کہ: **فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ**

سَیِّـاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ (الفرقان ۔ آیت ۷۰) خدائے تعالیٰ کریم الکرام گناہوں کو نیکی سے بدل بھی دیتا ہے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایسا اس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جس پر ''سرِّ قدر'' کھل جائے اور اس کا ارادہ فنا ہوجائے ۔

واضح ہو کہ اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی کئی حالتیں ہیں ۔ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ۔ (الاحقاف آیت ۹) مجھے نہیں معلوم کہ اللہ میرے ساتھ کیا کرتا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ۔ یہ خدائے تعالیٰ کی اس شان کی نسبت کرتے ہے کہ هٰـذِهٖ لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَهٰذِهٖ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِیْ ۔ ''یہ جنت کا حصہ ہے اور مجھے کیا پروا ہے، اور یہ دوزخ کا حصہ ہے مجھے کیا پروا (حدیث قدسی) اس ارشاد لا ابالی سے سب پریشان ہیں، حضور کی ایک اور شان ہے جو سراپا اطاعت، فرمانبرداری کی ہے تیرا جو حکم، تیری جو مرضی، اس کا کیا نتیجہ؟ اِنَّ الَّـذِیْـنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (الفتح آیت ۱۰) '' جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں وہ میرے ہی ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں ۔ خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے''۔ یہ شانِ عبدیت ہے ۔ ایک اور شان یا ایک اور حال ہے ۔ لِیْ مَعَ اللّٰـهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؛ ''میرا اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت بھی ہے کہ وہاں مقرب فرشتے، مرسل پیغمبر کی گنجائش نہیں''۔

ذرا سمجھو، رسولِ خدا ﷺ بھی تو نبی مرسل ہیں وہاں ان کی بھی گنجائش باقی نہیں ہے ۔ ایک روایت میں ایسا بھی آیا ہے: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ دربارِ نبوت میں حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ مَــــنْ؟ حضرت ام المومنین نے عرض کیا، عائشہ، سرکار نے فرمایا ۔ مَنْ عَائِشَة؟ بیوی نے عرض کیا، بِنْتُ صِدِّیْق ؛ دربارِ نبوت سے پھر پوچھا گیا ۔ مَنْ صِدِّیْق ؛ ام المومنین نے عرض کیا، صـدیـق مـحـمّـد پھر سوال کیا گیا ۔ مَـنْ مـحـمّـد ؛ یہ شان دیکھ کر حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہؓ وہاں سے چلی گئیں ۔

سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ کَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۱﴾

سَیَقُوْلُ لَکَ ؛ عنقریب تم سے کہیں گے ۔ مُخَلَّف ؛ وہ شخص جو پیچھے رہ گیا ہو، خلف پیچھے ۔ خلیفہ، اصل شخص کا کام کرنے والا ۔ اَلْمُخَلَّفُوْنَ ؛ وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے ہیں ۔ مِنَ الْاَعْرَابِ ؛ دیہاتی ۔ عرب ایک قوم کا نام جو شہر باش ہے اس کا واحد عَرَبِیٌّ ، عَرَبٌ کی جمع عروب نہیں ہے اَعْرَابٌ ؛ دیہاتی، اس کا واحد اعرابی ہے ۔ شَغَلَتْنَا ؛ ہم کو روک لیا، مشغول کردیا ۔ فرصت نہ دی ۔ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا ؛ اموال جمع مال، اس واسطے کہ لوگوں کا دل اُس کی طرف مائل ہوتا ہے ۔ اَهْلُوْنَا جمع اَهْل ؛ ہمارے اہل وعیال ۔ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ؛ اس غفلت اور نامناسب مشغولیت کی وجہ سے ہمارے لئے دُعائے

مغفرت فرمائیے ۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ ؛ زبان سے تو کہتے ہیں ۔ مَالَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ جو ان لوگوں کے دلوں میں نہیں ہے، ان کو اپنی غلطیوں پر دلی شرمندگی ہے ۔ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ ؛ تم کہو کس کی مِلک میں تم ہو ۔ کس کے ہاتھ میں ہے ۔ کون اختیار رکھتا ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ خدا کے سامنے کسی چیز کا ۔ اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا ؛ اگر تم کو ضرر دینے کا ارادہ کرے ۔ تم کو نقصان پہنچانے کا اِرادہ کرے ۔ اَوْاَرَادَبِكُمْ نَفْعًا ؛ یا تم کو نفع دینے کا اِرادہ کرے ۔ بَلْ كَانَ اللّٰهُ ؛ بلکہ اللہ تعالیٰ ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ پہلے ہی سے تمہارے اعمال سے، تمہارے کاموں سے باخبر، واقف، مطلع ہے ۔

ترجمہ :- یہ دیہاتی لوگ جو حاضر نہیں ہیں کہیں گے ہم کو ہمارے مال و عیال نے فرصت نہیں دی ۔ لہٰذا آپ ہمارے لئے مغفرت اور معافی کی دُعا کیجئے ۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کر رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے (یعنی غفلت کی معافی) تم کہو خدا کے سامنے کون سی چیز کس کے اختیار میں ہے ۔ اگر خدا تم کو ضرر دینا چاہے یا نفع پہنچانے کا اِرادہ کرے ۔ اللہ تو تمہارے تمام کاموں سے پہلے ہی سے باخبر ہے، (تمہارے جھوٹے عذروں سے پہلے ہی واقف ہے) ۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

بَلْ ظَنَنْتُمْ ؛ بلکہ تم تو یوں سمجھ رہے تھے ۔ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ کہ رسول اور ایماندار لوگ زندہ سلامت ہرگز واپس نہ ہوں گے ۔ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا ؛ اپنے گھر والوں اور متعلقین کے پاس ہرگز نہ واپس ہوں گے ۔ وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ؛ اور یہ بات تمہارے دلوں میں زینت اور اچھی معلوم ہو رہی تھی اور تم نے کیا کیا بُرے گمان کئے تھے ۔ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ؛ (قَامَ ۔ يَقُوْمُ ۔ قَوْمًا) ۔ کھڑا ہونا قوم وہ لوگ جن کی مدد پر اس کا قیام ہے) اور تم ہو برباد ہونے والی قوم، اور تم ایسی قوم ہو جو برباد ہونے والی تھی ۔

ترجمہ :- بلکہ تم نے خوب سمجھ رکھا تھا کہ رسول اللہ اور ایماندار لوگ اپنے متعلقین کے پاس ہرگز زندہ سلامت (نہ پہنچیں گے) واپس نہ ہوں گے اور یہ تمہارے دلوں میں کیا بدگمانی جائے گیر ہو گئی تھی اور تم نے کیا کیا بُرے گمان کئے تھے ۔ اور تم برباد ہونے والی قوم تھے ۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اور جو شخص اسلام ، اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ۔ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ تو ہم نے کافروں کے لئے تیار رکھی ہے ۔ سَعِيْرًا ؛ مشتعل آگ ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے ۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑭

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور آسمان اور زمین کی حکومت ، بادشاہی اللہ ہی کی ہے ۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ؛ جس کو چاہے مغفرت کرے ، معاف کرے ۔ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ؛ جس کو چاہے عذاب کرے ۔ مگر منصف ہے ، عادل ہے ، اچھے کو بخشتا ہے ۔ بُرے پر عذاب کرتا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اللہ تو غفور رحیم ہی ہے ، بخشنا اس کا کام ہے ۔ رحیم اس کا نام ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی کے لئے ہے آسمان اور زمین کی حکومت ، جس کو چاہے بخشے ، جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ ہی ہے غفور رحیم ۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑮

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ ؛ عنقریب پیچھے رہ جانے والے کہیں گے ۔ اِذَا انْطَلَقْتُمْ ؛ جب تم چلو ۔ اِلٰى مَغَانِمَ ؛ جمع مَغْنَمٌ ۔ مالِ غنیمت ، شکست یافتہ دشمن کا مال ۔ لِتَاْخُذُوْهَا ؛ تاکہ تم اس کو لے لو ۔ ذَرُوْنَا ؛ ہم کو چھوڑ دو ۔ نَتَّبِعْكُمْ ؛ ہم تمہارے پیچھے پیچھے رہیں ، تمہاری اتباع کریں ۔ يُرِيْدُوْنَ ؛ ارادہ کرتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؛ بدل دیں فرمودۂ خدا کو ۔ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا ، تم کہو ! تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ گے ، ہماری اتباع نہ کرو گے ۔ كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ (ذٰلِکَ اور ذٰلِکُمْ کے معنی میں کیا فرق ہے؟ دونوں کے معنی "وہ" کے ہیں ۔ مخاطب یعنی جس سے گفتگو کر رہے ہیں ایک ہے تو ذٰلِکَ ۔ اور بہت سے ہیں تو ذٰلِکُمْ ۔ بہرحال دونوں کے معنی "وہ" کے ہیں ۔ کُمْ کے لئے محل اعراب کچھ نہیں) ایسا ہی اللہ تعالیٰ فرمایا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ ؛ پھر عنقریب کہیں گے ۔ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؛ بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو ۔ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں ۔ فِقْهٌ ۔ سمجھنا ۔ فَقِيْهٌ ۔ سمجھدار ۔ سمجھ والا ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے کہیں گے، جب تم مالِ غنیمت لینے کے لئے جاؤ گے ہم کو بھی تم اپنے ساتھ چلنے دو ۔ یہ لوگ فرمودۂ خدا کو بدل دینا چاہتے ہیں (پیغمبر!) تم کہو تم کبھی ہمارے ساتھ نہ آؤ گے (ہماری اتباع نہ کرو گے) خدا نے اس سے پہلے ہی ایسا فرما دیا تھا ۔ پھر یہ کہیں گے بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو ۔ بلکہ یہ لوگ بہت کم سمجھتے ہیں ۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ ؛ پیغمبر! ان پیچھے رہ جانے والوں سے کہو ۔ مِنَ الْاَعْرَابِ ؛ عرب دیہاتیوں سے ۔ سَتُدْعَوْنَ ؛ آئندہ تم بُلائے جاؤ گے ۔ اِلٰی قَوْمٍ ؛ ایک قوم کی طرف ۔ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ ؛ بڑی ہی قوت والے ۔ بَاْسٌ ۔ قوت ۔ تُقَاتِلُوْنَهُمْ ؛ تم اُن سے لڑو گے ۔ مقاتلہ کرو گے ۔ اَوْ یُسْلِمُوْنَ ؛ یا وہ مسلمان ہو جائیں گے ۔ فَاِنْ تُطِیْعُوْا ؛ پھر اگر تم اطاعت کرو گے، حکم مانو گے، مسلمان ہو جاؤ گے ۔ یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ؛ اللہ تم کو اچھا بدلہ، عمدہ اجر دے گا ۔ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا ؛ اور اگر پلٹ جاؤ گے ۔ كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ ؛ جیسا کہ پلٹ گئے تھے اس سے پہلے ۔ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ؛ تو تم کو المناک عذاب دے گا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) ان پیچھے رہ جانے والے عرب دیہاتیوں سے کہو آئندہ تم ایک زبردست قوم کی طرف بُلائے جاؤ گے پھر تم کو اُن سے لڑنا ہوگا ۔ یا وہ مسلمان ہو جائیں گے ۔ پھر اگر تم اطاعت کرو تو اللہ تم کو اچھا اجر عطا کرے گا ۔ اور اگر پہلے کی طرح منہ پھیرو تو تم کو المناک عذاب دے گا ۔ (تم کو دردناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا) ۔

صاحبو! یہ کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۔ حق تعالیٰ فارس یعنی ایران کے لوگوں کو جن کی سلطنت بڑی زبردست تھی اور وہ ملک حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوا ۔ اور دیہاتی عربوں کو فرماتا ہے کہ تم کو آئندہ ایرانیوں سے لڑنا ہے اور فاروقی اور عثمانی سپاہی تم کو بے لڑے نہ چھوڑیں گے ۔ یا تو تم کو قوی دل مسلمانوں کے ساتھ ہو کر لڑنا پڑے گا یا آئندہ بھی جنگ سے جی چراؤ جس طرح کہ پہلے حیلے حوالے کر کے جنگ سے بچتے رہے ہو ۔ تو اللہ تم پر دردناک عذاب نازل کرے گا ۔

صاحبو! یہ پیش گوئی ہے فاروقی اور عثمانی فوج کے فتوحات کی ۔ اور یہ بھی فاروقی ، عثمانی فوجیں ان دو صاحبوں کے زیرِ حکم حق پر تھے ۔ کیونکہ ان کا ساتھ نہ دینے والوں پر عذاب آئے گا ۔

جھوٹے حیلے کام نہیں آتے ۔ کوئی صحیح عذر ہو تو البتہ وہ قابلِ قبول ہے لہذا فرماتا ہے :-

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝١٧

ربع ۲ / ۱۰ النصف

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ ؛ نابینا ، اندھا ، اگر جنگ میں حاضر نہ ہو کوئی حرج نہیں ۔ تکلیف نہیں ۔ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ ؛ لنگڑے کو بھی کوئی مجبور نہیں کرتا ۔ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؛ اور بیمار پر بھی کوئی حرج نہیں ۔ کوئی سختی نہیں ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اللہ اس کو يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ؛ ایسی جنتوں اور باغوں میں داخل کرے گا جو سدا سرسبز ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؛ اور اُن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ ؛ اور جو جنگ سے منہ پھیرے اور حاضرِ جنگ گاہ نہ ہو ۔ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ؛ تو اس کو اللہ تعالیٰ درد والمناک عذاب میں مبتلا کرے گا ۔

ترجمہ :- نابینا پر کوئی حرج نہیں ۔ نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے نہ مریض پر کسی قِسم کی سختی ہے ۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو منہ پھیرے (اور حاضرِ جنگ گاہ نہ ہو) اس کو عذابِ الیم میں مبتلا کرے گا ۔

یہ ہم نے بیان کیا ہے کہ جنگِ بدر میں عتبہ ، شیبہ ولید ابن مغیرۃ اور ابو جہل مارے گئے ۔ کفارِ قریش نے اس کے انتقام کے خیال سے بڑی بھاری فوج لے کر اُحد کے پاس مدینہ پر چڑھائی کی ۔ وحشی نامی ایک شخص نے جو ایک پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا حربہ یعنی چھوٹا نیزہ حضرت حمزہؓ کے کوکھ پر پھینکا اور آپ نے وہیں جامِ شہادت نوش کیا ۔ ایک کافر اپنے گھوڑے کو خوب ملتا اور دانہ چارہ دیتا تھا ۔ حضرت ﷺ نے پوچھا کہ گھوڑے پر اتنا اہتمام کیوں کرتا ہے تو اس نے کہا اس پر سوار ہو کر تم سے لڑوں گا اور تم کو مار ڈالوں گا ۔ یہی شخص اُحد کی لڑائی میں حضرت سے لڑنے نکلتا ہے ۔ جان نثارانِ نبوت اُس پر دوڑ پڑتے ہیں ۔ حضرت فرماتے ہیں اُسے مت روکو ۔ میری طرف آنے دو ۔ جب وہ قریب آجاتا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ ''کفن بیت'' کی اَنی مارتے ہیں اور وہ ڈھیر ہو کر رہ جاتا ہے پھر گھمسان لڑائی ہونے لگتی ہے ۔ کافروں کو شکست ہوتی ہے ۔ ☆

صاحبو! اُحد کی لڑائی کے بعد جو بالکل بے نتیجہ تھی پہلے دفعہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ۔ پھر جب مسلمانوں نے اس مقام پر سے جہاں پچاس آدمیوں کو رسولِ خدا ﷺ نے بٹھایا تھا اُٹھ کر مالِ غنیمت لوٹنے لگے اور دس آدمیوں کے سوائے سب لوٹ میں شریک تھے ۔ دشمن گھاٹی کو خالی پاکر وہاں سے لوٹنے والے مسلمانوں پر آپڑے ۔ کسی ظالم نے خبر اُڑادی کہ رسول اللہ ﷺ شہید کردیئے گئے ۔ اس غلط خبر کو سُن کر مسلمان پریشان ہوگئے ۔ کسی خبیث نے حضرتؐ کے روئے مبارک پر ایک پتھر پھینکا ۔

☆ تلوار کا ایک خاص وار

جس سے دندانِ مبارک شہید ہوگئے ۔ حضرتؐ خون کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے ، کہیں یہ سرزمین تباہ نہ ہوجائے اور خونِ مبارک کو کپڑے میں جذب کرلیتے ۔ اور دربارِ الٰہی میں عرض کرتے کہ یہ نادان ہیں ۔ جاہل ہیں ۔ مجھے نہیں پہچانتے ۔ حضرتؐ نے خندق کے ایک ''کھوہ'' میں پناہ لی ۔ ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ بھی تھے ۔ کافروں کے لشکر کا سردار ابوسفیان ابن حرب تھا، (جنگ احد) اس نے چیخا ''اَیْنَ اِبْنُ ابی کبشۃ '' یعنی رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں ؟ حضرتؐ نے حکم دیا '' خاموش'' پھر پکارا ''اَیْنَ اِبْنُ ابی قحافۃ '' یعنی ابوبکر کہاں ہیں ۔ حضرتؐ نے حکم دیا '' خاموش'' پھر پکارا ''اَیْنَ ابن الخطاب '' یعنی کہاں ہیں ابن الخطاب یعنی حضرت عمرؓ ۔ حضرت عمرؓ تھوڑی دیر خاموش رہے ۔ ابوسفیان نے نعرہ مارا ۔ ''اُعْـلُ هُبَـلْ '' اب ہبل کا بول بالا ہے ۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہوسکا انھوں نے پکار کر آواز دی '' او دشمنِ خدا'' رسولِ خدا ﷺ بھی زندہ ہیں اور ابوبکرؓ بھی زندہ ہیں ۔ گویا ابوسفیان سیاسی پیش گوئی کر رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ ۔ عمرؓ کے زمانہ میں مسلمان فتح و نصرت اور اطمینان اور اتفاق سے رہیں گے ۔ بہرحال لڑائی بے نتیجہ رہی ۔ کفار مدینہ شریف کو فتح نہ کرسکے اور نہ مسلمانوں نے کافروں کو کامل شکست دی ۔ پھر اس کے بعد کفارِ قریش نے اپنے یار و مددگار اور حلیفوں کو لے کر مدینہ پر چڑھائی کی ۔ مسلمانوں نے مدینہ کے سامنے ایک خندق کھودی جس کی وجہ سے کفارِ قریش عام حملہ نہ کرسکے ۔ ایک دن پانی خوب برسا ۔ ہوائیں تیز چلیں ۔ ڈیرے وغیرہ اُکھڑ گئے ۔ زیادہ دیر تک یہ ظالم فوجیں ٹھہر نہ سکیں ۔ ناشاد و نامراد واپس ہونا پڑا ۔ اس جنگ کو جنگِ احزاب بھی (جنگ احزاب) کہتے ہیں ۔ یہودی مسلمانوں کے حلیف اور ہم آہنگ تھے ۔ ان کو چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہوکر کفارِ قریش سے لڑتے مگر اس کے بجائے انھوں نے کفارِ قریش کے ساتھ ہوکر مسلمانوں سے لڑنا چاہا ۔ جب قریش بے نیل و مرام مکہ کو واپس ہوگئے تو مسلمانوں نے اِن بدعہد یہودیوں پر حملہ کیا اور یہیں سے مسلمانوں اور یہودیوں میں جنگ کا سلسلہ جاری ہوگیا ۔ یہ ہم نے اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ ذی قعدہ ، ذی الحجہ ۔ محرم ۔ اور رجب میں قریش کسی سے لڑتے نہ تھے اور امن چین کی تجارت کرتے ۔ گرما اور سرما میں تجارت کے قافلے نکلتے ، عربوں کے اس اُصول کے موافق اشھُرِ حرم یعنی مذکورہ چار مہینوں میں نہ لڑتے نہ کسی کو حج سے روکتے تو حضرت ﷺ بھی حج کے اِرادہ سے مکہ کی طرف چلے ۔ بیچ میں کفارِ قریش نے راستہ روکا ۔ اور چند غنڈوں کو تیار کر کے روانہ کیا کہ مصالحت کی صورت بنا کر حضرت ﷺ کے قریب پہنچیں اور شہید کرنے کی کوشش کریں ۔ مگر وہ سب پکڑ لئے گئے اور کیفر کردار کو پہنچے ۔ جب کفارِ قریش اپنی ضد سے باز نہ آئے اور حضرت عثمانِ غنیؓ قریش (صلح حدیبیہ) سے گفتگو کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ۔ کسی ظالم نے یہ خبر اُڑادی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے ۔ بس کیا تھا تمام مسلمان مارنے مرنے کے لئے تیار ن ہوگئے اور رسولِ خدا ﷺ نے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوکر آخری قطرہ خون بہانے کے لئے سب سے بیعت لی ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے ۔ حضرت ﷺ کے ساتھ نو سو (۹۰۰) آدمیوں نے اپنے ہتھیار لے کر مارنے مرنے اور پیچھے نہ ہٹنے کے لئے قسم کھائی ۔ یہ حالت دیکھ کر کافروں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور نرم پڑ کر مصالحت کے لئے تیار ہوگئے ۔ مصالحت کے شرائط کیا تھے ؟

'' اس سال حج ملتوی کیا جائے اور آئندہ سال حج کیا جائے ۔ جو مسلمان کفارِ قریش کے پاس چلا جائے وہ واپس نہ کیا جائے ۔ اور جو مسلمان مکہ کا رہنے والا مدینہ شریف میں حضرتؐ کے پاس آجائے تو وہ واپس کردیا جائے''۔

ابو جندل نامی ایک نو مسلمان لڑکا جس کو اُس کے باپ نے پابہ زنجیر کر رکھا تھا اس کو بھی اس کے ظالم باپ کے پاس واپس کرنا پڑا۔ یہ منظر بڑا سخت تھا۔ اسلامی حمیت سے بھرے ہوئے لوگ مارنے مرنے کو تیار تھے اور کسی طرح اس شرط کو قبول نہیں کرتے تھے۔ رسولِ خدا ﷺ نے مسلمانوں کو سمجھا کر ابو جندل کو واپس کردیا اس کے بعد معاہدہ نامہ تیار ہونے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لکھنے والے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ هٰذَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ؛ کفارِ قریش نے کہا ہم رحمٰن کا لفظ سننے کے عادی نہیں۔ اس طرح نہ لکھو، قریش نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ ہم آپ کو رسول اللہ سمجھتے تو لڑتے ہی کیوں۔ لکھو۔ مِنْ مُحَمَّد ابن عبداللّٰہ ؛ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبد اللہ لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اَڑ گئے کہ میں محمد رسول اللہ کے لفظ کو مٹا نہیں سکتا۔ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ کا لفظ لکھوادیا۔ یہ بڑے سخت اشتعال کا وقت تھا۔ جانثارانِ محمدؐی آخری قطرہ خون بہانے کے لئے تیار تھے مگر رسول اللہ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ دکھادیں کہ مسلمان انتہائی صُلح جو ہیں اور کفارِ قریش غایت درجہ کے ہٹ دھرم ہیں۔ خیر! صُلح نامہ مرتب ہوگیا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ دس سال تک جنگ نہ ہو۔ اور ایک قبیلہ (بنوخزاعہ) حضرتؐ کا حلیف ہوا اور ایک دوسرا قبیلہ (بنو بکر) کفارِ قریش کا حلیف۔ مسلمان حضرتؐ کے ساتھ مدینہ کو پہنچ گئے۔ ایک اور عجیب واقعہ نمایاں ہوا۔ ابو بصیر ایک صاحب مکہ سے مدینہ کو بھاگ آئے۔ دو کافر ابو بصیر کو مدینہ سے لینے حضرتؐ کے پاس آئے۔ حضرت نے ابو بصیر کو واپس کیا۔ جاتے جاتے اُن دو کافروں میں سے ایک سے ابو بصیر نے کہا کہ تمہاری تلوار بہت اچھے فولاد کی معلوم ہوتی ہے۔ ذرا دیکھوں تو تمہاری تلوار۔ اس جاہل نے تلوار دے دی۔ ابو بصیر نے ایک ایسا وار کیا کہ جسم کو سر کا وزن اُٹھانے کی ضرورت نہ رہی۔ ابو بصیر خونچکاں تلوار لے کر پھر حضرت ﷺ کے پاس پہنچے۔ مقتول کے ساتھ کا کافر بھی پہنچا۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا یہ بڑا لڑاکو ہے۔ اس کے ساتھ کوئی اور ہوتا ایک آگ لگا دیتا۔ ابو بصیر کو واپس ہونا پڑا۔ ابو بصیر نے دیکھا کہ مکہ میں بربناء معاہدہ امن کی کوئی صورت نہیں ہے تو ایک پہاڑ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور قریش میں سے یکہ دکا جو ملتا اس کو فی النار والسقر کردیتے۔ اس کی اطلاع تو مسلمانوں کو ہوگئی اور وہ بجائے مدینہ میں حضرتؐ کے پاس آنے کے ابو بصیر کے پاس جاتے۔ ان کی جماعت روز بروز بڑھنے لگی اور ابو بصیر کو گوریلا جنگ سے قریش نے عاجز ہو کر دربارِ نبوت میں درخواست کی کہ وہ شرط منسوخ کردی جائے اس طرح مسلمانوں کی صُلح ہوئی اور کفارِ قریش کی زیادتی، ظلم وستم روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۟ۙ ﴿۱۸﴾

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ راضی ہوگیا۔ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ان ایمانداروں سے۔ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ ؛ جب کہ وہ تم سے بیعت کرتے ہیں۔ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؛ درخت کے نیچے۔ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ پھر اللہ نے ان کے دلوں میں کیا ہے معلوم کرلیا۔ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر اُن پر نور سکینہ، اور کمالِ اطمینان اُتارا۔ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ؛ اور اُن کو

اطمینان کے بدلے عنقریب ہونے والی فتح عطا کیا۔ (یعنی عنقریب مکہ فتح ہوجائے گا)۔

ترجمہ:- یقیناً اللہ اِن مومنوں سے راضی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھ پر اُس درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں۔ اِن کے دلوں میں کیا ہے (''یعنی ایمان'') جس کو اللہ خوب جانتا ہے لہذا ان پر نورِ سکینہ نازل فرمایا اورعنقریب ہونے والی فتح بطور ثواب کے عطا کرے گا۔

صاحبو! یہاں حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے رسولِ خدا ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت رضوان کا ذکر ہے۔ اللہ نے ان بیعت کرنے والوں کے مضبوط ایمان و اطمینان سے واقف ہوکر نورِ سکینہ سے سرفراز کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا۔ ان نوسو (۹۰۰) آدمیوں میں ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ بھی تھے جن سے خدا راضی ہے اُن کے ایمان سے واقف ہے۔ کوئی بے دین قرآن کو نہ مانے، ان صحابہ کے ایمان کو تسلیم نہ کرے ہم کو اس کی پروا کیا ہے۔ اصل رضامندی خدا وند عالم کی ان صحابہ کو حاصل تھی۔ ان صحابہ کو نہ ماننا ایک طرح سے قرآن کو نہ ماننا ہے۔ اُن کا خود کو مومن کہنا خلاف واقعہ ہے۔ ہم کو اللہ اور اس کا رسول بس۔ جن سے اللہ و رسول راضی، ہم بھی اُن سے راضی۔

جن صحابہ کو خدا کی رضا حاصل ہے ان کو نہ ماننا قرآن کو نہ ماننا ہے

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝19

وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً؛ اور قسم قسم کا مالِ غنیمت۔ يَاْخُذُوْنَهَا؛ جن کو لیتے ہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ؛ اور ہے اللہ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا؛ عزت وحکمت والا۔

ترجمہ:- اور قسم قسم کا مالِ غنیمت (بہت سا مالِ غنیمت بھی عطا کرے گا) جس کو یہ لیں گے۔ اور ہے اللہ عزت وحکمت والا۔

(اس کا وعدہ پورا ہوکر رہا۔ مگر اس کا نظام، حکمت کے تحت ہے)۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ

وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝20

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ؛ اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً؛ بہت سے مالِ غنیمت کا۔ تَاْخُذُوْنَهَا؛ کہ تم اس کو لوگے۔ فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ؛ اس میں سے اس کو تمہیں بعجلت دے دیا۔ وَكَفَّ؛ اور روکا۔ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ؛ لوگوں کی دست درازی کو تم سے۔ وَلِتَكُوْنَ؛ اور تا کہ تم ہو۔ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ؛ ایمانداروں کے لئے کرشمۂ قدرت۔ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا؛ اور تا کہ صراطِ مستقیم اور راہِ راست پر تم کو چلائے۔

ترجمہ:- اللہ نے تم سے بہت سے مالِ غنیمت کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم اس کو لوگے یہ فتح (خیبر) بعجلت تم کو

حاصل ہوچکی ہے۔ اور لوگوں (یعنی یہودیوں) کی دراز دستی کو تم سے روک دیا کہ تم مسلمانوں کے لئے کرشمۂ قدرت بنو۔ اور تم کو راہِ راست کی ہدایت بھی ہو جائے۔

اس آیت میں فتح خیبر کی طرف اشارہ ہے۔ فتح خیبر کا واقعہ یہ ہے کہ جب یہودیوں نے جو مسلمانوں کے ہم آہنگ اور حلیف تھے۔ غزوۂ احزاب میں کفارِ قریش کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیاری کی تو مسلمانوں نے بھی ان کی سرتابی کے لئے خود رسول اللہ ﷺ کے زیرِ سرکردگی خیبر پر حملہ کر دیا۔ لڑائی یا محاصرہ تین چار روز تک رہا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی شیرِ خدا کو جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ فرمایا۔ اس جھنڈے پر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہما کی ردائے باندھی گئی تھی۔ بہر حال اسد اللہ الغالبؓ نے قوتِ ولایت سے قلعہ کے دروازے کے پٹ کو ایک زور سے جھٹکا دیا۔ اس کی چولیں ٹوٹ گئیں اور دروازہ کھل گیا اور اس پٹ کو خندق پر بچھا دیا جس پر سے لوگ گزر کر قلعۂ خیبر میں داخل ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ دروازہ اس قدر مضبوط تھا کہ کئی آدمی مل کر بھی اس کو اُٹھا نہیں سکتے تھے۔ یہودیوں میں لڑنے کی قوت نہ تھی۔ بغیر کشت و خون کے بجز اس کے کہ مرحب پہلوان حضرت مولاؓ سے لڑ کر مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فتح و نصرت عطا کی اور مسلمانوں کو یہودیوں کے شر سے محفوظ کر دیا۔ مالِ غنیمت بھی مسلمانوں کو بہت کچھ ملا۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ؛ ایک اور چیز بھی ہے جس پر تم ابھی تک قادر نہیں ہوئے (یعنی فتح مکہ)۔ قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؛ اللہ نے اس کا بھی احاطہ کر لیا ہے۔ علماً۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

ترجمہ:- ایک اور ہونے والا واقعہ بھی ہے۔ جس پر تم اب تک قادر نہیں ہوئے (یعنی فتح مکہ) اللہ نے تو اس کا بھی احاطہ کر لیا ہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

وَلَوْ قَاتَلَكُمْ ؛ اگر تم سے لڑتے۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کفار۔ وہ لوگ جنھوں نے کفر و شرک کیا۔ لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ؛ تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ ؛ پھر نہ پاتے۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ یار و مددگار کو۔

ترجمہ:- یہ کافر اگر تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ پھر کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پاتے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ؛ یہ اللہ کا طریقہ ہے جو اس سے پہلے گزرا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ؛ اور تم اللہ کے طریقے کو بدلتا نہ پاؤ گے۔

ترجمہ :- یہ خدا کا طریقہ ہے جو پہلے سے ہوتا چلا آ رہا ہے اور خدا کے طریقہ میں ادل بدل نہیں ہے ۔

صاحبو ! بعض نادان موجودہ زمانے کے فلسفے کی ایک تھیوری کو لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا خلاف نہیں ہوسکتا فطرۃ اللہ کیا ہے؟ آپ کو کیا معلوم ۔ اپنے استنباط کئے ہوئے مسائل اور تھیوریوں کو فطرۃ اللہ سمجھنا سخت غلطی ہے ۔ دو ہزار برس پہلے کی تاریخ نہیں ملتی ۔ اس دو ہزار برس میں بھی کیا تمام واقعات درج تاریخ ہیں ۔ یا اوہام باطلہ ہیں ۔ تمہارے فلسفے اور خیالات واستنباطات کی ایک مثال یہ ہے ایک شیر بیٹھا ہوا ہے یا سو رہا ہے ۔ ایک مکڑی آئی اور اُس پر سے جالا تن دیا ۔ اور خوشی کے مارے اپنے سے باہر ہے کہ میں نے شیر کو پھانس دیا ۔ شیر اٹھا اور تار عنکبوت کا پتہ نہ رہا ۔

صاحبو ! ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ پیغمبر جب دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عام عادات کے خلاف کرتا ہے اور وہ پیغمبروں کا معجزہ سمجھا جاتا ہے ۔ ذرا بولو ! یہ تمہارے خیال کے خلاف ہے یا اللہ کی عادت کے؟ تم کو عاجز کر کے اللہ اپنا کرشمۂ قدرت ظاہر کرتا ہے ۔ یہی فطرۃ اللہ ہے یہی معجزہ ہے ۔ یہی کرامت ہے ۔ یہی خدا کی عادت ہے ۔ یہی اس کی فطرت ہے ۔ ہم نے اس سے پہلے بھی لکھا ہے کہ ایک چار برس کی عمر والا بچہ جس نے کبھی سورج گہن نہیں دیکھا تھا ۔ سورج گہن کے ماننے والوں پر ہنستا ہے اور کہتا ہے ۔ ہم نے آفتاب جہاں تاب کو ہمیشہ روشن ہی دیکھا ۔ اور یہ لوگ کتنی جہالت کرتے ہیں کہ آفتاب کبھی کالا بھی ہوتا ہے یہ سنۃ اللہ کے خلاف ہے ، سنۃ اللہ ناقابلِ تبدیل ہے ۔ وہ خسوف وکسوف کے ماننے والوں پر زور زور سے ہنستا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۲۴﴾

وَهُوَ الَّذِي ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ كَفَّ ؛ روکا ۔ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ ؛ ان کے ہاتھوں کو تمہارے خلاف اور تمہارے ہاتھوں کو ان کے خلاف ۔ بِبَطْنِ مَكَّةَ ؛ خود مکہ میں ، مکہ کے قریب ، یہاں بطن کے معنی اصل میں عین کے ہیں ۔ مِن بَعْدِ ؛ بعد اس کے کہ ۔ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ کہ فتح اور ظفریاب کردیا تھا تم کو ان پر ۔ وَكَانَ اللَّهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ؛ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے ، تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روکا خود شہر مکہ میں (یعنی لڑائی ہونے نہ دی) بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو اُن پر ظفریاب کیا تھا ۔ اللہ تو تم لوگوں کے کاموں کو دیکھتا ہے ۔

صاحبو ! مقام حدیبیہ میں مسلمانوں اور مشرکین میں معاہدہ ہوا کہ دس سال تک آپس میں جنگ نہ کریں گے ۔ ایک قبیلہ (بنوبکر) مشرکین کا حلیف ٹھیرا ۔ اور دوسرا قبیلہ (بنوخزاعہ) رسولِ خدا ﷺ کا حلیف ٹھیرا ۔ مشرکین کے حلیفوں نے

مسلمانوں کے حلیفوں کو جنگ کر کے سخت نقصان پہنچایا۔ مسلمانوں کے حلیفوں نے حوالیٔ مکہ میں چیخا کہ "یا محمد قریش کے کفار نے اپنے حلیفوں کی مدد کر کے ہم کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ آپ ہمارے حلیف ہیں ہماری مدد فرمائیے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف میں تھے۔ آپ نے مدینہ شریف میں سے جواب دیا" لبیک! میں تمہاری مدد کرنے کے واسطے حاضر ہوں۔ اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو اللہ میری مدد نہ کرے"۔ ابوسفیان بن حرب نے مدینہ آ کر یہ کوشش کی کہ دوبارہ پھر مصالحت اور جنگ نہ کرنے پر معاہدہ ہوجائے۔ مگر اس کی کوشش ناکام رہی۔ حضرتؐ دس ہزار فوج لے کر مکہ شریف کی طرف چلے۔ راستہ میں دو ہزار آدمی اور مل گئے۔ اس طرح حضرتؐ کے ساتھ بارہ ہزار فوج ہوگئی۔ دفعتہً بارہ ہزار فوج نے مکہ کو گھیر لیا۔ ابوسفیان نے دیکھا کہ اتنی بڑی اسلامی فوج سے کیونکر جنگ ممکن ہے۔ حضرت عباسؓ عم رسول اللہ مسلمان تو ہوگئے تھے۔ مگر ہجرت نہیں کی تھی۔ انھوں نے ابوسفیان سے کہا تم جلد رسول اللہ ﷺ سے امن مانگو۔ ورنہ تمام مشرکینِ قریش تہ تیغ کردیئے جائیں گے۔ نوجوان سپاہیوں میں جن کے سرکردہ خالد بن ولید تھے اور مشرکین مکہ کے سردار عکرمہ بن ابوجہل تھے۔ کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے سترہ مشرکین مارے گئے۔ حضرتؐ کو اطلاع ہوئی تو فوراً لڑائی موقوف کردی گئی۔ حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر جس مقام پر رسولِ خدا ﷺ جلوہ فرما تھے، دوڑے۔ راستہ میں اسلامی فوجوں کے پہرے تھے۔ پہلے پہرے پر حضرت علیؑ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ حضرت علیؑ نے حضرت عباسؓ کو دیکھا اور اِن سے تعرض نہ کیا۔ حضرت عباسؓ نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ابوسفیان کو بٹھالیا تھا۔ دوسرے پہرے پر حضرت عمرؓ ابن الخطاب تھے۔ انھوں نے حضرت عباسؓ کو بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ابوسفیان حضرت عباسؓ کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے اور ابوسفیان کو تلوار لے کر مارنے کے لئے جھپٹے۔ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان مسلمان ہوجارہا ہے اس کو کچھ عزت سے ممتاز فرمائیے۔ حضرتؐ نے فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اس کو امن۔ ابوسفیان نے کہا میرا گھر کتنا وہ سارے قریش کو کہاں جگہ دے سکتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا جو مسجد مکہ شریف میں پناہ لے اس کو امن، جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن، جو اپنے گھر کے دروازے بند کرلے اس کو امن۔ اسلامی فوج نے شہر مکہ میں داخل ہونا شروع کیا۔ حضرتؐ نے حکم دیا کہ ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو کسی اونچی جگہ کھڑا کردو کہ یہ اسلامی فوج کا گزرنا دیکھ لیں۔ ایک قبیلہ کے بعد ایک قبیلہ، نعرے مارتا ہوا مکہ میں گھس رہا تھا۔ ایک مسلمان سردار نے ابوسفیان کی طرف اشارہ کر کے کہا آج گھمسان کی لڑائی کا دن ہے۔ آج قریش ذلیل کئے جائیں گے۔ ابوسفیان گھبرایا اور مرکز نبوت کو اطلاع دی کہ مسلم فوجیں کہہ رہی ہیں کہ آج قبیلہ قریش ذلیل کیا جائے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا میں بھی تو قریشی ہوں۔ آج کے دن قریش کی بڑی عزت ہوگی۔ اور اُس افسر فوج کے ہاتھ سے جھنڈا نکال کر اُس کے باپ یا بیٹے کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے محافظ یا باڈی گارڈ میں دو ہزار فوج تھی۔ پورے ہتھیار لگانے کی وجہ سے ان کے چلنے میں ایک سنسناہٹ کی آواز آتی تھی۔ حضرت کی محافظ فوج کو دیکھ کر ابوسفیان بھی متاثر ہوگیا۔ اور لگا کہنے کہ یہ دائی حلیمہ کے بیٹے کا کام بہت زوردار ہوگیا ہے۔ سرکار اونٹنی پر سوار تھے۔ سیاہ عمامہ سر پر تھا۔ بار بار اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے سر جھکاتے۔ حضرتؐ کی بازو کی اونٹنی پر ابوبکر صدیقؓ تھے۔ اس منظر سے اِن کی خوشی کی کچھ انتہاء نہ تھی۔ یہ وہی ابوبکرؓ ہیں جو سرکارؐ کو اپنے کندھے پر سوار کر کے لے چلے تھے اور غار ثور میں پناہ لی تھی۔ بہرحال رسولِ خدا ﷺ

حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر شہر مکہ میں داخل ہوگئے۔ اُس وقت آپ اپنی زبانِ پاک سے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ پڑھ رہے تھے۔ اونٹ کے چلنے میں اس کے حرکت کرنے سے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ پڑھنے میں آآ کی آواز آرہی تھی یعنی تان نکل رہی تھی۔ بہرحال خیر و خوبی کے ساتھ، امن و امان کے ساتھ، رحمۃ للعالمین کا داخلہ مسجدِ مبارک میں ہوگیا۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا۔ وَصَدُّوْكُمْ ؛ اور تم کو روکا۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجدِ حرام سے (یعنی خلاف طریقہ قریش اَشْهُرِ حُرُم میں یعنی جن چار مہینوں میں قریش اور عرب نہ لڑتے تھے) وَالْهَدْيَ ؛ اور قربانی کے جانور کو۔ مَعْكُوْفًا ؛ بحالیکہ وہ روکے ہوئے ہیں۔ اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؛ کہ پہنچے اس کے موقع کو، (حدیبیہ میں قربانی کے جانور تیار تھے۔ مگر بدعہد، بے اُصول، کفارِ قریش نے حبیبِ خدا ﷺ کو حج کرنے سے روکا)۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ ؛ اگر مسلمان مَرد اور عورتیں نہ ہوتے۔ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ ؛ جن کو تم نہ جانتے تھے۔ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ ؛ کہ تم اُن کو کھندل ڈالو۔ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ؛ پھر تم کو اُن سے ضرر پہنچتا۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے۔ اور سارا قصہ ہی ختم کردیا جاتا۔ لیکن اللہ نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ۔ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؛ تاکہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جس کو چاہے۔ لَوْ تَزَيَّلُوْا ؛ اگر یہ لوگ ٹل جاتے۔ لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ ؛ تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو عذاب دیتے۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ الناک عذاب، دردناک سزا۔

ترجمہ:- یہی کافر تو ہیں جنھوں نے تم کو مسجدِ حرام سے اور قربانی کے جانور سے روکا جو تیار تھے (ہدی اور قربانی کو کس نے روکا؟ کفار نے روکا) کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے۔ اگر (مکہ میں) اس وقت بہت سے مسلمان مَرد اور بہت سی عورتیں نہ ہوتیں۔ جن کی تم کو خبر تک نہ تھی کہ کہیں تم اُن کو (پیس نہ ڈالو) کھندل نہ ڈالو۔ پھر تم کو ان سے ضرر پہنچے بے علمی میں (یہ لڑائی کیوں نہ ہونے دی) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کرے جس کو چاہے۔ (یعنی ان کو مسلمان کرلے) اگر یہ اپنی ہٹ سے ٹل جاتے اور کافر ہی رہتے، تو ہم ان کافروں کو عذاب کرتے (کیسا عذاب) دردناک عذاب۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ

عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ

ع ٣ ١١ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جب کہ اُن کافروں نے بٹھالیا تھا ، جمالیا تھا ۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؛ اپنے دلوں میں ۔ اَلْحَمِیَّةَ ؛ عار کو ۔ جوش کو ۔ ضد اور ہٹ کو ۔ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ ؛ عار میں جہالت کی ۔

صاحبو! کفارِ قریش نے حدیبیہ میں عہد نامہ میں رسول اللہ ﷺ کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنے پر اعتراض کیا ۔ یہ نادانی کی ہٹ نہیں تو کیا ہے ۔ مگر مسلمانوں نے بڑے صبر و استقلال اور صُلح جوئی سے کام لیا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھا ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے اُتاری ۔ سَكِیْنَتَهٗ ؛ اپنے پاس کی تسکین ۔ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اپنے رسول پر اور ایمانداروں پر ، مومنین پر ۔ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی ؛ اور ان کو تقویٰ کی بات پر ، کلمۂ توحید پر مضبوطی سے قائم رکھا ۔ وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؛ اور اللہ کا رسول اور ایماندار لوگ ہی کلمۂ توحید کے زیادہ مستحق اور اہل تھے ۔ یہ بُتوں کو پوجنے والے توحید کا مزہ کیا جانتے ؟ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ؛ اور خدا تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے کہ توحید سے کیا فائدے ہیں اور شرک سے کیا نقصان ۔

ترجمہ :- جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت اور عار کو بٹھالیا تھا (حمیت بھی کیسی ؟) جاہلیت اور نادانی کی (بے دینی کی ، قدیم بُت پرستی کی) ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور ایمانداروں پر سکینہ اور اطمینان اُتارا ۔ اور ان کو کلمۂ تقویٰ (یعنی توحید) پر قائم اور جما ہوا رکھا ۔ اور وہ اُس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے ہی ۔ اور اللہ تو ہر شئے کو جاننے والا ہے (علم رکھتا ہے) ۔

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ

مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ نے سچ دکھایا ۔ رَسُوْلَهُ ؛ اپنے پیغمبر کو ۔ الرُّءْیَا ؛ خواب ۔ رَاٰی ۔ یَرٰی رُؤْیَا ۔ خواب دیکھنا ۔ رَاٰی یَرٰی رَاْیًا ۔ رائے رکھنا ۔ سمجھنا ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق پر مشتمل ، وہ خواب کیا تھا ؟ اس میں کیا نظر آیا ؟ اور یہ واقعہ کب کا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں واقعۂ حدیبیہ سے پہلے کا خواب تھا ۔ اور پریشان ہیں کہ رسول اللہ کے خواب کے متعلق واقعہ نہیں ہوا ۔ میرے پاس صحیح روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے بعد فتح مکہ کی خوش خبری پر

مشتمل یہ خواب دیکھا۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ کہ تم لوگ، مسجدِ حرام یعنی مکہ شریف میں داخل ہوں گے اگر خدا نے چاہا۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن چین کے ساتھ۔ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ ؛ اپنے سر کو منڈھائے ہوئے۔ حَلْق ؛ سر منڈھانا۔ حَلَق۔ سر منڈھایا۔ حَلَّقَ ؛ خوب سر منڈھایا۔ وَمُقَصِّرِيْنَ ؛ اور بال کترائے ہوئے۔ لَا تَخَافُوْنَ ؛ تم کو کسی کا خوف نہ رہے گا۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا ؛ اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم تھا جو تم نہیں جانتے تھے کہ مکہ فتح ہوگا۔ فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ ؛ پھر کر دیا اُس سے پہلے ہی یعنی فتح مکہ سے پہلے۔ فَتْحًا قَرِيْبًا ؛ قریب کی فتح یعنی فتح خیبر۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بے شک سچا خواب دکھایا جو واقعہ کے مطابق تھا کہ تم (اے مسلمانو!) مسجدِ حرام (یعنی مسجدِ مکہ) میں ان شاء اللہ جاؤ گے امن چین کے ساتھ سر منڈھائے ہوئے یا کترائے ہوئے۔ (مرد لوگ سر منڈھاتے ہیں، عورتیں بال کتراتی ہیں) اور تم کو کسی قسم کا خوف نہیں، اللہ کو سب کچھ معلوم تھا (وہ بھی یعنی فتح مکہ) جس کو تم جانتے نہ تھے اور اس سے پہلے ہی (لگے ہاتھ) ایک قریب کی فتح بھی عطا فرما دی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸

هُوَ الَّذِيْٓ ؛ وہ اللہ ہی تو ہے۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ؛ بھیجا اپنے رسول کو۔ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ ؛ ہدایت اور دینِ حق یعنی اسلام کے ساتھ۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؛ تاکہ دین کو یعنی دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؛ اور اللہ کافی ہے گواہ ہونے کے لحاظ سے۔ بِاللّٰهِ میں "ب" زائد ہے۔ كَفٰى کا فاعل ہے۔ شَهِيْدًا۔ گواہ۔ دیکھنے والا۔

ترجمہ:- اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسولوں کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اور اللہ دیکھ رہا ہے، اس کا دیکھنا کافی ہے۔

صاحبو! ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر فضیلت اس کی تعلیمات کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اوّل تو کوئی آسمانی کتاب ایسی حفاظت کے ساتھ نہیں ہے جیسا کہ قرآن ہے۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں توحید ہے اس کے احکام ناقابلِ عمل نہیں۔ نہ اس میں راہب ہے نہ گوسائیں، دنیا کو لے چلنے والا مذہب اسلام ہی ہے۔ نہ اس میں یہ ہے کہ جو وید سُنے اس کے کانوں میں شیشہ پگھلا کے ڈالنا۔ نہ اسلام بنی اسرائیل یا کسی خاص قوم کے لئے مخصوص ہے۔ اس کی تبلیغ عام ہے کسی شہر یا ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ نہ کسی خاندان یا رنگ سے خصوصیت ہے۔ ایک سیدھا سادہ کلمہ ہے اس کو پڑھو اور مان لو، بس تم مسلمان ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اسلام فتنہ کو جڑ پیڑ سے اکھیڑتا ہے۔ تمام لوگوں میں مساوات کا رکھنا اسلام کا خاصہ ہے۔ کمیونسٹ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بھی تمام لوگوں میں مساوات قائم رکھتے ہیں۔ عملی صورت میں اُن سے زیادہ کوئی قوم درندہ صفت نہیں ہے، یہ غلط ہے کہ مساوات کے معنیٰ "ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" ہے۔ عالم اور جاہل، محنتی اور آرام طلب، تندرست اور معذور، قوی اور ضعیف ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ مساوات کے معنیٰ ہر ایک کو اس کا حق دینا ہے۔

اسلام کی عمومیت و حقانیت

جیسا کام ویسا انعام ۔ مرد کو اس کے لائق ، عورت کو اس کے لائق ، جوان کو اُن کے لائق ، بچہ اور بوڑھے کو اُن کے لائق ۔ مساوات عمل اور جزائے عمل میں ہے نہ کہ اندھیر نگری چوپٹ راج ، آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف قواعد و رسوم کے لوگ رفتہ رفتہ اسلامی اُصول کو قبول کرتے جارہے ہیں ۔ مگر کیسا ؟ ناقص طور سے اسلامی ، بعض اُصول کے مطابق ۔ اسلام کو پورے طور سے مانتے تو پورے طور سے امن بھی ہوتا ، اصلاح بھی ہوتی ۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۲۹

معانقة ۱۵ عند المتاخرین ۱۲ — ع ۴ / ۱۲

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؛ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ؛ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں ، اُن کے تربیت یافتہ ہیں ۔ ان کے فیض صحبت سے ممتاز ہیں ۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ ، کافروں کے حق میں بڑے سخت ہیں ۔ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ؛ آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں ۔ ان کی علامت کیا ہے ؟ وہ کیا کرتے ہیں ؟ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ؛ اُن کو تم نماز پڑھتے ، رکوع و سجود میں مشغول پاؤ گے ۔ رُكَّعًا جمع رَاكِع ۔ سُجَّدًا جمع ساجد ۔ یَبْتَغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ۔ جستجو کرتے ہیں ۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؛ اللہ کے فضل و کرم کو اور رضا مندی کو ، وہ جو کام کرتے ہیں اس میں خدا کی رضا جوئی مقصود ہوتی ہے ۔ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ ؛ ان کی علامت ان کے چہروں میں ۔ ان کی پیشانیوں میں ہے ۔ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؛ سجدوں کے اثر سے ۔ سجدوں کی وجہ سے ، ان کی پیشانیوں میں تابانی اور درخشانی کے آثار نمایاں ہیں ۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ؛ یہ اوصاف وہ ہیں جو توارت میں بیان کئے گئے ہیں ۔ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ؛ اور انجیل میں بھی ۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ ؛ ان کی مثال ایک کھیتی و زراعت کی ہے جس نے اپنے بھٹے نکالے ہوں ۔ فَاٰزَرَهٗ ؛ پھر اس کو قوی کیا ہو ۔ فَاسْتَغْلَظَ ؛ پھر وہ بھٹے اور موٹے ہوگئے ہوں ۔ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ ؛ پھر وہ بھٹے اپنے تنے پر کھڑے ہوئے ہوں ۔ سُوْق ۔ جمع سَاق ۔ پنڈلی ۔ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ؛ زراعت کرنے والوں کو ، کنبیوں کو ، کسانوں کو تعجب میں ڈالتے ہیں ۔ پسند آتے ہیں ۔ ان صحابہ کو دیکھ کر کافروں کا کیا حال ہوتا ہے ۔ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؛ خدائے تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے اصحاب کو ایسا سرسبز اور ترقی یافتہ کردیا ہے کہ بے ایمان ، کافران کو دیکھ کر جل مریں ۔ وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ فرمایا ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عملِ صالح اور نیک کام کئے ہیں ۔ کس بات کا وعدہ فرمایا ۔ مَغْفِرَةً ؛ اپنے دامن رحمت

میں چھپانے کا۔ ان کی مغفرت کا۔ وَاَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اور اجرِ عظیم کا، بڑے ثواب کا۔ عظیم الشان معاوضہ کا۔

ترجمہ :- محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (آپ کی صحبت میں رہتے ہیں) وہ کافروں کے مقابلے میں بڑے شدید اور سخت ہیں۔ وہ آپس میں رحم کے ساتھ گزارنے والے (اور رحیم و مہربان) ہیں۔ (اے مخاطب!) تو ان کو دیکھے گا کہ نماز پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں (اس کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں) ان کی علامت (بکثرت نماز پڑھنے سے) سجدے کرنے سے ان کی پیشانیوں میں تابانی و درخشانی کے آثار نمایاں ہیں، یہ اُن کے اوصاف تورات میں بیان کئے گئے ہیں اور ایسے ہی اوصاف انجیل میں بھی ہیں۔ ان کے اوصاف کی مثال ایسی ہے کہ جیسے (کھیتی) ایک مزرعہ جس نے اپنے پھٹّے نکالے ہوں، پھر وہ پھٹّے قوی ہو گئے ہوں، پھر خوب موٹے ہو گئے ہوں اور اپنے تنے پر کھڑے ہو گئے ہوں۔ ان کو دیکھ کر کسانوں اور کنبیوں کو تعجب پیدا ہوتا ہو (اچھے معلوم ہوتے ہوں) (صحابہ کو اللہ تعالیٰ ایسا خوش افعال، خوش حال اس لئے بنایا ہے) کہ ان کو دیکھ کر کفار جل جل مریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور عملِ صالح اور نیک کام کئے ہیں۔ مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا۔

صاحبو! میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں۔ یہاں چند ضروری باتیں بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ ☆ ان ظالموں کی یادہ سرائی سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُحِبُّوْنَهٗ وَيُحِبُّوْنَهُمْ ؛ اللہ ان کو محبوب ہے اور وہ اللہ کے محبوب ہیں۔ اللہ کے محبوبوں کو جو بُرا کہے وہ بُرا۔ صحابہ مسلمان نہیں تھے تو قرآن پہنچنے کا راستہ بند ہوگیا۔ جب قرآن نہیں تو ایمان کہاں؟ صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؛ جو شخص قرآن شریف کے خلاف یہ کہے کہ صحابہ میں اتفاق نہ تھا وہ جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ ائمہ اہلبیت سے جو کچھ پہنچا ہے، ان ظالموں کے پاس وہ سب جھوٹ ہے ڈر کر تقیہ سے کہتے تھے۔ جو ائمہ اہلبیت کو جھوٹا بولے وہ جھوٹا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اصحاب نبی کو اس لئے سرسبز رکھتا ہوں کہ کافروں کو جلاؤں۔

صحابہ کرام کو برا کہنے سے قرآن کی خلاف ورزی ہوتی ہے

صاحبو! ذرا غور کرکے بولو صحابہ سے کون جل رہے ہیں، اور جو جل رہے ہیں وہ ہیں کیا؟ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؛ بے ایمان کافروں کو جلانے کے لئے صحابہ کو سرسبز رکھتا ہے۔ اہلِ بیت سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں سے میں پوچھتا ہوں! کیا ائمہ اثنا عشرہ کے سواء جتنے صحابہ تھے وہ سب کافر تھے؟ اس واسطہ کہ ان کے پاس ائمہ اثنا عشرہ کو نہ ماننے والے کافر ہیں۔ ہم تو ائمہ اثنا عشرہ اور دوسرے سادات کو مانتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان کے مذہب سے کوئی واقف نہیں۔ یہ تقیہ کی آڑ میں اپنے مذہب کو نہیں بیان کرتے۔ معلوم نہیں یہ یہودی ہیں۔ پارسی ہیں یا بُت پرست ہیں یا کیا ہیں۔

☆ یہاں بحرالعلومؒ کی مُراد اہل تشیع حضرات سے ہے جن کا حیدرآباد دکن میں اس وقت بہت زور تھا اور صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہا جاتا تھا۔ (ادارہ)

صاحبو! ہادی و پیشوا لوگ ہرگز تقیہ نہیں کرتے۔ لیڈر کی شان سے نہیں ہے کہ اپنے خیالات کو چھپائے۔ حسین بن علیؑ اور دیگر سادات کرام کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔

سرداد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

جو حضرت علیؑ کو یہ کہے کہ انھوں نے اپنی صاحبزادی کافر کو دی تھی۔ یہ انتہاء درجہ کہنے والے کی بے غیرتی بے حیائی ہے۔ جس سے حضرت علیؑ ابن ابی طالب پاک ہیں۔ جب نہ قرآن، نہ حدیث، نہ ائمہ راست گو، تو پھر دین کہاں؟ ایمان کدھر؟ یار رکھو! ایمان ہے تو امان ہے۔ تم ان لوگوں سے کہہ دو۔ صحابہ کرام کو، ائمہ ہدی کو کافر اور کذاب سمجھتے ہو تو تم کذاب۔ تم لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ کے مصداق لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَیۡظِکُمۡ۔ اور صحابہ اور ائمہ کی بدگوئی کر کے دنیا میں غضب کی آگ میں جلو اور آخرت میں تو تمہارا بُرا ٹھکانا ہے۔ حضرت مالک تمہارے منتظر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تمہارے لئے سب دروازے کھول دیئے ہیں۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ مالک کو اب زیادہ انتظار کرنے کی تکلیف نہ دو۔

سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ مَدَنِیَّۃٌ وَّہِیَ ثَمَانِیۡ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً وَّفِیۡہَا رُکُوۡعَانِ

سورۃ الحجرات مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱﴾

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا؛ اے ایمان والو! اے مسلمانو! لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ؛ آگے نہ بڑھو اللہ اور اُس کے رسول سے تقدیم نہ کرو۔ سبقت نہ کرو۔ پیش دستی نہ کرو۔ بے اجازت کوئی کام نہ کرو۔ چلنے میں اُن کے آگے آگے نہ چلو۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ؛ اللہ سے ڈرو۔ اس کے غضب سے پرہیز کرو۔ تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ؛ اللہ سمیع وعلیم ہے۔ تم کیا کہتے ہو سنتا ہے اور تم کیا کرتے ہو جانتا ہے۔ تمہارے اقوال و افعال سے واقف ہے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ و رسول کے سامنے تقدیم نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو وہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ مسلمانو ! لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ ؛ اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو ۔ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ؛ پیغمبر کی آواز پر ۔ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ ؛ اور پیغمبر کے سامنے پکار کر بات نہ کرو ۔ دَھک کر نہ بولو ۔ چلاّ کر بات نہ کرو ۔ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ ؛ جیسے چلاّتے ہو ایک دوسرے کے سامنے ۔ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ ؛ کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے کام ۔ کہیں حبط نہ ہو جائیں تمہارے اعمال ۔ کہیں تمہارا کیا دھرا برباد نہ ہو جائے ۔ تمہارے ثواب نیست و نابود نہ ہو جائیں ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ؛ اور تم کو خبر بھی نہ ہو ۔ اور تم کو اس کا شعور تک نہ ہو ۔ تم سمجھتے نہ ہو ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور ان کے سامنے چلاّ کر بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے ساتھ چلاّ کر بولتے ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے (نیک) اعمال اکارت اور برباد ہو جائیں اور تم کو معلوم تک نہ ہو ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ ؛ جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں ۔ جو لوگ اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں ۔ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؛ رسول اللہؐ کے پاس ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جو ۔ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ ؛ خدا نے اُن کے دلوں کو پرکھ لیا ہے ، جانچ لیا ہے ۔ اُن کے دلوں کا امتحان لے لیا ہے ۔ لِلتَّقْوٰی ؛ پرہیزگاری کے لئے ۔ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ؛ ان کے لئے معافی ہے ، بخشش ہے اور بڑا ثواب اور اجرِ عظیم ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ پیغمبرؐ کے پاس دبی آواز سے بولتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کا امتحان اللہ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے لیا ہے ۔ اُن ہی کے لئے ہے مغفرت اور اجرِ عظیم ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ ؛ جو لوگ تمہیں پکارتے ہیں ۔ ندا دیتے ہیں ۔ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ ؛ حجروں سے باہر ۔ گھروں کے پیچھے سے ۔ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ؛ اُن میں کے اکثر عقل نہیں رکھتے ۔ بے سمجھ ہیں ۔ نہ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ تم کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں اُن میں سے اکثر بے عقل ہیں ۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵

وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا ؛ اگر وہ صبر کرتے ، خاموشی کے ساتھ انتظار کرتے ۔ چپکے ٹھہرے رہتے ۔ حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ ؛

یہاں تک کہ تم خود اُن کے پاس آنکلتے جب تک کہ تم خود نکل آتے ۔ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؛ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ اس میں اُن کے لئے خیر تھا ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اللہ غفور رحیم ہے ۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ بخشتا ہے ۔ مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود ان کی طرف نکل آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر تھا اور اللہ غفور رحیم ہے ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ⑥

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو ! مسلمانو ! اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ ؛ اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق ، شریر ، خلاف شرع کام کرنے والا ، غیر معتبر آدمی ۔ بِنَبَاٍ ؛ کوئی خبر لے کر ۔ اگر کوئی غیر معتبر آدمی کوئی خبر لائے ۔ فَتَبَیَّنُوْٓا ؛ تو تم تحقیق کرو ۔ واضح کرو ۔ حالات سے واقف ہوا ایسا نہ ہو کہ ۔ اَنْ تُصِیْبُوْا ؛ ضرر پہنچا دو ۔ مصیبت لا دو ۔ لوگوں پر جا پڑو ۔ قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ ؛ کسی قوم کو نادانی سے ۔ ناواقفی سے ۔ فَتُصْبِحُوْا ؛ پھر تم صبح کرو ، ہوجاؤ ۔ عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ ؛ اس فعل پر کہ تم نے کیا ۔ نٰدِمِیْنَ ؛ نادم ، شرمندہ ، پشیمان ، پچھتانے والے ۔ پھر کل کو اپنے کئے پر تمہیں پچھتانا پڑے ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اگر کوئی شریر نا قابلِ اعتبار شخص کوئی خبر لائے تو تم اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی سے کسی کو صدمہ پہنچاؤ ۔ پھر کل تم کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے ۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦

وَاعْلَمُوْٓا ؛ اور جان رکھو ۔ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؛ کہ تم میں اللہ کا رسول ہے ، صاحبِ وحی ہے ۔ خدا کے بے حکم کوئی کام نہیں کرتا ۔ لَوْ یُطِیْعُکُمْ ؛ اگر وہ تمہاری اطاعت کرے تمہارے تابع ہوجائے ۔ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ ؛ بہت سے کاموں میں بہت سی باتوں میں ۔ لَعَنِتُّمْ ؛ تو تم پر بڑی مصیبت پڑتی ۔ بڑی دشواریاں پیش آتیں ۔ بڑی مشکل ہوتی ۔ بڑی مشقت پڑتی ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ ؛ مگر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی ۔ ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ۔ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؛ اور ایمان کو با زینت اور اچھا ، مرغوب ، آراستہ بنایا تمہارے دلوں میں ۔ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمْ ؛

اور مکروہ بنادیا تمہارے سامنے، ناگوار بنادیا تمہارے سامنے، بُرا دکھادیا۔ اَلْکُفْرَ ۔ وَالْفُسُوْقَ ۔ وَالْعِصْیَانَ ؛ کفر و انکار اور فسق و فجور۔ شرارت کو اور نافرمانی و عصیان کو۔ عَاصِیْ ۔ گنہگار۔ بے حکما۔ نافرمان۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں دُرست راستے پر چلنے والے۔ نیک روش والے۔ اچھی چال چلن کے۔

ترجمہ:- اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے۔ اگر وہ اکثر باتوں میں تمہاری اطاعت کرے تو اس سے تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پر نہیں۔ اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈالی ہے اور تمہارے دلوں میں اس کی خوبی ظاہر کردی۔ اور کفر و فسق و فجور اور عصیان و نافرمانی کو تمہارے لئے مکروہ و ناگوار کردیا ایسے ہی لوگ راہ یافتہ اور نیک چال پر رہتے ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؛ یہ لوگ دُرست راستہ پر کیسے رہے؟ اللہ کے فضل و کرم سے، اس کے احسان و اکرام سے۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ؛ اور اللہ علیم ہے حکیم ہے۔ جو کام کرتا ہے علم و حکمت سے کرتا ہے۔

ترجمہ:- یہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہے اور اللہ جو کچھ کرتا ہے علم و حکمت سے کرتا ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰۤی اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ ؛ اگر دو گروہ، دو جماعتیں، دو فرقے۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کے ایمانداروں میں سے۔ اِقْتَتَلُوْا ؛ آپس میں لڑ پڑیں، ایک دوسرے کو قتل کردیں۔ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ؛ تو اُن دونوں گروہ میں صُلح کرادو۔ واضح ہو کہ گناہ کرنے کے متعلق لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔ خوارج کہتے ہیں جس نے گناہ کیا وہ کافر ہے۔ مُرجیہ کہتے ہیں کہ آدمی گناہ کرنے سے دوزخ کا مستحق نہیں ہوتا۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ گناہ کرنے والا کافر ہے نہ مسلمان بلکہ ایک تیسری قسم فاسق ہے۔ اہلِ سنت کے پاس گناہ کرنے والا ابدی طور سے دوزخ میں نہ رہے گا کیونکہ ایمان عملِ قلبی ہے جو عملِ بدنی سے بہت زیادہ ہے، لہذا اُس کی وجہ سے مسلمان کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا نہ پڑے گا۔ خدا نے اگر توبہ قبول کرلی ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا ہی نہیں اور اگر اس نے توبہ کی نہیں تو میزان خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو اختیار ہے چاہے بخشے چاہے سزا دے۔ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی ؛ اگر اُن میں سے ایک دوسرے پر زبردستی زیادتی کرے، بغاوت رکھے، ظلم کرے۔ فَقَاتِلُوا الَّتِیْ

ایمان عمل قلبی ہے گناہ عمل بدنی ہے ایمان کے مقابل گناہ قابل معافی ہوجاتا ہے

تَبۡغِیۡ ؛ پھر لڑو اس جماعت سے جو زیادہ تر بغاوت اور ظلم کرتی ہے ۔ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰٓی اَمۡرِ اللّٰہِ ؛ یہاں تک کہ رجوع کرے حکمِ خدا کی طرف اور پابندِ احکام ہوجائے ۔ فَاِنۡ فَآءَتۡ ؛ اگر حکمِ خدا کی طرف رجوع ہوجائے ۔ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ؛ تو ان میں صُلح کرادو ۔ میل میلاپ کرادو ۔ بِالۡعَدۡلِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ وَاَقۡسِطُوۡا ؛ اور انصاف کا خیال رکھو ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ ؛ اللہ دوست رکھتا ، پسند کرتا ہے ، محبوب رکھتا ہے ۔ اَلۡمُقۡسِطِیۡنَ ؛ انصاف کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں ۔ تو تم ان میں صُلح کرادو ۔ اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زبردستی کرے تو جو زبردستی کرتا ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکمِ خدا کی طرف رجوع کرے ۔ پھر جب وہ حکمِ خدا کی طرف رجوع کرے تو عدل و انصاف کے ساتھ ان میں صُلح کرادو ۔ اور انصاف کا خیال رکھو ۔ خدا انصاف پسندوں کو پسند کرتا ہے ۔

ع ۱ / ۱۳ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۱۰

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ ؛ مسلمان آپس میں ہیں بھائی بھائی ۔ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ ؛ اپنے دو مسلمان بھائیوں میں صُلح کراؤ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ؛ تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

ترجمہ :- مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ تم اپنے دو بھائیوں میں صُلح کرادو (اُن کی اصلاح کرو) اور خدا سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۱۱

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؛ اے ایمان والو ! لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ ؛ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ، تمسخر نہ کرے ، ہنسی نہ اُڑائے ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ ؛ شاید کہ جن کی ہنسی کی جاتی ہے ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ۔ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ ؛ اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ؛ شاید کہ ، ممکن ہے کہ ، کیا تعجب ہے کہ ، کیا بعید ہے کہ وہ عورتیں جن کی ہنسی کی جاتی ہے اُن عورتوں سے بہتر ہوں جو ہنستی ہیں ۔ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؛ اور نہ عیب لگاؤ نہ طعنے دو خود اپنے آپ کو ، یعنی قرابت داروں کو ۔ کیونکہ اپنے رشتہ داروں کو بُرا بولنا خود کو بُرا بولنا ہے ۔ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؛ اور بُرے ناموں سے نہ پکارو ۔ بُرے لقب نہ دو ۔ اُن کو بدنام نہ کرو ۔ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ ؛ بدکاری کیا بُرا نام ہے ۔

بَعْدَ الْاِیْمَانِ ؛ ایمان کے بعد یعنی کسی ایماندار کو فاسق کہنا بڑا بُرا نام لگانا ہے، تم ایماندار ہو تو فاسق کے نام سے موسوم نہ ہو۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ ؛ اور جو عیب چینی اور بدگوئی سے توبہ نہ کرے۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ پس وہی لوگ ہیں ظالم، بے انصاف۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! تمہارا ایک گروہ دوسرے گروہ سے تمسخر نہ کرے۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور عورتیں بھی عورتوں سے تمسخر نہ کریں۔ ٹھٹا نہ کریں۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور اپنے لوگوں کی عیب جوئی نہ کرو۔ نہ ان کو بُرے ناموں سے یاد کرو۔ ایمان کے بعد فسق کا نام بہت بُرا ہے۔ اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہ تو ظالم ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؕ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اِجْتَنِبُوْا ؛ پرہیز کرو۔ بچو۔ کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؛ بہت سے گمانوں سے، لوگوں پر زیادہ بدگمانی نہ کرو۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ ؛ بے شک بعض گمان۔ اِثْمٌ۔ گناہ ہیں۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا ؛ اور لوگوں کے عیوب کو تلاش نہ کرو۔ ان کی جاسوسی نہ کرو۔ اُن کی برائیوں کی جستجو نہ کرو۔ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ؛ اور کوئی کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی نہ کرے۔ بدگوئی نہ کرے۔ غیبت نہ کرے۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ ؛ کیا تم سے کوئی چاہتا ہے۔ پسند کرتا ہے۔ اَنْ یَّاْکُلَ ؛ کہ کھائے۔ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا ؛ اپنے مَرے ہوئے بھائی کا گوشت۔ فَکَرِهْتُمُوْهُ ؛ پھر یہ تو تم کو مکروہ معلوم ہوگا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ؛ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! قِسم قِسم کے گمان سے بچو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی اور عیب جوئی نہ کرو۔ اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہیں پسند ہے؟ کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھاؤ۔ پھر تم اس کو ناپسند کروگے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اے آدمیو ! اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ ؛ ہم نے تم کو پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى ؛ ایک مرد اور ایک عورت سے ۔ یعنی آدم وحوا سے ۔ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ ؛ اور بنایا تم کو جماعتیں اور قبیلے ۔ لِتَعَارَفُوْا ؛ تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو ۔ ایک دوسرے کی معرفت ہو ۔ آپس میں متعارف ہو ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے ، وہی بڑا کریم ہے ، شریف ہے ۔ اَتْقٰىكُمْ ؛ جو تم میں زیادہ پرہیزگار اور خدا ترس ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ؛ اللہ کو سب کا علم ہے سب کی خبر ہے ۔

ترجمہ :- آدمیو ! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے لئے کنبے اور قبیلے بنائے (ذاتیں اور گوتیں بنائیں) (کیوں ؟) کہ تم ایک دوسرے سے تعارف پیدا کرو ۔ یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے جو تم میں زیادہ خدا ترس ہے ۔ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔ سب کی خبر رکھتا ہے ۔

صاحبو ! دنیا میں عصبیتیں مختلف نسبتوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ بعض وطن کی طرف نسبت کرتے ہیں ۔ ہندوستان کا رہنے والا ہندوستانی ، عربستان کا رہنے والا عرب ، بعض کو زبان سے زیادہ تعلق ہوتا ہے مثلاً امریکن اور انگریز ۔ انگریزی زبان کی وجہ سے ایک سمجھے جاتے ہیں ۔ بعض میں عصبیت رنگ کے لحاظ سے ہوتی ہے ۔ جیسے امریکہ میں کالے بھی ہیں اور گورے بھی ہیں ۔ مگر کالے کالے الگ سمجھے جائیں گے اور گورے گورے الگ ۔ اسلام میں قومیت اور عصبیت باعتبار تہذیب اور تقویٰ کے ہے ۔ باعتبار مذہب کے ہے ۔ مسلمان مسلمان ایک قوم کے ہیں ۔ چاہے کالے ہوں یا گورے عرب ہوں یا ہندوستانی ۔ بزرگی کا معیار بھی اسلام میں پرہیزگاری ہے جو اچھے کام کرے گا وہ اچھا ہے ۔ یہاں برہمن اچھے اور باقی کے سب بُرے کا مسئلہ نہیں ہے ۔ نہ انگریز اچھے اور دوسری قومیں بُری کا مسئلہ ہے ۔ ایک مراکو میں رہنے والا چینی کا بھائی ہے ۔ ایک انگلستان میں رہنے والا مسلمان ، ہندوستان میں رہنے والے کا بھائی ہے ۔ اِن میں سے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے وہی اچھا ہے ۔ سید ۔ شیخ ۔ مغل ۔ پٹھان سب تعارف اور پہچانت کے لئے ہیں ۔ سادات کو سمجھنا چاہئیے کہ میں اگر اچھے کام کروں گا تو سیّد رہوں گا ۔ اگر بُرے کام کروں گا تو کیسی سیادت ؟ اور میری سرداری کون مانے گا ۔ شیخوں کو بھی سمجھنا چاہئیے کہ ہم صحابہ کرام کی اولاد ہونے سے کچھ بزرگ نہیں ہوجاتے ۔ بزرگی علم وعمل سے ہے ۔ علم وفضل نہیں تو بزرگی بھی نہیں ۔ گزشتہ لوگوں کو علم تھا اور وہ نیک کام کرتے تھے ۔ ان کو دین کا علم تھا اور علم کے مطابق عمل کرتے تھے ۔ وہ بزرگ بھی سمجھے جاتے تھے ۔ اسلام میں ذات گوتر کوئی چیز نہیں ۔ یہ سب نفسانیت کی باتیں ہیں ۔ ذرا غور کرو ۔ رام چندر جی ۔ کرشن جی یہ چھتری ذات کے ہیں مگر اوتار سمجھے جاتے ہیں ۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر برہمن جس کی ذات بڑی اعلیٰ سمجھی جاتی ہے ۔ رام چندر جی ۔ کرشن جی جو غیر برہمن ہیں اُن سے ہر بدکار برہمن افضل ہوگا ۔ اسلام اسی بات کو صاف کر رہا ہے کہ بزرگی علم وعمل سے ہے نہ کہ جاتی اور گوتر سے ۔

اسلام میں ذات پات کوئی چیز نہیں ۔ بزرگی علم وعمل سے ہے

صاحبو! مسلمانوں کو چاہیے کہ اس آیت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؛ یہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے ۔ اس کو پیشِ نظر نہ رکھنے سے مسلمانوں کی ساری تباہی ہورہی ہے ۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؛ عرب کے بدوی، دیہاتی، گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے ۔ ہم کو دینِ حق کا یقین ہے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ لَّمْ تُؤْمِنُوْا ؛ تم ایمان نہیں لائے ۔ وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا ؛ مگر تم کہو ۔ ہم اسلام لائے ، ہم نے اطاعت قبول کرلی ۔ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؛ اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اگر تم صحیح طور سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ، دل سے ان کی فرماں برداری کرو ، یقین کے ساتھ ان کا کہا مانو ۔ لَا يَلِتْكُمْ ؛ تم سے کم نہ کرے گا ، نہ گھٹائے گا ۔ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؛ تمہارے اعمال میں سے کچھ ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ یقیناً اللہ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحمت بھی ۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے وہ غفور رحیم ہے ۔

ترجمہ :- عرب کے دیہاتیوں نے کہا ہم ایمان لائے (پیغمبر!) تم کہو کہ تم ایمان نہیں لائے ۔ ہاں ! تم یہ کہہ سکتے ہو ۔ ہم اسلام لائے ۔ ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے ۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی (دل سے) اطاعت کرو تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے گا ۔ یقیناً اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! ایمان کے معنٰی ہیں یقین کرنا اور اسلام کے معنٰی ہیں اطاعت کرنا اور اپنے آپ کو سپرد کردینا ، حوالہ کردینا اگر دل میں یقین ہے ۔ جیسے بعض کافروں کو تھا ۔ اور اطاعت فرماں برداری نہ ہو تو یہ ایمان کیا کام آسکتا ہے ۔ ایسے یقین سے فائدہ ؟ اختــرت نــارا علـى العــار ۔ اس پر دلالت کرتا ہے ۔ یہاں نہ ایمان مقبول عند اللہ ہے نہ اسلام ۔ اگر دل میں یقین بھی ہے اور اطاعت بھی ہے مگر جان کے ڈر سے ظاہر نہیں کررہا ہے تو یہاں ایمان تو ہے مگر اسلام نہیں ۔ یہ بھی ایک تقیہ کی صورت ہے ، دل کا حال خدا کو معلوم ۔ پیغمبر تقیہ نہیں کرتے نہ پیشوایانِ دین تقیہ کرتے ہیں ۔ تقیہ کرنا نامردوں کا کام ہے ۔ دل میں ایمان ہے ظاہر میں اطاعت ہے ۔ ایسوں کا ایمان بھی مقبول ، اسلام بھی مقبول ، یہ سچا مسلمان ہے ۔ اصلی مومن ہے ۔ بظاہر اسلام ہے فرمانبرداری ہے ۔ مگر دل میں ایمان کا پتہ نہیں یہ منافق ہیں ۔ ان لوگوں کا ایمان اور اسلام دونوں خدا کے پاس نامقبول ۔ مگر ظاہر میں اسلامی احکام اس پر جاری ہوں گے ۔ کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس کے دل میں ایمان نہیں ۔ کیونکہ دلوں کا جاننے والا خدا ہے ۔

ایمان اور اسلام کا فرق ۔ پیشوایانِ دین تقیہ نہیں کرتے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان تو وہی ہیں ۔ وہی لوگ مومن کہلانے کے قابل ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ۔ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا ؛ پھر ان کو شک اور ریب نہ ہوا ۔ کچھ شبہ نہ پیدا ہوا ۔ وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ ؛ اور کوشش کی ، جہاد کیا صرف کر کے اپنے مال کو ۔ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اور اپنی جان سے ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ؛ وہی ہیں سچے ۔ راست گو ۔ راست کردار ۔

ترجمہ :- مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کرتے اور اپنے مال و جان سے راہِ خدا میں کوشش اور محنت اٹھاتے ہیں وہی ہیں سچے ، (راست گفتار ، راست کردار) ۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۶

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو کیا تم معلوم کرواتے ہو اللہ کو اپنا دین ، کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے اور اس کو تمہارے صحیح حالات کا خوب علم ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے وہ سب کچھ جانتا ہے ۔ ہر چیز سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے جانتا ہے ۔ اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۷

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ ؛ یہ لوگ تم پر منت احسان رکھتے ہیں ۔ اَنْ اَسْلَمُوْا ؛ کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں ، اسلام لائے ہیں ۔ مطیع و فرماں بردار ہو گئے ہیں ۔ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ تم اپنے اسلام کا احسان و منت مجھ پر نہ رکھو ۔

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ ؛ بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے ۔ تم کو اپنا زیر بارِ احسان کرتا ہے ۔ اَنْ هَـدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ ؛ کہ تم کو ایمان کی ہدایت دی ۔ تم کو ایمان دار بنایا ۔ اِنْ كُنْـتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم راست گفتار ۔ راست کردار ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) یہ لوگ تم پر منت و احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں ، تم کہو مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان کی ہدایت دی (اور توفیق عطا کی) بشرطیکہ تم سچے ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ ع ۸/ ۱۴

اِنَّ اللّٰـهَ يَعْلَمُ ؛ بے شک اللہ جانتا ہے ۔ غَيْبَ السَّمٰـوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کو ، رازوں اور بھیدوں کو ۔ اُن کی اصل اور کنہ کو ۔ وَاللّٰـهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اللہ دیکھ رہا ہے تمہارے کاموں کو ۔ اللہ تمہارے اعمال کا دانا بینا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کو جانتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ق مکہ میں نازل ہوئی اس میں (۴۵) آیتیں اور (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ المنزل ۷

قٓ ؛ اللہ اعلم بمرادہ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ؛ قسم ہے قرآنِ مجید کی ۔ قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک لفظ پر غور کرو ۔ اُس کی فصاحت ۔ اس کے اثر ۔ اس کی اعلیٰ تعلیم پر غور کرو ۔ اُس سے اسلام کا حق ہونا ثابت ہوگا ۔

ترجمہ :- ق ۔ قرآنِ مجید کی قسم ہے ۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲

بَلْ عَجِبُوْٓا ؛ بلکہ انھوں نے تعجب کیا ۔ اَنْ جَآءَ هُمْ ؛ کہ ان کے پاس آیا ہے ۔ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؛ ان ہی میں سے ایک پیغمبر ۔ خوفناک واقعہ کی اطلاع دینے والا ۔ فَـقَالَ الْـكٰفِرُوْنَ ؛ پھر کافروں نے کہا ۔ هٰـذَا شَـيْءٌ عَـجِيْبٌ ؛ یہ تو عجیب بات ہے ۔ اچنبھے کی چیز ہے ۔ ہم بھی آدمی یہ بھی آدمی ۔ ان کو کہاں سے سرخاب کے پر پھوٹے ہیں کہ ہم تو یوں ہی رہ گئے

اور یہ ہوگئے پیغمبر۔

ترجمہ :- بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ان کے پاس خود اُن میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آ گیا۔ پھر کافروں نے کہا یہ تو عجیب وغریب بات ہے۔

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ﴿۳﴾

ءَ اِذَا مِتۡنَـا وَكُنَّـا تُرَابًـا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے۔ ذٰلِکَ ؛ یہ رَجۡعٌ ؛ واپس ہونا۔ تو پھر دوبارہ زندہ ہوں گے۔ ذٰلِکَ رَجۡعٌ بَعِیۡدٌ ؛ یہ دوبارہ زندہ ہونا تو بہت بعید ہے۔

ترجمہ :- کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے۔ یہ واپس ہونا تو بہت بعید ہے۔

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ‌ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ﴿۴﴾

قَدۡ عَلِمۡنَا ؛ ہم کوخوب معلوم ہے۔ مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ؛ کہ اُن میں سے اُن کے گوشت پوست ہڈیوں کو زمین کھاجاتی ہے۔ ان کے اجزاء کوکم کرتی اور گھٹا دیتی ہے۔ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ؛ اور ہمارے پاس ایک حفاظت کرنے والی کتاب ہے۔ لوحِ محفوظ ہے۔ کیا کیا ہورہا ہے سب اس میں بلاکم وکاست لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ :- ہم کوخوب معلوم ہے۔ زمین جتنا اُن میں سے گھٹاتی ہے۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ﴿۵﴾

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ ؛ بلکہ انھوں نے حق کی تکذیب کی ہے۔ سچی بات کو جھٹلایا ہے۔ لَمَّا جَآءَهُمۡ ؛ جب حق اُن کے پاس پہنچا۔ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ؛ پھر یہ لوگ ایک اُلجھی بات میں پڑے ہیں۔ ایک متزلزل حالت میں مبتلا ہیں۔ ان کے خیالات میں ایک قسم کی گڑبڑ ہے۔

ترجمہ :- بلکہ جب (دین) حق اُن کے پاس پہنچا توانھوں نے اس کو جھٹلایا۔ پس وہ اُلجھے ہوئے خیالات میں مبتلا ہیں (اُن کا عقیدہ متزلزل ہوگیا ہے)۔

اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾

اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا ؛ کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا۔ کیا انھوں نے نظر تک نہیں کی۔ اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ ؛ آسمان کو جو ان کے اوپر ہے۔ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا ؛ ہم نے اسے کیسا بنایا۔ وَزَيَّنّٰهَا ؛ اور ہم نے اس کو کیسے زیب وزینت دی ہے۔ وَمَا لَهَا

مِنْ فُرُوْجٍ ؛ اور اُس میں کسی قسم کا رخنہ تک نہیں ۔ کسی قسم کا شگاف اور سوراخ تک نہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے آسمان تک کو نہیں دیکھا جو اُن پر ہے ۔ ہم نے اس کو کیسا بنایا ۔ کیسا با زیب و زینت پیدا کیا اور اس میں کسی قسم کا رخنہ تک نہیں ۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا ؛ اور ہم نے زمین کو پھیلایا بچھایا ۔ وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ ؛ اور ڈال دیا ہم نے اس زمین میں سنگین اور لنگرزن پہاڑوں کو ۔ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے اُس میں اُگائے ۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ؛ قسم قسم کے ۔ بَهِيْجٍ ؛ خوش نما بارونق ، بہجت انگیز ، دلکش ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو پھیلایا بچھا دیا اور اس میں لنگرزن پہاڑوں کو قائم کر دیا ۔ اور اس میں قسم قسم کی خوش نما چیزیں اُگا دیں ۔

دوستو ! کسی نے ایک بدوی عرب سے پوچھا کہ خدا کے ہونے پر کیا دلیل ہے ۔ اُس نے کہا (اَلْبَعْرَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ) مینگنی دیکھ کر آدمی سمجھ جاتا ہے کہ یہاں کوئی اونٹ آیا تھا ۔ (وَاٰثَارُ الْاَقْدَامِ تَدُلُّ عَلَى الْمَسِيْرِ) اور نشانِ قدم دلالت کرتے ہیں کہ یہاں سے بھی کوئی آدمی گزرا ہے ۔ (فَسَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ) تو پھر کیا آسمان جس میں بُرج ہیں روشن ستارے ہیں (وَاَرْضٌ ذَاتُ فِجَاجٍ) اور زمین جس میں کشادہ راستے ہیں (اَلَا تَدُلُّ عَلَى السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ) کیا اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ کوئی سننے والا اور دیکھنے والا بھی ہے ۔ ایک دوسرے بدوی سے بھی ایسا ہی سوال کیا گیا ۔ اس نے جواب دیا ۔ (اُغْنِيَ الْاَصْبَاحُ عَنِ الْمِصْبَاحِ) صبح کو دکھانے کے لئے چراغ کی کیا ضرورت ۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸

تَبْصِرَةً ؛ (یہ سب کیوں ہوا) قدرت کے تماشے دکھانے کو ۔ اندھوں کی بصیرت پیدا کرنے کے لئے ۔ وَذِكْرٰى ؛ اور یاددہانی کے لئے ۔ پند و نصیحت کے لئے ۔ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ؛ ہر رجوع ہونے والے ، اِنابت والے بندے کے لئے ۔

ترجمہ :- یاد دہانی اور بصیرت افزائی کے لئے اور پند و نصیحت کے لئے ہر خدا کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لئے ۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹

وَنَزَّلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ ابر سے ۔ مَآءً مُّبٰرَكًا ؛ بابرکت پانی کو ۔ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ ؛ پھر ہم نے پانی سے باغ لگائے ۔ درخت اُگائے ۔ وَحَبَّ الْحَصِيْدِ ؛ اور کاٹنے کا اناج ، کھیتی کا غلہ ۔

ترجمہ:- اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اُتارا۔ پھر اُس سے باغ اور کٹنے والے کھیت کا اناج اُگایا۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ ؛ اور اونچے قد کے کھجور کے درخت۔ لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ؛ اس کا گابا۔ تہ بہ تہ۔ تہ بہ تہ یا اس کے میوے خوشے بہت تہ بہ تہ خوب گوندے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- اور ہم نے بلند بالا درختِ خرما پیدا کئے اُس کا گابا تہ بہ تہ ہے۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

رِزْقًا لِّلْعِبَادِ ؛ بندوں کے کھانے پینے کے لئے۔ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؛ اور ہم نے اس پانی سے ایک مُردہ شہر کو زندہ کردیا۔ تنِ مُردہ کو حیات بخشی۔ اُجڑے گاؤں کو پھر آباد کردیا۔ بسادیا۔ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ؛ ایسے ہی پھر قبروں سے نکلنا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ترجمہ:- (یہ پانی یہ میوے یہ غلہ کیوں؟) بندوں کے کھانے پینے کے لئے اور ہم نے اُجڑے شہر کو اس سے آباد کردیا۔ اسی طرح پھر (قبروں سے) نکلنا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے جھٹلایا تھا۔ تکذیب کی تھی۔ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ؛ قومِ نوح نے اور اصحابِ رس نے اور قومِ ثمود نے۔ رَس ایک کنواں ہے۔ بعض کہتے ہیں جھاڑی ہے اور بعض کے پاس خندق ہے، مگر کس پیغمبر کے زمانہ کا واقعہ ہے کچھ معلوم نہیں۔

ترجمہ:- ان لوگوں سے پہلے قومِ نوح اور اہلِ رَس اور قومِ ثمود نے تکذیب کی تھی۔ جھٹلایا تھا۔

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

وَعَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ؛ اور تکذیب کی تھی قومِ عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی برادروں نے۔

ترجمہ:- اور (تکذیب کی تھی) عاد و فرعون اور لوط کے بھائی برادروں نے۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ ؛ اور اَیکہ کے رہنے والے۔ اَیکہ۔ ایک درختوں کا جھنڈ اور بَن ہے۔ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؛ تبع کی قوم۔

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ ؛ ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا ۔ فَحَقَّ وَعِیْدِ ؛ اصل میں وَعِیْدِیْ ہے ۔ میرا وعید اُن پر ثابت ہوگیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے ۔ میری سزا اُن پر محقق ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور اصحٰب ایکہ اور قومِ تُبّع ، ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کی تکذیب کی اور جھٹلایا ۔ لہذا میرا عذاب ان پر ثابت ہوگیا (آ گیا) ۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑮ ع ١٥

اَفَعَیِیْنَا ؛ کیا ہم تھک گئے ہیں ۔ عَیِیَ ۔ یَعْیٰ ۔ عِیًّا وَ عَیَاءً ؛ تھک جانا ، عاجز ہوجانا ، لاجواب ہوجانا ۔ بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؛ کیا ہم ایک دفعہ پیدا کرکے دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز ہوگئے ہیں ۔ بَلْ ھُمْ فِیْ لَبْسٍ ؛ بلکہ وہ شک میں ہیں ۔ دھوکہ میں ہیں ۔ التباس میں ہیں ۔ مِنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؛ پھر پیدا کرنے میں ۔

ترجمہ :- کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرکے تھک گئے ہیں ۔ بلکہ ان کو پھر پیدا کرنے میں شک ہے ۔

واضح ہو کہ بعض عرفاء اس مقام پر فرماتے ہیں کہ ہر آن ہر لحظہ قہرِ احدیت سے تمام عالم نیست و نابود ہوتا جاتا ہے اور رحمانیت اس کو تازہ وجود عطا کرتی ہے ۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ چراغ روشن ہے اور ہر آن ، ہر لحظہ ، چراغ کا تیل فنا ہوکر یا کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بن کر نکل جاتا ہے اور دوسرا تیل کا حصہ شعلہ بن کر چراغ کو قائم رکھتا ہے مگر لوگوں کو دھوکہ ہوتا ہے کہ چراغ کا ایک ہی شعلہ قائم ہے ۔ اس کو عرفاء تجددِ امثال کہتے ہیں ۔ ایک مثل جاتا ہے دوسرا مثل آتا ہے ۔ ان سب صورتوں میں کونسی چیز قائم و دائم ہے ۔ اس کی حقیقت اس کا عینِ ثابتہ ہر حال میں باقی ہے ۔ اسمائے الٰہی کی تجلیات اس کی حقیقت اور عینِ ثابتہ پر ہر وقت تازہ بہ تازہ جلوہ فرما ہیں ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ وَنَعْلَمُ ؛ اور ہم جانتے ہیں ۔ ہم کو علم ہے ۔ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ؛ جو وسوسہ پیدا کرتا ہے اُس کا نفس ۔ اس کے دل میں جو خطرات آتے ہیں اُس کے جی میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ ؛ اور ہم انسان سے قریب تر ہیں ۔ زیادہ نزدیک ہیں ۔ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ؛ اس کی نبض سے ۔ اُس کی شہ رگ سے جو ہمیشہ دھڑکتی رہتی ہے ۔ حرکت کرتی ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ۔ اور اُن وسوسوں کو بھی جانتے ہیں (اور اُن خیالات سے بھی واقف ہیں) جس کو اس کا نفس پیدا کرتا ہے ۔ اور ہم انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں ۔

صاحبو! انسان کا مرکز اُس کی روح ہے۔ شہ رگ میں خون ہوتا ہے۔ خون میں لطیف بخار ہے۔ لطیف بخار کو عالم مثال سے ربط ہے۔ عالمِ مثال کو روح غیر مادّی سے ربط ہے۔ اور اس کو اس کی حقیقت یا عینِ ثابتہ اور تجلیاتِ اسماء وصفات سے علاقہ ہے۔ سب کچھ ہے مگر کونسی چیز ہے جس کو وجودِ الٰہی احاطہ کیا ہوا نہیں ہے۔ ذاتِ الٰہی ہر چیز سے قریب تر ہے۔ ایک دوسرے کے لئے وسائط ہیں۔ ذرائع ہیں مگر خدا سے ربط کسی ذریعہ کا محتاج نہیں۔ لہٰذا بہ نسبت شہ رگ کے، اللہ کو انسان کی انا سے زیادہ قرب ہے۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ ؛ جب کہ دو یاد رکھنے والے یاد رکھتے ہیں۔ دو لینے والے لے رہے ہیں۔ یعنی کراماً کاتبین۔ جو دو فرشتے ہیں۔ عَنِ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی جانب سے نیکی کا فرشتہ۔ وَعَنِ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں طرف سے بدی کا فرشتہ۔ قَعِيْدٌ ؛ بیٹھا ہوا ہے۔ جہاں کسی نے بُرائی کی اور اس کے فرشتے نہ لکھ لیا۔

ترجمہ:- جب دو لینے والے لے رہے ہیں۔ ایک سیدھی طرف بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا بائیں طرف۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ ؛ نہیں بولتا ایک بات۔ اس کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی۔ اِلَّا لَدَيْهِ ؛ مگر اس کے پاس۔ رَقِيْبٌ ؛ ایک نگہبان ہے۔ ایک تاک لگائے ہوئے ہے۔ عَتِيْدٌ ؛ تیار۔

ترجمہ:- آدمی کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا بیٹھا ہوا ہے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ ؛ اور آئی موت کی بے ہوشی۔ اس کی سختی۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ۔ موت کے ساتھ اُس کا آنا برحق تھا۔ مناسب تھا۔ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ ؛ یہ وہ چیز ہے جس سے کہ تو تھا۔ تَحِيْدُ ؛ کنارہ کرتا، بھاگتا، بدکتا۔

ترجمہ:- اور آ گئی موت کی سختی موت کے ساتھ۔ یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؛ اور صور پھونک دیا گیا۔ بگل بج گیا۔ نرسنگا پھونک دیا گیا۔ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ؛ یہ عذاب کا دن ہے۔ وَعِيْدٌ ؛ دھمکی۔ استحقاقِ عذاب کا حکم۔ یہ لفظ بُرائی میں مستعمل ہے اور۔ وَعْدَةٌ بھلائی میں۔

ترجمہ:- صور پھونک دیا گیا (بگل بج گیا)۔ یہ دن ہے وعید کا (وعدۂ عذاب کا)۔

وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ﴿۲۱﴾

وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ ؛ اور قیامت میں ہر شخص آئے گا۔ مَعَهَا سَآئِقٌ ؛ اس کے ساتھ ایک پیچھے سے ہانکنے والا ہوگا۔ گرفتار کر کے لانے والا۔ دھکے دے کر آگے بڑھانے والا۔ وَشَهِيۡدٌ ؛ اور ایک گواہی دینے والا۔ اس کے اعمال بتانے والا۔

ترجمہ:- اور ہر شخص آئے گا۔ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا۔ اور ایک حالات بتانے والا ہوگا۔

لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ﴿۲۲﴾

لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ ؛ تُو تو غفلت میں تھا، بے خبر تھا۔ مِنۡ هٰذَا ؛ اس روزِ قیامت سے۔ اِن واقعات سے جو پیش آنے والے تھے۔ تیری آنکھوں پر غفلت کا پردہ تھا۔ فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ ؛ پھر ہم نے کھول دیا تجھ سے تیرے پردے کو۔ ہم نے تیری آنکھوں پر سے اندھیری ہٹادی۔ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ؛ پھر آج تو تیری بصارت تیری نظر خوب تیز ہے۔

ترجمہ:- یقیناً تو اس دن سے، اس حال سے غافل تھا۔ ہم نے تیری آنکھوں پر سے پردے ہٹادیئے۔ پھر آج تیری نظر بڑی تیز ہے۔

وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيۡدٌ ؕ﴿۲۳﴾

وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ ؛ اور وہ فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا۔ قَرِيۡنٌ۔ ساتھی۔ ہم نشین۔ هٰذَا مَا لَدَىَّ ؛ یہ وہ ہے جو میرے پاس تھا۔ عَتِيۡدٌ ؛ تیار۔ حاضر۔ اعمال نامے میں لکھا ہوا۔ روزنامچے میں درج۔

ترجمہ:- اور اُس کا ساتھی کہے گا یہ وہ ہے جو میرے پاس حاضر ہے۔

اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍ ﴿۲۴﴾

اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ ؛ دو بازو سے فرشتے پکڑ لیتے ہیں اور ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ جہنم میں لے جاکر ڈال دو۔ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍ ؛ ہر اک کٹر کافر کو۔ بڑے منکر کو۔ نہایت ناشکرے کو۔ یعنی ضدی کو۔ ہٹ دھرم عناد رکھنے والے سرکش کو۔

ترجمہ:- جہنم میں ڈال دو ہر ضدی کٹر کافر کو۔

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِيۡبِ ۙ﴿۲۵﴾

مَنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ ؛ خیر کے کام سے لوگوں کو خوب منع کرنے والا۔ خیر کے کاموں سے لوگوں کو بہت روکنے والا۔ نہ خود

بھلا کام کرے ۔ نہ دوسروں کو کرنے دے ۔ بھلائی سے روکنے والا ۔ مُعۡتَدٍ ؛ اپنے حد سے تجاوز کرنے والا ۔ خود کو بندہ نہ سمجھنے والا ۔ مُّرِیۡبٍ ؛ شک و شبہ میں مبتلا ۔ خدا اور آخرت کا یقین نہ رکھنے والا ۔

ترجمہ :- بھلائی سے روکنے والے کو ۔ حد سے بڑھ جانے والے کو ۔ ہر وقت شک و شبہ میں مبتلا کو ۔

الَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰہُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ﴿۲۶﴾

اَلَّذِیۡ جَعَلَ ؛ جس نے تجویز کیا ہے ۔ مقرر کیا ہے ۔ ٹھہرایا ہے ۔ مانا ہے ۔ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ؛ خدا کے سوائے ایک اور معبود ۔ فَاَلۡقِیٰہُ ؛ لہذا اس کو ڈال دو ۔ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ؛ شدید عذاب میں ۔ سخت تکلیف میں ۔ جہنم میں ۔

ترجمہ :- جس نے خدا کے ساتھ ایک اور معبود کو بھی مانا تھا ۔ لہذا اس کو سخت عذاب میں ڈال دو ۔

قَالَ قَرِیۡنُہٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَیۡتُہٗ وَ لٰکِنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۲۷﴾

قَالَ قَرِیۡنُہٗ ؛ اس کا ساتھی کہے گا یعنی شیطان یا گرو یا اس کا لیڈر یا اس کا پیشوا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ۔ مَاۤ اَطۡغَیۡتُہٗ ؛ میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا ۔ میں نے اس کو سرکشی اور طغیان میں نہیں ڈالا ۔ میں نے اسے جبراً شرارت میں مبتلا نہیں کیا ۔ وَ لٰکِنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ؛ مگر وہ خود تھا بڑی ہی گمراہی میں ۔ بے انتہاء ضلالت میں ۔

ترجمہ :- اس کا ساتھی کہے گا ۔ اے ہمارے رب ! میں نے اس کو شرارت پر جبراً نہیں لگایا ۔ وہ خود تھا بڑی ہی گمراہی میں ۔

قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَیَّ وَ قَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَیۡکُمۡ بِالۡوَعِیۡدِ ﴿۲۸﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَیَّ ؛ خصومت اور جھگڑے کی باتیں نہ کرو میرے پاس ۔ اب سب لاحاصل ہیں ۔ وَ قَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَیۡکُمۡ بِالۡوَعِیۡدِ ؛ اور میں تمہاری طرف بھیج چکا تھا پہلے ہی سے اطلاعِ استحقاقِ عذاب ، اطلاعِ سزا ۔

ترجمہ :- فرمائے گا ۔ اب میرے سامنے آپس میں نہ جھگڑو ۔ میں نے تو پہلے ہی سے تم کو اس عذاب کے استحقاق کی اطلاع دی تھی ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ اچھے کام کا وعدہ ہوتا ہے اور تکلیف دہ کام کی وعید ہوتی ہے ۔ لوگ اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ خلفِ وعید سے کذبِ واجب تعالیٰ لازم آتا ہے ۔ یہ لوگ اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ سزا دینے کا حکم اور چیز ہے اور سزا کا مستحق ہونا اور بات ہے ۔ خلفِ وعدہ عیب ہے اور خلفِ وعید رحم ہے کرم ہے احسان ہے ۔

ع ۲ ۱۴ ۱۶ مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۲۹﴾

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ ؛ نہیں بدلتی بات میرے پاس ۔ میرا کہا نہیں ٹلتا ۔ جو وعید میں نے سُنائی تھی وہ ہرگز نہیں بدلتی ۔ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ ؛ اور میں کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ ذرا بھی بے انصافی نہیں کرتا ۔ لِلْعَبِيْدِ ؛ بندوں سے ۔ یہ آیت کافر کے متعلق ہے نہ کہ گنہگار مومن کے لئے ۔ عبید کے لئے (یعنی کٹر کافر کے لئے) ۔

ترجمہ :- میرا کہا نہیں ٹل سکتا اور میں بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ ؛ اُس دن کو یاد کرو کہ ہم جہنّم کو کہیں گے ۔ هَلِ امْتَلَاْتِ ؛ کیا تو بھر گئی ؟ وَتَقُوْلُ ؛ اور جہنّم کہے گی ۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؛ کیا کچھ ہے زیادتی ، کچھ اور بھی ۔

ترجمہ :- جس دن ہم جہنّم سے کہیں گے ۔ کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے ۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ ؛ اور جنت نزدیک کی جائے گی ۔ زَلَفَ : نزدیک ہوا ۔ اُزْلِفَ : نزدیک کیا گیا ۔ زُلْفٰی ؛ نزدیکی کی شکل ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ پرہیزگاروں کے لئے ۔ متقیوں کے لئے ۔ غَيْرَ بَعِيْدٍ ؛ کچھ دُور نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- اور جنت نزدیک کردی جائے گی ، کچھ دور نہ رہے گی متقی پرہیزگاروں سے ۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

هٰذَا مَاتُوْعَدُوْنَ ؛ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ؛ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ، احکامِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے کے لئے ۔ اٰبَ ۔ يَؤُوْبُ ۔ اَوْبًا ۔ رجوع کرنا ۔ توبہ کرنا ۔ اَوَّابٌ ۔ رجوع الی اللہ کرنے والا ۔

ترجمہ :- یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر ایک اللہ کی طرف رُجوع کرنے والے ، پابندِ احکام کے لئے ۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ ؛ جو اللہ رحمٰن سے ڈرتا ہے ۔ جس کے دل میں اس کا رعب اور ہیبت ہے ۔ بِالْغَيْبِ ؛ بن دیکھے ۔ باوجود یہ کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہے ۔ غیب کے پردے میں ہے ۔ وَجَآءَ ؛ اور دربارِ الٰہی میں حاضر ہوا ۔ آیا ۔ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ؛ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اِنابت والے دل سے ۔

ترجمہ :- جو بے دیکھے مہربان خدا سے ڈرتا ہے اور ایسا دل لے کے حاضر ہوا ہے جو خدا کی طرف

رجوع کرتا اور اِنابت والا ہے۔

ادْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؛ جنت میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ۔ ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ؛ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ اب تم جنت سے کبھی نکالے نہیں جاؤ گے۔

ترجمہ:- جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ آج سے تم کو خلود دوام نصیب ہوگا۔ (اور جنت سے کبھی نہ نکالے جاؤ گے)۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝

لَهُمْ مَّا يَشَـآءُوْنَ فِيْهَا ؛ اُن کے لئے ہے وہ جو چاہیں جنت میں۔ وَلَـدَيْـنَـا مَزِيْدٌ ؛ اور ہمارے پاس سے اور زیادتی ہے۔ جنت میں صرف تمہارے اعمال کا ہی بدل نہیں ہے۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے اس کے سوا بہت کچھ دے گا تم کیا اور تمہارے اعمال کیا اور اس کا بدلہ کیا۔ نیک اعمال کروانا خود اس کی عنایت سے تھا۔ پھر اجر نام رکھ کر دینا۔ بدلہ نام رکھ کر دینا۔ یہ سب خدا کا فضل ہے۔ اس کی عنایت ہے۔ وَلَـدَيْـنَـا مَـزِيْـدٌ سے مُراد کیا ہے وہ دیدارِ الٰہی ہے۔ خدا کی رویت، مالک کا دیدار سب نعمتوں سے بہترین نعمت ہے۔ کیا خدا کا دیدار صرف قیامت ہی میں ہوگا۔ دنیا میں عالمِ مثال کے پردے میں ہوگا۔ آخرت میں بے پردہ ہوگا۔ کسی نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا فلاں بزرگ کیا حالت میں ہیں۔ آرام میں ہیں بڑے راحت میں ہیں۔ باغ میں کھا رہے ہیں۔ پی رہے ہیں۔ ایک اور بزرگ سے متعلق پوچھا۔ جواب دیا۔ اُن کے سامنے ایک ٹیلہ ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی تجلی ہے۔ نہ کھاتا پیتا ہے نہ کسی طرف مُڑ کر دیکھتا ہے۔ اوپر کی طرف ٹکٹکی بندھی ہے۔ ایک پیر آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیر پیچھے ہٹاتا ہے۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست۔

ترجمہ:- اُن کے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ وہ چاہیں اور ہمارے پاس کچھ اور زیادہ بھی ہے۔

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ اچھوں کے ساتھ بُروں کا بھی ذکر کر دیتا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝

وَكَمْ اَهْلَكْنَا ؛ اور کتنوں ہی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ نیست و نابود کر دیا۔ قَبْلَهُمْ ؛ اُن سے پہلے۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ قرن سے، جماعت سے۔ ہم نے طبقوں کے طبقے برباد کر دیئے۔ هُـمْ اَشَـدُّ مِـنْهُـمْ بَـطْـشًـا ؛ جو اُن سے زیادہ شدید تھے قوت اور

دست درازی میں ۔ وہ ان سے زیادہ ظالم تھے ۔ زبردست تھے ۔ فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؛ جو شہروں میں گھس گئے تھے ۔ چھان مارتے تھے بہت سفر کئے تھے ۔ نَقْبٌ ؛ سوراخ ۔ چور نے نقب لگایا یعنی دیوار میں سوراخ ڈالا ۔ نَقَّبَ ۔ تحقیق و تفحص کیا ۔ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ؛ جب عذاب آ گیا تو کیا اُن کے لئے بھاگ کر چھپنے کی جگہ تھی ۔ کیا ان کا کہیں کچھ ٹھکانہ تھا ۔ حَاصَ ۔ يَحِيْصُ ۔ حَيْصًا ؛ گھبرا کر بھاگنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی طبقے نیست و نابود کردیئے جو ان سے زیادہ زبردست تھے ۔ اور تمام شہروں کو چھان مارتے تھے مگر کیا کہیں ان کو بھاگ کر چھپنے کا ٹھکانہ ملا ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں ۔ لَذِكْرٰى ؛ اس میں سوچنے کی جگہ ہے ۔ نصیحت ہے ۔ عبرت ہے ۔ لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ ؛ جس کے سینہ میں دل ہو ، دل آگاہی ہو ۔ عقلِ سلیم ہو ، کچھ سوچتا سمجھتا بھی ہو ۔ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ ؛ یا کان لگادیئے ہوں یا سنتا بھی ہو ۔ وَهُوَ شَهِيْدٌ ؛ اور وہ متوجہ ہو ۔ دل سے حاضر ہو ۔

ترجمہ :- یقیناً اس میں عبرت اور یاد دہانی ہے (مگر کس کے لئے ؟) اس کے لئے جس کے سینہ میں دل ہو اور دلِ حاضر کے ساتھ سنتا بھی ہو ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کئے ۔ مخلوق کئے ۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں ۔ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ؛ ایک ہفتہ کے اندر اندر ، چھ دن میں ۔ چند ہی انقلابات میں ۔ تھوڑے زمانہ میں ۔ وَمَا مَسَّنَا ؛ اور ہم کو چھوا تک نہیں ۔ مَس تک نہ کیا ۔ مِنْ لُّغُوْبٍ ؛ تعب ، ماندگی ، تکان ، تھکاوٹ ۔ ہم تھکے تک نہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب کو پیدا کردیا ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر اور (ہم کچھ بھی نہ تھکے) تکان ہم کو چھوئی تک نہیں ۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾

ہم سب کچھ کرسکتے ہیں ۔ کوئی چیز ہم پر دشوار نہیں ۔ ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔ تم اپنا کام کرو ۔

فَاصْبِرْ ؛ لہٰذا تم صبر کرو ۔ برداشت کرلو ۔ سنتے رہو ۔ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ؛ صبر کرو ان کے کہنے پر ان کی واہی تباہی باتوں پر جو یہ کہتے ہیں ۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اور تم اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرو اس کی ذات کی بے چونی بھی بیان کرو ۔ اور اس کے افعال اور احسانات کا حمد و شکر بھی کرو ۔ کب کب ؟ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؛ صبح کی نماز کے وقت ۔ آفتاب طلوع

کرنے سے پہلے۔ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ؛ اور ظہر وعصر کے وقت۔ آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔

ترجمہ:- لہٰذا تم ان کی باتوں پر صبر کرو (اور اپنا کام کرو) اور اپنے رب کی تسبیح بھی کرو اور حمد بھی (یعنی نماز پڑھو) طلوع آفتاب سے پہلے (یعنی صبح کی نماز پڑھو) اور آفتاب غروب کرنے سے پہلے (یعنی ظہر اور عصر کی نماز پڑھو)۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

وَمِنَ الَّيْلِ ؛ اور اوقاتِ شب میں۔ رات کو۔ فَسَبِّحْهُ ؛ اس کی تسبیح کرو۔ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھو۔ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ؛ اور سجدے کے بعد (یعنی نمازوں کے بعد) ذکرِ الٰہی کرو۔ حدیث میں ہے۔ (۳۳) دفعہ سُبحان اللہ۔ (۳۳) دفعہ الحمد للہ۔ اور (۳۴) دفعہ اللہ اکبر، یہ تسبیح فاطمہؓ ہے۔ رسولِ خداﷺ نے حضرت سیدہؓ کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

ترجمہ:- اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو (یعنی مغرب وعشا کی نماز پڑھو) اور نمازوں کے بعد تسبیح اور حمد کرو۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾

وَاسْتَمِعْ ؛ سنو اور کان لگا کر سنو۔ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ ؛ جس دن ندا دینے والا ندا دے گا۔ پکارنے والا پکارے گا۔ آواز دینے والا آواز دے گا۔ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ؛ پاس ہی سے۔ نزدیک کے مقام سے۔

ترجمہ:- اور کان دھر کر سنو۔ جس دن پاس ہی سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ ؛ لوگ جس دن سنیں گے۔ الصَّيْحَةَ ؛ ایک شور کو۔ چیخ و چنگھاڑ کو۔ بِالْحَقِّ ؛ بالیقین، بالتحقیق، قطعاً۔ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ؛ یہ دن ہے قبروں سے نکلنے کا۔ دوبارہ زندہ ہونے کا۔

ترجمہ:- جس دن سنیں گے یقیناً اک شور پکارے کو۔ یہ دن ہے نکلنے کا (یعنی قبروں سے)۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ ؛ یقیناً ہم ہیں جلاتے اور مارتے۔ ہم حیات بھی دیتے ہیں اور موت بھی۔ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ؛ اور ہماری طرف سب کی بازگشت ہے۔ دوبارہ حاضر ہونا ہے۔ لوٹ کر آنا ہے۔

ترجمہ:- یقیناً جلاتے بھی ہم ہیں اور مارتے بھی ہم۔ اور ہماری طرف (سب کی) واپسی ہے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ ؛ ذرا اس دن کو سوچو جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ اس دن نکلیں گے ۔ زمین اُن سے کھل جائے گی ۔ سِرَاعًا ؛ اور یہ دوڑتے ہوں گے چوطرف بھاگتے ہوں گے ۔ ذٰلِكَ حَشْرٌ ؛ یہ حشر ہے، اکٹھا کرنا اور جمع کرنا ہے ۔ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ؛ یہ ہم پر آسان ہے کچھ دشوار نہیں ۔

ترجمہ :- جس دن زمین پھٹے گی اور لوگ اُس سے نکلیں گے ، دوڑتے بھاگتے پریشانی کے ساتھ ، یہ حشر ہے جو ہم پر آسان ہے ۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳/۲ ۱۷

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ ہم خوب جانتے ہیں اُن باتوں کو کہ یہ کہتے ہیں ۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ۔ ہم اُس سے باخبر ہیں ۔ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ؛ اور تم اُن پر جبر و زبردستی تو کرتے نہیں ۔ اُن پر جبّار و قہّار تو ہو نہیں ۔ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ ؛ تم قرآن کے ذریعہ اُن کو نصیحت کرو ، سمجھاؤ ۔ یاد دہانی کرو ۔ مگر کس کو؟ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ؛ اُس کو جو میری وعید سے خوف کرتا ہے ۔ میرے ڈرانے سے متاثر ہوتا ہے ۔ نصیحت قبول کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اس کو خوب جانتے ہیں ۔ اور تم ان پر کچھ جبر و قہر تو کرتے نہیں لہذا قرآن سے تم اُن کی یاد دہانی کرو اُس کو جو میرے ڈرانے سے ڈرتا ہے ۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾

وَالذّٰرِيٰتِ ؛ میں شہادت میں پیش کرتا ہوں بادلوں کو اُڑانے والی ہواؤں کو یا گرد و غبار اور ان کی قسم کھاتا ہوں ۔ ذَرْوًا ؛ اُڑائے اُڑائے پھرنا ۔ یعنی بادلوں کو اُڑائے اُڑائے پھرنے والی ہواؤں سے ۔ جن کے حالات آگے ہیں ۔ عالم میں ایک نظام ثابت ہوتا ہے ۔ اس کی کڑیوں میں باہم ربط ہے ۔ ہر چیز کا ایک وقت ہے ۔ دنیا میں بے ترتیبی سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے ۔ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ؛ پھر اُن ہواؤں پر غور کرو جو بوجھ اُٹھاتی ہیں یعنی مینھ اور بارش رکھتی ہیں ۔ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ؛ پھر اُن ہواؤں کے آہستہ آہستہ چلنے پر غور کرو ۔ فَالْمُقَسِّمٰتِ ؛ پھر ان ہواؤں کو اور اُن کے تقسیم کرنے پر غور کرو ۔ اَمْرًا ؛ کسی چیز کو ، یعنی بارش کو دیکھو ! پہلے ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں ۔ جن کو موسمی ہوائیں یا مون سون کہتے ہیں ۔ اُن میں بارش کا

پانی رہتا ہے ۔ پھر یہ ہوائیں آہستہ آہستہ چوطرف پھیلتی ہیں ۔ پھر بارش کو مختلف مقامات میں اُس کے حسب حال تقسیم کرتی ہیں ۔ یہ نظام عالم کا ایک چھوٹا سا خاکہ ہے جس پر ساری دنیا کی سرسبزی طراوت اور حیات کا دار و مدار ہے ۔ اس نظام کی ترتیب کے خلاف کوئی درخواست کرنا حماقت ہے ۔ جہالت ہے ۔ بُطالت ہے ۔

ترجمہ :- (میں شہادت میں پیش کرتا ہوں) ہوائیں جو اُڑائے اُڑائے لئے پھرتی ہیں اور بوجھ اُٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں ۔ پھر ایک چیز کو ساری دنیا میں تقسیم کرتی ہیں ۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ بے شک وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ لَصَادِقٌ ؛ ضرور صادق ہے ، سچ ہے ۔ واقعی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ سچ ہے ۔ (یعنی قیامت آنے والی ہے) ۔

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾

وَاِنَّ الدِّیْنَ ؛ اور جزائے اعمال ۔ انصاف ، جزا و سزا ۔ لَوَاقِعٌ ؛ البتہ واقع ہونے والی ہے ہوکر رہے گی خدا کے پاس اندھیر نگری نہیں ہے وہاں ظلم و ستم نہیں ہے ۔ وہاں ہے جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔ جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے ۔ کانٹے بوکر پھل کہاں سے پاؤگے ۔

ترجمہ :- بے شک جزا و سزا ہونے والی ہے ۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾

وَالسَّمَآءِ ؛ میں شہادت میں پیش کرتا ہوں آسمان کو یا قسم ہے آسمان کی ۔ ذَاتِ الْحُبُکِ ؛ مختلف راستوں والا ۔ حُبُک جمع حَبِیْکَۃ ؛ ہر ستارے کا ایک راستہ ہے ۔ عطارد ۔ زہرہ ۔ زمین ۔ مریخ ۔ مشتری ۔ زحل ۔ یورے نیس ۔ نیپچون ۔ ان سب کی گردشوں کے مختلف راستے ہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمان پر غور کرو جس میں مختلف راستے ہیں ۔ (ستاروں کا ایک جال ہے کہ بچھا ہوا ہے) ۔

اِنَّكُمْ لَفِىْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

اِنَّکُمْ ؛ بے شک تم ۔ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ؛ مختلف اقوال میں پڑے ہو ۔ کوئی کہتا ہے ہم خدا کے پیارے ہیں ۔ ہم دوزخ میں نہ جائیں گے ۔ کوئی کہتا ہے دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے ۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ بعض بولتے ہیں جو کچھ ہے دنیا میں ہے ۔ مرکر کہاں اُٹھنا ہے ۔ غرض کہ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ یُؤْفَکُ عَنْہُ ؛ اس سے وہی پھرتا ہے ۔ قیامت کو نہیں مانتا ہے ۔

جزا و سزا کا قائل نہیں۔ گمراہ ہو رہا ہے۔ مَنْ اُفِکَ ؛ جو بھلائی سے پھیرا جا رہا ہے۔ گمراہِ ازلی ہے۔ پھوٹی قسمت کا ہے۔

ترجمہ:- (جزا و سزا کے متعلق اور قیامت کے بارے میں) تمہارے مختلف اقوال ہیں۔ بیہودہ خیالات ہیں۔ اس کو وہی نہیں مانتا جو بھلائی سے محروم ہے (گمراہِ ازلی ہے)۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

قُتِلَ ؛ مارے گئے۔ غارت ہو جائیں۔ ان کا ناس ہو جائے۔ الْخَرّٰصُوْنَ ؛ اٹکل کے تکے چلانے والے۔ دل سے تراشنے والے۔ بے سند باتیں بنانے والے، جھوٹے، دروغ گو۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو۔ هُمْ ؛ وہ لوگ۔ فِيْ غَمْرَةٍ ؛ غفلت میں۔ سَاهُوْنَ ؛ بھولے ہوئے ہیں۔ سَهْوٌ۔ بھولنا۔ نماز میں سہو ہونا یعنی بھول جانا۔ سجدۃ السّھو بھولنے کی وجہ سے جو سجدہ کیا جاتا ہے۔ يَسْـَٔلُوْنَ ؛ پوچھتے ہیں۔ اَيَّانَ ؛ کب ہے۔ يَوْمُ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا، قیامت۔

ترجمہ:- ان بے اصل باتیں کرنے والوں کا ناس ہو جائے جو غفلت میں (قیامت کو) بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں قیامت کا دن کب تک آئے گا۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝

يَوْمَ هُمْ ؛ جس دن ہوں گے یہ لوگ۔ عَلَى النَّارِ ؛ آگ میں۔ يُفْتَنُوْنَ ؛ تپائے جائیں گے۔ کباب کی طرح بھونے جائیں گے۔ فَتَنْتُ الْفِضَّةَ ؛ میں نے چاندی کو آگ میں ڈال کر تپایا۔

ترجمہ:- جس دن یہ لوگ آگ میں ڈال کر تپائے جائیں گے۔

اُن سے کہا جائے گا۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

ذُوْقُوْا ؛ اب مزہ چکھو۔ فِتْنَتَكُمْ ؛ اپنی فتنہ انگیزی کا، اپنے آگ میں پڑنے کا۔ هٰذَا الَّذِيْ ؛ یہی تو ہے جو، جس کے لئے۔ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ تھے تم عجلت کرتے، جلدی مچایا کرتے، جس کی تم کو شتابی تھی۔

ترجمہ:- اب مزہ چکھو تمہارے فتنے کا جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ یقیناً متقی، پرہیزگار، خدا ترس۔ فِيْ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں رہیں گے، بہشت ان کا مقام ہوگا۔ وَعُيُوْنٍ ؛ اور چشمے ہوں گے۔ جمع عَيْنٌ۔ چشمہ۔

ترجمہ:- یقیناً متقی اور پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں رہیں گے۔

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؛ وہ لیتے ہوں گے جو کچھ کہ اُن کو ان کا رب دے گا، خدا دیتا ہوگا اور وہ لیتے ہوں گے۔ اُن کو کس چیز کی کمی ہوگی۔ خدا دے اور بندہ لے۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؛ یہ لوگ دنیا میں اس سے پہلے ہی احسان کرنے والے نیکوکار، خوش اعمال تھے، اُن کا شمار پہلے ہی سے محسنین میں تھا۔

ترجمہ:- اُن کو اُن کا خدا دے گا اور وہ لیں گے۔ کیوں نہ ہو یہ لوگ اس سے پہلے ہی محسنین اور نیکوکار تھے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷

ان کے کام کیا تھے۔ اشغال کیا تھے۔ كَانُوْا قَلِيْلًا ؛ وہ تھے بہت کم۔ مِنَ الَّيْلِ ؛ رات کو۔ مَا يَهْجَعُوْنَ ؛ جو کچھ سوتے۔

ترجمہ:- وہ راتوں کو بہت کم سوتے تھے۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

ان کا ایسا کم سونا کاہے کے لئے تھا؟ وَبِالْاَسْحَارِ ؛ اور پچھلے کو، رات کے آخری حصّے میں، صبح ہونے سے پہلے۔ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ؛ وہ دُعائے مغفرت کیا کرتے تھے، اپنے گناہوں سے معافی مانگا کرتے، استغفار کرتے۔

ترجمہ:- وہ پچھلی رات سے استغفار کیا کرتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ ؛ اور اُن کے مال میں حصّہ تھا، حق تھا۔ لِلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ؛ سوالی غیر سوالی دونوں کا، جو مانگے یا نہ مانگے دونوں کو دیتے تھے۔ جو منہ پھوڑ کر مانگتے تھے اُن کو تو دیتے ہی تھے۔ جو خاموش اور صورتِ سوال تھے ان کو بھی دیتے تھے۔ جو حرمان نصیب خانہ نشین تھے اُن کو بھی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر پہنچاتے۔

ترجمہ:- اُن کے مال میں حصّہ تھا جو مانگے اُن کا بھی اور جو نہ مانگے اُن کا بھی۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝۲۰

وَفِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں۔ اٰيٰتٌ ؛ بہتیری نشانیاں ہیں۔ لِلْمُوْقِنِيْنَ ؛ یقین رکھنے والوں کے لئے۔

ترجمہ:- اور یقین والوں کے لئے زمین (اور دنیا) میں (سینکڑوں ہزاروں) نشانیاں ہیں۔

وَفِيٓ اَنفُسِكُمْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَفِيٓ اَنفُسِكُمْ ؛ اور خود تمہاری ذات میں بھی خدا کی نشانیاں ہیں، آثارِ قدرت ہیں، تجلیاتِ الٰہی ہیں، خدا کے تماشے ہیں۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؛ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں۔ کچھ دیکھتے نہیں۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

ترجمہ:- اور تمہاری ذات میں بھی (خدا کی نشانیاں اور اس کی قدرت کے کرشمے ہیں)۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

صاحبو! دنیا میں غور کرنے سے جو قدرت کے تماشے نظر آتے ہیں۔ جو اسماء وصفات کے تجلیات نمایاں ہوتے ہیں۔ اس کو سیرِ آفاق کہتے ہیں۔ اور جو خود اس کی ذات میں نظر آتا ہے اس کو سَیرِ اَنفُس کہتے ہیں۔

او انسان! ذرا غور کر! ذرا سوچ۔ تجھ میں کیا نہیں۔ کون سے صفاتِ الٰہی تجھ سے ظاہر نہیں ہوتے۔ کیا تو زندہ نہیں ہے، کیا تجھ میں حیاتِ الٰہی ظاہر ونمایاں نہیں ہے۔ تو زندہ ہے تو حی ہے۔ سماعت تجھ میں ہے بصارت تجھ میں ہے۔ علم تیرا سرمایۂ امتیاز ہے۔ کیا تجھ میں قدرت اور ارادہ اور کلام نہیں۔ یہ سب تجھ کو کہاں سے ملے! او ممکن! او بندے! تیرا اصل عدم تھا۔ بے کمالی تیرا کمال تھا مانگنا دامن پسارنا تیرا کام تھا۔ خدا نے تجھے کیا نہیں دیا۔ افسوس تو خوابِ غفلت میں پڑا سو رہا ہے اُٹھ دیکھ!

شعر:- اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں
آنکھ کھول! اور دیکھ۔ لیلیٰ کا یہ محمل ہی تو ہے مرأتِ تجلی دل ہی تو ہے

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ؛ تیری سند مستند ہے۔ ہائے غفلت ہائے جہالت اس نے تجھے ڈبودیا۔ دو جہاں سے کھویا۔ خدا ظاہر ہے۔ کیا اَلظَّاهِرُ خدا کا نام نہیں۔ خدا کی اَلْبَاطِنُ ہی صفت ہے؟ آنکھ کھول۔ غفلت کا پردہ اُٹھا۔ باطن کو ظاہر بنا۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ کو سمجھ۔

انسان اپنے آپ پر غور کرے تو خدا اس پر ظاہر ہو

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ ؛ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے۔ جسمانی رزق بھی ہے اور روحانی بھی۔ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ اور وہ سب جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جنت تمہیں ملے گی۔ رحمت تم پر ہوگی۔ رویت سے تم سرفراز ہوگے۔

ترجمہ:- اور تمہارا رزق اور تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے (خدا کے پاس موجود ہے)۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۳ ۱۸

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ پھر آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم ہے۔ جو ان سب کو پرورش کر رہا ہے۔ اُس کی قدرت گواہی دے گی۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؛ کہ وہ ہماری باتیں سب سچ ہیں۔ قرآن بھی سچ ہے۔ مِثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ؛

جس طرح کہ تم بولتے ہو ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ جس طرح تمہارا بات کرنا میرے سامنے حق ہے ۔ مجھے مشہود ہورہا اُسی طرح کلام اللہ بھی حق ہے ۔ مجھے یقیناً معلوم ہورہا ہے ۔ بعض کہتے ہیں ۔ جس طرح تمہارا کلام ہے اُسی طرح خدا کا بھی کلام ہے ۔ خدا کا کلام خدا کے لائق ہے ۔ تمہارا کلام تمہارے لائق ہے ۔ بعض کہتے ہیں قیامت کا آنا خدا کی دی ہوئی دوسری خبریں وہ سب ایسی برحق و سچی ہیں جیسے تمہارا کہنا اور میرا سننا ۔

ترجمہ :- تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ حق ہے جیسے تم بولتے ہو (اور میں سنتا ہوں) ۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾

اس سے پہلے قیامت کا آنا ۔ رزق کا خدا کے پاس ہونا ۔ اور اچھے لوگوں کا مانگنے نہ مانگنے والوں کو دینے کا ذکر ہے ۔ اب اس کی ایک مثال بیان فرماتا ہے ۔ هَلْ اَتٰىكَ ؛ کیا تم کو پہنچی ہے یا پہنچا ہے ۔ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ ۔ خبر ۔ الْمُكْرَمِيْنَ ؛ مکرم ومحترم ۔ معزز ۔ عزت مند ۔

ترجمہ :- کیا تم کو ابراہیم کے معزز ومکرم مہمانوں کی کچھ خبر بھی پہنچی ہے ۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ ؛ جب کہ وہ مہمان ابراہیم کے پاس داخل ہوئے ۔ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ وہ ان کے پاس آئے ۔ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؛ پھر اُن مہمانوں نے جو فرشتے تھے کہا ۔ سَلٰمًا ۔ ہم سلام کرتے ہیں ۔ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ سَلَامًا ؛ مفعولِ مطلق ہے ۔ قَالَ سَلٰمٌ ؛ ابراہیم نے بھی کہا سلام ۔ یعنی وَعَلَيْكُمْ سَلَامٌ ؛ تم پر بھی سلام ہو ۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؛ اجنبی لوگ ہیں ۔ بے جان پہچان کے ہیں ۔

ترجمہ :- جب وہ لوگ اُن کے پاس داخل ہوئے پھر انھوں نے کہا سَلٰمًا ۔ ابراہیمؑ نے بھی کہا ۔ سَلٰمٌ ۔ یہ لوگ اجنبی ہیں (بغیر شناسائی کے ہیں ۔ اوپرے لوگ ہیں) ۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾

فَرَاغَ ؛ پھر ابراہیم دوڑے ۔ اِلٰٓى اَهْلِهٖ ؛ اپنے متعلقین کی طرف ، اپنے گھر کی طرف ، اپنی بیوی کی طرف ۔ فَجَآءَ ؛ پھر آئے ۔ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ؛ ساتھ گائے بچھڑے کے جو موٹا تازہ اور گھی میں تلا ہوا تھا ۔

ترجمہ :- پھر ابراہیم دوڑے اپنے گھر والوں کی طرف ، پھر لائے بچھڑے کو جو گھی میں تلا ہوا تھا ۔

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ ؛ پھر ابراہیم نے اس کو (تلے ہوئے بچھڑے کو) ان کے قریب کیا۔ آگے بڑھایا۔ پیش کیا مگر وہ تو فرشتے تھے۔ نہ کھایا۔ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ؛ تو ابراہیم نے کہا کیا تم کھاتے نہیں۔

ترجمہ:- پھر (ابراہیم نے) اس کو (تلے ہوئے بچھڑے کو) ان کے آگے پیش کیا (مگر وہ فرشتے تھے نہ کھایا تو ابراہیمؑ نے) کہا۔ کیا تم کھاتے نہیں۔

فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ‌ؕ وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ﴿۲۸﴾

پھر جب ابراہیم نے دیکھا۔ یہ کھاتے نہیں ہیں تو سمجھ گئے کہ یہ فرشتے ہیں۔ فَاَوۡجَسَ ؛ پھر انھوں نے احساس کیا۔ مِنۡهُمۡ ؛ اُن سے۔ خِيۡفَةً ؛ خوف کو۔ وہ فرشتوں کے آنے سے ڈر گئے۔ اور خیال کیا کہ اب کوئی عذاب آنے والا ہے۔ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ؛ فرشتوں نے کہا ڈرو مت۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ وَبَشَّرُوۡهُ ؛ پھر ابراہیم کو خوش خبری دی، بشارت دی، مژدہ دیا، مبارک باد دی۔ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ؛ ایک بڑے دانا لڑکے کی، ایک ایسے فرزند کی جو بڑا عالم ہونے والا ہے یعنی اسحٰقؑ کی۔

ترجمہ:- پھر اُن سے خوف کو محسوس کیا۔ انھوں نے کہا ڈرو مت۔ اور ان کو بشارت دی ایک فرزند کی جو بڑا عالم ہوگا۔

فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِىۡ صَرَّةٍ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ﴿۲۹﴾

فَاَقۡبَلَتِ ؛ پھر آئی۔ امۡرَاَتُهٗ ؛ اُن کی بیوی۔ اُن کی عورت جن کا نام سارہ تھا۔ فِىۡ صَرَّةٍ ؛ پکارتی۔ حیرت زدہ، چیختی چلاتی۔ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا ؛ پھر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ اپنا ماتھا پیٹ لیا۔ وَقَالَتۡ ؛ اور سارہ نے کہا۔ عَجُوۡزٌ ؛ بڑھیا۔ عَقِيۡمٌ ؛ بانجھ۔ وہ عورت جس کو اولاد نہ ہو۔ گویا عبارت یوں ہے۔ اَنَا عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ كَيۡفَ اَلِدُ ؛ میں تو بانجھ بڑھیا ہوں، مجھے کیونکر بیٹا ہوگا۔ یا یوں ہے۔ اَتَلِدُ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ؛ کیا بانجھ بڑھیا کو بھی بچہ ہوسکتا ہے۔

ترجمہ:- پھر ان کی (ابراہیم کی) بیوی (سارہ) حیرت زدہ آئیں پھر اپنا ماتھا پیٹ لیا اور کہا بڑھیا اور وہ بھی بانجھ۔

قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۰﴾

قَالُوۡا ؛ فرشتوں نے کہا۔ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ؛ اسی طرح فرمایا ہے تمہارے رب نے۔ یعنی تم کو ضرور بیٹا ہوگا۔ اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ؛ بے شک وہی ہے علم و حکمت والا۔ وہ حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔ جو مناسب ہے کرتا ہے، جو ہونے والا ہے اس کو جانتا ہے۔

ترجمہ:- کہا تمہارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ یقیناً حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۲۷

قال فما خطبکم

تَفْسِیرِ صِدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد دکن

(   )

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ فَمَا خَطْبُكُمْ ؛ پھر تمہارے سامنے کیا مہم ہے ۔ تمہارا کیا مطلب ہے ۔ تمہارا کیا مقصد ہے ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو ۔ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ؛ اے خدا کے بھیجے ہوئے فرشتو !

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا پھر تمہارا کیا مقصد ہے ۔ اے فرستادہ فرشتو !

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالُوْٓا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ؛ ہم بھیجے گئے ہیں ۔ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ؛ ایک مجرم قوم کی طرف ۔ یعنی قومِ لوط کی طرف ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا ۔ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

لِنُرْسِلَ ؛ کہ ہم بھیجیں ، چھوڑیں ، برسائیں ۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر ۔ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ؛ مٹی کے ڈھیلے جو پتھر کی طرح سخت ہیں ۔ پتھر جو مٹی کے بنے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کہ ہم اُن پر گارے اور مورم کے پتھر برسائیں ۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

مُسَوَّمَةً ؛ نشان زدہ ۔ جن پر نام لکھے ہوئے ہیں ۔ ہر شخص کا نام و نشان اس پتھر پر لکھا ہوا ہے ۔ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس ، تمہارے خدا ہی کے پاس سے یہ نشان کئے ہوئے ہیں ۔ لِلْمُسْرِفِيْنَ ؛ حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے ۔ اسراف کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- (یہ پتھر) حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے خدا ہی کے پاس سے نامزد ہیں ۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

فَاَخْرَجْنَا ؛ پھر ہم نے نکال لیا ، علٰحدہ کردیا ، بچالیا ۔ مَنْ كَانَ فِيْهَا ؛ اُن لوگوں کو جو اس گاؤں میں تھے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں میں سے ، جو مومنین تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو نکال لیا جو ایماندار تھے ۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا ؛ پھر ہم نے اس گاؤں میں نہ پایا ۔ غَيْرَ بَيْتٍ ؛ سوائے ایک گھر کے ۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ جو مسلمانوں کا تھا ۔

واضح ہو کہ اگر ایک شخص ایمان بھی رکھتا ہو اور احکامِ الٰہی کی اطاعت بھی کرتا ہو تو اُس پر مومن و مسلم دونوں کا لفظ صادق آتا ہے ۔ ایسے ہی ایمان و اسلام دونوں جہاں میں کام آتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے نہ پایا اُس میں بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے ۔

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

وَتَرَكْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے اس قریہ میں چھوڑا ۔ اٰيَةً ؛ ایک نشانِ قدرت ۔ ایک عبرت ۔ لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خوف کرتے ہیں ، ڈرتے ہیں ۔ اَلْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؛ عذابِ الیم سے ۔ دردناک سزا سے ، پُر الم عقوبت سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس میں ایک عبرت چھوڑی (ایک عبرت خیز واقعہ کو چھوڑا) دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے ۔

صاحبو ! ان دو جنگ عظیم میں کیا ہوا ، پہلے پتھر برستے تھے اب بم برستے ہیں ۔ جو شرارت پہلے تھی وہ اب بھی ہو رہی ہے ۔ شرمناک افعال کی سزا ، المناک عذاب ہے جو بالیقین نازل ہو رہا ہے ۔ افسوس کہ ان واقعات سے کوئی عبرت نہیں لیتا ، خدا کو بھول گئے ہیں اور بُری طرح سے بھول گئے ہیں ۔ کوئی توبہ کا نام نہیں لیتا ۔ بُرے کام چھوڑنا نہیں چاہتا ۔ دو بڑے واقعات ہمارے سامنے ہو چکے ہیں اور تیسرا بھی جھانک رہا ہے ۔ معلوم نہیں کب صورت دکھائے گا ۔

وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

وَفِىْ مُوْسٰى ؛ اور موسیٰ کے قصہ میں بھی ایک نشانی بھیجی ۔ ایک عبرت پیدا کر دی ۔ اِذْ اَرْسَلْنٰهُ ؛ جب کہ ہم نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ۔ بِسُلْطٰنٍ ؛ ایک حجت کے ساتھ ۔ دلیل و معجزے کے ساتھ ، غلبہ پیدا کرنے والے واقعے کے ساتھ ۔ سُلْطَانٌ ۔ سند ۔ مُبِيْنٍ ؛ ظاہر ۔ واضح ۔ بین ۔

ترجمہ :- اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی (ایک نشانی ہے) جب کہ ہم نے اُن کو فرعون کی طرف واضح دلیل و حجت کے ساتھ بھیجا ۔

فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝

فَتَوَلّٰی ؛ پھر اس نے منہ پھیرلیا۔ روگردانی کی ، نہ مانا۔ بِرُکْنِهٖ ؛ اپنی قوت کے بھروسہ۔ اپنے لشکر کے ساتھ۔ رُکْنٌ۔ ستون ، وہ حالت جس پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْمَجْنُوْنٌ ؛ اور کہا موسٰی یا تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔

ترجمہ :- پھر (فرعون نے) اپنے لشکر وقوت کے بھروسہ پر سرتابی کی۔ اور یہ کہا یہ ساحر ہے یا مجنون۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ ؛ پھر ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو گرفتار کرلیا۔ فَنَبَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو ڈال دیا ، پھینک دیا۔ فِی الْيَمِّ ؛ سمندر میں ، دریا میں۔ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؛ اور وہ لائق ملامت تھا۔

ترجمہ :- ہم نے اُس کو بھی پکڑلیا اور اُس کے لشکروں کو بھی اور اُن سب کو سمندر میں ڈال دیا۔ اور وہ ملامت کے لائق ہی تھا۔

صاحبو ! فرعون کیا کرتا تھا جن لوگوں پر فتح پایا ہوا تھا جن کو نیچ ذات سمجھتا تھا جن کو بے یار و مددگار جانتا تھا اُن سے غلاموں کا سا سلوک کرتا تھا۔ بچوں کو تک قتل کردیتا۔ سمجھداروں کو ، خدا پرستوں کو مجنون سمجھتا۔ آخر اس کا انجام کیا ہوا ؟ وہ اور اس کا لشکر دریا میں ڈبودیا گیا۔ موجودہ زمانہ کے لوگ جو فرعون صفت ہیں ، غریبوں پر مظالم توڑنا ان کا کام ہے مفلسوں کو حقیر سمجھنا ان کی عادت ہے۔ ذرا ٹھیرو۔ جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ دریائے غضبِ الٰہی جوش میں آئے گا اور ان کو غرقِ عذاب کردے گا۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِی الْاَبْصَارِ خدائے تعالٰی تاریخ کے اوراق اُلٹ اُلٹ کر دکھا رہا ہے۔ آنکھ کھولو ، پھر نظرِ بصیرت ڈالو۔ توبہ کرو۔ مرو تو ایمان پر مرو۔

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ؕ

وَفِیْ عَادٍ ؛ اور قومِ عاد کے قصے میں بھی نشانی ہے۔ عبرت ہے۔ اِذْ اَرْسَلْنَا ؛ جب کہ ہم نے بھیجا۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر۔ اَلرِّيْحَ ؛ تند ہوا کو۔ اَلْعَقِيْمَ ؛ بانجھ۔ بے نتیجہ۔ نامبارک بارش۔

ترجمہ :- اور قصّۂ عاد میں بھی (عبرت ہے) جب کہ ہم نے اُن پر بھی بے نتیجہ آندھی بھیجی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ؕ

مَاتَذَرُ ؛ نہیں چھوڑتی۔ وَذَرَ۔ يَذَرُ۔ وَذْرًا ؛ چھوڑنا۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کسی چیز کو۔ اَتَتْ عَلَيْهِ ؛ جس پر آتی ہے۔ جس پر بہتی ہے۔ گزرتی ہے۔ اِلَّا جَعَلَتْهُ ؛ مگر یہ کہ اس کو کردیتی ہے۔ كَالرَّمِيْمِ ؛ ریزہ ریزہ ، بوسیدہ ہڈی کی طرح۔

ترجمہ :- یہ (آندھی) جس شئے پر گزرتی ہے اس کو ریزہ ریزہ ہڈیوں کا چورا کردیتی ہے۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝۴۳

وَفِيْ ثَمُوْدَ ؛ اور قومِ ثمود میں بھی قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں ۔ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ ؛ جب کہ اُن سے کہا گیا ۔ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ؛ زندگی گزارو ، چین کرو ، آرام سے بسر کرو ایک وقت تک ۔ چند دن ۔

ترجمہ :- اور ثمود میں بھی (نشانیاں ہیں) جب کہ اُن سے کہا گیا چند دن چین سے بسر کرو ۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۴۴

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ؛ پھر انھوں نے حکمِ خدا سے سرکشی کی ۔ پھر اُنھوں نے اپنے رب کے حکم کی سرتابی کی ۔ شرارت کرنے لگے ۔ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ ؛ پھر کڑاکے کے عذاب نے اُن کو آ گھیرا ۔ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؛ اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ۔

ترجمہ :- پھر وہ حکمِ خدا سے سرکشی کرنے لگے ۔ پھر اُن کو ایک کڑاکے کے عذاب نے آ گھیرا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝۴۵

فَمَا اسْتَطَاعُوْا ؛ پھر اُن سے ہو نہ سکا ۔ اُن کو استطاعت نہ ہوئی ۔ اُن سے ممکن نہ ہوا ۔ مِنْ قِيَامٍ ؛ کھڑا ہونا ۔ وہ اُٹھ تک نہ سکے ۔ وَمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ؛ اور اُن کا کوئی یار و مددگار بھی نہ تھا ۔ اِنْتِصَارٌ ۔ انتقام ۔ بدلہ لینا ۔

ترجمہ :- پھر وہ اُٹھ ہی نہ سکے نہ کسی نے ان کی کچھ مدد کی ۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۴۶ ع۲ ۲۳ ۱

وَقَوْمَ نُوْحٍ ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا قومِ نوح کو ۔ اُن کا بھی یہی حال کیا جو عاد و ثمود کا کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ؛ کیونکہ وہ فاسق و فاجر لوگ تھے ۔ بے حکم ، نافرمان قوم تھی ۔

ترجمہ :- اور اِن سے پہلے قومِ نوح کو بھی (ہلاک کیا) وہ بڑی نافرمان قوم تھی ۔

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝۴۷

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا ؛ اور ہم نے آسمان کو بنایا ۔ بِاَيْىدٍ ؛ قوت کے ساتھ ۔ تَاْيِيْدٌ ۔ قوت دینا ۔ مُؤَيَّدٌ ۔ قوت دیا ہوا ۔ وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ؛ بے شک ہم وسیع قدرت کے ہیں ۔ کشادہ کرنے والے ہیں ۔ جو کچھ کرتے ہیں بڑے پیمانے پر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کو قوت کے ساتھ بنایا اور ہم ہیں وسیع قدرت والے ۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا ؛ اور ہم نے زمین کو بچھایا ۔ بطور فرش کے بنایا ۔ اُس میں چلتے ہیں ، پھرتے ہیں ، بیٹھے ہیں ، اُٹھتے ہیں ۔ فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ؛ پھر ہم ہیں اچھا فرش کرنے والے ۔ مَھْد ۔ جھولا ۔ گھوارہ جس میں بچے کو لٹاتے ہیں ۔ تَمْھِیْد ۔ مقصد سے پہلے مقدمات کو دُرست اور ہموار طریقہ پر بیان کرنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو فرش کی طرح بنایا ۔ پھر ہم بہتر طریقے پر فرش کرنے والے ہیں ۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؛ اور ہر شئے میں ۔ خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ۔ زَوْجَيْنِ ؛ جوڑی جوڑی ۔ بعض نر ہیں بعض مادّہ ہیں ۔ بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے ہیں ۔ بعض اچھے ہیں بعض بُرے ہیں ۔ بعض مسلمان ہیں بعض کافر ۔ بعض مرشد بعض مرید قِسم قِسم کے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ تم سوچو سمجھو ، نصیحت قبول کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ہر قسم کی چیزیں جوڑی جوڑی بنائیں تاکہ تم نصیحت پکڑو ۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ؛ پھر تم اللہ کی طرف بھاگو ، دوڑو ۔ اس سے منہ موڑ کر کس طرف جاتے ہیں ۔ اِنِّيْ لَكُمْ ؛ میں تمہارے لئے ۔ مِنْهُ ؛ اس کی جانب سے ۔ نَذِيْرٌ ؛ ڈر کی بات سنانے والا ہوں ۔ خوفناک انجام کی اطلاع دینے والا ہوں ۔ مُبِيْنٌ ؛ واضح طور سے ۔ کھول کھول کر ۔ میرے کہنے میں کچھ پیچیدگی نہیں ۔ اُس کے سمجھنے میں دشواری نہیں ۔

ترجمہ :- پھر تم اللہ کی طرف بھاگو ۔ میں تمہیں اُس کی طرف سے بُرے انجام کی واضح طور سے اطلاع دینے والا ہوں ۔

صاحبو ! اپنے حال پر غور کرو ۔ تم کدھر ہو ۔ خدا کا خیال کدھر ہے ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے ۔ دنیا الگ تباہ ہو رہی ہے اور عاقبت الگ ۔ آخر اس تباہی کی کچھ انتہاء بھی ہے ۔ بے ختنہ کفّار تم پر حکومت کر رہے ہیں اور تم ہیں کہ اُن کے طوقِ غلامی کو گلے میں ڈال کر خوش خوش پھر رہے ہو ۔ اُٹھو ! اپنے مالک کی طرف دوڑو اس کے آستانہ کے سوا تم کو کہیں پناہ نہیں ۔ تمہارے مالک کا دامن بہت کشادہ ہے ۔ وہ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لے گا ۔ تمام آفات سے تم کو بچالے گا ۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

وَلَا تَجْعَلُوْا ؛ اور نہ ٹھیراؤ ۔ نہ مانو ۔ نہ بناؤ ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ کسی اور کو معبود ۔ اِنِّيْ لَكُمْ ؛ میں تمہارے لئے ۔ مِنْهُ ؛ اس کی جانب سے ۔ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ بُرے نتیجہ کی صاف صاف خبر دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور خدا کے سواء کسی اور کو اپنا معبود نہ مانو ۔ دیکھو ! میں تم کو اللہ کی طرف سے صاف صاف ڈراتا ہوں ۔

صاحبو ! خود پسندی چھوڑو ۔ نفس پرستی چھوڑو ۔ خود کو اچھا نہ سمجھو ۔ روپے پیسے کی پوجا ، دھن دولت کی پوجا ، عہدیداروں کی پوجا ، دشمنوں سے ڈرنا ۔ افسوس اب گائے کا گوشت کھانے والے گائے کا موت پینے والوں سے ڈر رہے ہیں ۔ سفید پوست والوں کو معبود سے کیا کم سمجھتے ہیں ۔ خدا کے بندے ہو تو خدا ہی سے ڈرو ۔ اسی سے مانگو ۔ دوسروں کے ہاتھ میں دھرا ہی کیا ہے ۔ دوسروں کے پیر پڑتے ہو اور خدا کو سجدہ نہیں کرتے ۔ خود کو کسی اور کا بالذات محتاج سمجھنا بندگی نہیں تو پھر کیا ہے ۔ انتہائی عاجزی کا نام ہی عبادت ہے ۔ تم نے خدا کے لئے اب چھوڑا ہی کیا ہے ۔ زر پرستی ، مخلوق پرستی تمہارا شیوہ ہے ۔ توبہ کرو ، خدا کی طرف مڑو ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ مَآ اَتَى ؛ نہیں آیا ۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اُن لوگوں کے پاس جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ۔ اَتٰی کا فاعل ہے ۔ اِلَّا قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ اُن لوگوں نے کہا ۔ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ؛ یہ کوئی ساحر یا مجنون ہے ۔ کوئی معجزہ کوئی روحانی کام دیکھا تو ساحر کہا ۔ خدائی اور روحانی کام سمجھ میں نہ آیا تو مجنون کہہ دیا ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ہمیشہ سے پیغمبروں کو اسی طرح کہتے چلے آئے ہیں ۔

ترجمہ :- اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں اور اُن کے پاس رسول آیا ہے تو یہی کہا کہ یہ ساحر ہے ، یا مجنون ۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ؛ شروع سے اب تک اپنی باطل پرستی کے لئے اس کی ایک دوسرے کو وصیت اور نصیحت کرتے چلے آئے ہیں ۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ؛ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ فطرۃً سرکش اور شریر ۔ باغی و طاغی ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو (اپنی باطل پرستی کی) تعلیم دیتے چلے آرہے ہیں بلکہ یہ (فطرۃً) سرکش لوگ ہیں ۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ تم اُن سے منہ پھیرلو ۔ ان کی طرف التفات نہ کرو ۔ ان کی پروا نہ کرو ۔ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ؛ تم پر کیا الزام ہے ۔ کوئی تمہیں ملامت نہ کرے گا ۔

ترجمہ:- تم اُن سے منہ پھیرلو۔ اس پر تم لایقِ ملامت نہ سمجھے جاؤ گے۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَذَكِّرْ ؛ ہاں تم سمجھاتے جاؤ۔ تم اپنا فرض ادا کرو۔ یاد دہانی کرتے رہو۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى ؛ بے شک یاد دہانی اور نصیحت۔ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کو کام آتی ہے اور نفع بخش ہے۔

ترجمہ:- نصیحت کیے جاؤ۔ بے شک نصیحت کرنا ایمانداروں کو فتح دے گا (بے ایمان نہ مانیں)۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ؛ میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؛ مگر اس غرض سے کہ میری عبادت کریں۔ میری بندگی کریں۔

ترجمہ:- میں نے جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں (عبادت کریں)۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ ؛ میں ان سے ارادہ نہیں کرتا رزق کا میں ان سے روزی کا خواہاں نہیں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ؛ اور نہ میں اس کا خواہاں ہوں کہ مجھے کھلائیں پلائیں۔ اصل يُطْعِمُوْنِیْ ہے۔

ترجمہ:- میں اُن سے رزق اور روزی کا خواہاں نہیں۔ نہ اس کا خواہاں ہوں کہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ؛ اللہ ہی رزاق ہے۔ روزی پہنچاتا ہے۔ کھلاتا ہے۔ پلاتا ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ؛ قوت والا ہے۔ مضبوط اور متانت والا ہے۔ زور آور ہے۔ توانا ہے۔ مضبوط اور مستحکم ہے۔

ترجمہ:- یقیناً اللہ ہی رزاق ہے۔ قوی اور مضبوط ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ کیونکہ اُن لوگوں کے لئے جن لوگوں نے ظلم کیا ہے، ظالموں اور ستمگاروں کے لئے۔ ذَنُوْبًا ؛ ایک پیمانہ ہے۔ ایک بھرا ڈول۔ مِثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ ؛ ان کے دوستوں کے بھرے ڈول کے جیسا اُن کا بھی پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ؛ ان کو مجھ سے جلدی اور عجلت نہ کرنی چاہیئے۔ عذاب آتا ہی ہے۔ خدائے تعالیٰ مُہلت تو

دیتا ہے مگر چھوڑ نہیں دیتا۔

ترجمہ:- ان ظالموں کا پیمانہ اسی طرح لبریز ہے جیسے ان کے دوستوں کا، ان کو مجھ سے جلد (عذاب) کی خواہش نہ کرنی چاہئیے (عنقریب عذاب آنے والا ہے)۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝٦٠ ع ۳ ۴ ۲

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ؛ غرض کہ ان لوگوں کے حال پر افسوس ہے جن لوگوں نے کفر کیا۔ غرض کہ کافروں کی مٹی خراب ہے۔ مِن يَوْمِهِمْ ؛ اس دن کے لحاظ سے۔ اُس دن کے آنے سے۔ الَّذِي يُوعَدُونَ ؛ جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

ترجمہ:- غرض کہ ان کافروں کے لئے بڑی خرابی ہے اس دن جس دن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۴۹) آیتیں اور (۲) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالطُّورِ ۝١ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ۝٢ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۝٣ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝٤

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۝٥ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ۝٦

وَالطُّورِ ؛ قسم ہے کوہِ طور کی۔ کوہِ طور اس بات پر شہادت دے گا کہ وقت آئے گا تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ جس نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا وہ منکرین کو تباہ بھی کرسکتا ہے۔ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ؛ اور لکھی ہوئی کتاب بھی شہادت دے گی۔ وہ کتاب کس میں لکھی ہے۔ فِي رَقٍّ ؛ ایک کاغذ میں ہے یا جھلّی میں۔ مَّنشُورٍ ؛ کشادہ، کھلا ہوا یعنی لوحِ محفوظ اور بعض کے قول کے مطابق قرآن شریف مُراد ہے اور بعض کا خیال ہے کہ موسیٰؑ کے زمانہ کی عبادت گاہ ہے۔ جس میں گزشتہ و آئندہ سب کچھ لکھا ہوا ہے وہ بھی قیامت کے آنے پر گواہی دے گی۔ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ؛ اور آباد گھر میں جو ساتویں آسمان پر ہے اور وہ فرشتوں کا کعبہ ہے۔ وَالسَّقْفِ ؛ اور چھت۔ الْمَرْفُوعِ ؛ بلند۔ اُونچی۔ اس سے مُراد عرش یا آسمان ہے جو سروں کے اوپر ہے۔ وَالْبَحْرِ ؛ سمندر۔ الْمَسْجُورِ ؛ مشتعل۔ اُبلتے ہوئے۔ جوش کھاتے ہوئے۔ قیامت کے قریب زمین سے جابجا کوہِ آتش فشاں پھٹیں گے اور زمین کے اندر کا لاوہ۔ گرم مادّہ۔ باہر نکل آئے گا اور سارا سمندر مشتعل ہوجائے گا۔

ترجمہ:- قسم ہے کوہِ طور کی۔ لکھی ہوئی کتاب کی پھیلے ہوئے کاغذ میں اور قسم ہے آباد گھر کی۔ بلند چھت کی

اور مشتعل و موجزن سمندر کی ۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ ؛ بے شک تمہارے رب کا عذاب ۔ لَوَاقِعٌ ؛ واقع ہونے والا ہے ، ہوکر رہے گا ۔ دنیا ایک دن تباہ ہونے والی ہے ، مادّیات میں نظام برقرار نہیں رہے گا ۔ اس وقت عالم علوی تمہارے سامنے ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ کے عرش اور بیت المعمور میں تم کو پہنچنا ہے ۔ مَا لَهٗ ؛ اس کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دَافِعٍ ؛کوئی دفع کرنے والا ۔ ٹالنے والا ، روکنے والا ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کا عذاب ہوکر رہے گا ۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا ۔

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹

یَوْمَ ؛ جس دن ۔ تَمُوْرُ ؛حرکت کرے گا ،جنبش کرے گا ۔ کانپ اُٹھے گا ۔لرزنے لگے گا ۔لہریں مارے گا ۔ السَّمَآءُ ؛ آسمان یا ابر ۔ مَوْرًا ؛خوب جنبش کرنا ۔ کپکپانا ۔ تھرتھرانا ۔

ترجمہ :- جس دن آسمان خوب تھر تھرائے گا (ابر لہرائے گا) ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب مسلسل حرارت نکلنے کی وجہ سے ٹھنڈا پڑجائے گا ۔ اس کی کشش باقی نہ رہے گی ۔ نظام درہم برہم ہوجائے گا ۔ ستارے آپس میں ٹکراٹکرا کر پارہ پارہ ہوجائیں گے اور ان کے اجزاء سمندر کی طرح لہرائیں گے ۔ بعض کہتے ہیں کان کنی کی وجہ سے زمین کا خول کھوکھلا ہوجارہا ہے ۔ زمین پھٹے گی اور قیامت آئے گی ۔بعض کہتے ہیں ۔کوئی دُمدار تارہ زمین پر آکر گرے گا اور اس کو پارہ پارہ کردے گا ۔بعض کہتے ہیں ۔ سیاہ گولے خلو میں اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں ۔ ممکن ہے کہ کوئی بڑا کرہ زمین پر آکر گرے اور اس کو ریزہ ریزہ کردے ۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ قیامت کا آنا برحق ہے ۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰

وَتَسِیْرُ ؛ اور چلیں گے ۔ الْجِبَالُ ؛ پہاڑ ۔ سَیْرًا ؛خوب چلنا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے ۔ اُڑے اُڑے پھریں گے ۔

اس دن کیا ہوگا ۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

فَوَیْلٌ ؛ پھر خرابی ہے ۔ تباہی ہے ، افسوس ہے ۔ وائے ہے ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن جس دن یہ سب ہوگا ۔ قیامت کے دن ۔ لِلْمُکَذِّبِیْنَ ؛ تکذیب کرنے والے ۔ جھٹلانے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اس دن نہ ماننے والے، جھٹلانے والوں کی بڑی تباہی ہے ۔ ان پر بڑا افسوس ہے ۔

وقف لازم

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَلَّذِيْنَ هُمْ ؛ جو لوگ ۔ فِيْ خَوْضٍ ؛ بکواس میں، بیہودہ باتوں میں ۔ باتیں بنانے میں ۔ يَلْعَبُوْنَ ؛ لہو ولعب کرتے ہیں ۔ دل لگی سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُن کی دل لگی کیا ہے ۔ بیہودہ باتیں، بکواس ۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾

يَوْمَ ؛ جس دن ۔ يُدَعُّوْنَ ؛ دھکے دے دے کر لے جائیں گے ۔ جس دن ڈھکیلے جائیں گے ۔ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ کی طرف ۔ دَعًّا ؛ خوب دھکے دینا ۔ ڈھکیلنا ۔

ترجمہ :- اس دن یہ (منکرین) دھکے دے دے کر آتشِ دوزخ کی طرف لائے جائیں گے ۔

ان سے کہا جائے گا :

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

هٰذِهِ النَّارُ ؛ یہی آگ ہے ۔ دوزخ ہے ۔ اَلَّتِيْ ؛ جس کو ۔ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ؛ جس کو تم جھٹلاتے تھے ۔ جس کی تم تکذیب کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- یہی دوزخ ہے جس کو تم مانتے نہ تھے ۔ اس کی تکذیب کرتے تھے ۔

دنیا میں پیغمبروں کو ساحر، جادوگر کہتے تھے تو پھر ۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

اَفَسِحْرٌ هٰذَا ؛ کیا یہ جادو ہے، کیا نظر بندی ہے ۔ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ؛ یا تم دیکھتے نہیں ۔ تمہیں کچھ سُجھائی نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- کیا یہ جادو ہے، نظر بندی ہے یا تم اندھے ہو، کہ تمہیں کچھ نظر نہیں آتا ۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اِصْلَوْهَا ؛ تم اس میں داخل ہو ۔ گھسو ۔ فَاصْبِرُوْآ اَوْلَا تَصْبِرُوْا ؛ اب چاہے تم صبر کرو یا نہ کرو ۔ برداشت کرو یا نہ کرو ۔ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم کو برابر ہے ۔ تمہارے حق میں دونوں باتیں مساوی ہیں ۔ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ ؛ تم کو اسی کی جزاء دی

جاری ہے۔ اسی کا بدلہ پا رہے ہو۔ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جوتم کرتے تھے۔ جیسے تمہارے اعمال تھے۔ جیسا کام ویسا انعام۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ترجمہ:- دوزخ میں داخل ہو۔ تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں۔ چاہے تم صبر کرو یا نہ کرو۔ یہ تمہارے کرتوت کا بدلہ ہے اور تمہارے اعمال کی سزا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقی، پرہیزگار۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ؛ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ باغوں میں ہوں گے اور عیش وعشرت کے سامان ہوں گے۔

ترجمہ:- بے شک متقی لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

فَاكِهَةٌ۔ میوہ۔ فُكَاهَتٌ۔ دل لگی کی باتیں کرنا۔ خوشی خوشی سے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔ فٰكِهِيْنَ ؛ ثمرہ پاتے۔ خوش خوش باتیں کرتے۔ میوہ کھاتے۔ بِمَا اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؛ اُس چیز کے ساتھ کہ خدا نے ان کو دی ہے۔ وَوَقٰىهُمْ ؛ اور ان کو بچایا۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے رب نے۔ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ؛ دوزخ کے عذاب سے۔

ترجمہ:- خوشی خوشی سے اپنے اعمال کے ثمروں کو بیان کرتے ہوں گے جن کو اُن کے رب نے دیا ہے، (یعنی جزائے اعمال کو بیان کریں گے) کہ ان کے خدائے تعالیٰ نے اُن کو عذابِ دوزخ سے بچالیا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

انھیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ كُلُوْا ؛ کھاؤ۔ وَاشْرَبُوْا ؛ پیو۔ هَنِيْٓـــًٔا ؛ خوشگواری کے ساتھ۔ رچھتا پچھتا۔ مزے سے۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ بدلہ میں اس کا جو کرتے تھے۔ اپنے اعمال کے سبب۔

ترجمہ:- مزے سے کھاو پیو اپنے اعمال کے صلہ میں۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

اور کیا صلہ ملے گا؟ مُتَّكِـِٕيْنَ ؛ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ عَلٰى سُرُرٍ ؛ تختوں پر۔ سُرُرٌ جمع سَرِيْرٌ : تخت۔ مَصْفُوْفَةٍ ؛ صف باندھے ہوئے۔ قطاروں میں برابر برابر بچھائے ہوئے۔ ایک دوسرے سے لگے ہوئے۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ ؛ اور ہم ان کی شادی کردیں گے۔ جوڑا لگا دیں گے۔ بیاہ دیں گے۔ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ؛ حوروں سے گوری اور سیاہ بڑی بڑی آنکھ والی

عورتوں سے ۔ حُوْرٌ ۔ جمع حَوْرَاء ۔ وہ گوری عورت جس کی آنکھیں سیاہ ہوں ۔ عِیْنٌ ۔ جمع عیناء بڑی بڑی آنکھوں والی عورت ۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے معنٰی میں مستعمل ہے ۔

ترجمہ :- (جنتی) صف زدہ تختوں پر تکیہ دیئے بیٹھے ہوں گے اور ہم ان کی شادی گوری اور سیاہ بڑی بڑی آنکھ والی عورتوں سے کر دیں گے ۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ کُلُّ امْرِیءٍۭ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور یقین لاتے ہیں ۔ وَاتَّبَعَتْهُمْ ؛ اور ان کی اتباع کرتے ہیں ان کی راہ چلتے ہیں ۔ اُن کا کہا مانتے ہیں ۔ ذُرِّیَّتُهُمْ ؛ ان کی اولاد ۔ ذَرَّ ۔ یَذُرُّ ۔ منتشر ہونا ۔ پھیلنا ۔ ذُرُوْر ؛ سفوف ۔ بِاِیْمَانٍ ؛ ایمان کے ساتھ ۔ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ؛ ہم ان سے ملا دیں گے ۔ لَحِقَ ۔ پیچھے آیا ۔ سَابِق ۔ پہلا لَاحِقْ ۔ بعد کا ۔ اِلْحَاق ؛ ملا دینا ۔ بعد لگا دینا ۔ ذُرِّیَّتَهُمْ ؛ ان کی اولاد کو ۔ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ ؛ اور ہم اُن سے کم نہ کریں گے ۔ نہ گھٹائیں گے ۔ اُن کے ساتھ شامل کر دیں گے ۔ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَیْءٍ ؛ ان کے عمل میں سے کوئی چیز ۔ یعنی اگر اولاد اپنے بزرگوں سے عمل میں کچھ پیچھے بھی ہے تو ان بزرگوں کے عمل میں کچھ کمی نہ ہوگی ۔ کُلُّ امْرِیءٍ ؛ ہر شخص ۔ اِمْرَءٌ ۔ مرد ۔ اِمْرَاَةٌ ۔ عورت ۔ دیکھو ! جَاءَ امْرُؤٌ ۔ رَأَیْتُ امْرَءًا کُلُّ امْرِءٍ ۔ ہمزہ کی حرکت کے ساتھ رَ کی حرکت بھی بدل رہی ہے ۔ بِمَا کَسَبَ ؛ اُس چیز میں کہ کمایا ہے ۔ کسب کیا ہے ۔ رَهِیْنٌ ؛ مرہون ہے ۔ گرفتار ہے ۔ ذِمّہ دار ہے ۔ جواب دہ ہے ۔ پھنسا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایماندار ہیں ۔ اور اُن کی اولاد اُن کے طریقہ پر چلتی ہے تو ہم اُن کی اولاد کو اُن سے ملا دیں گے ، ان کا درجہ دیں گے ، ان کے پاس رکھیں گے اور ان کے ماں باپ کے عمل سے کچھ کم نہ کریں گے ۔ ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس ہے ۔ ذِمّہ دار ہے ۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاکِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَاَمْدَدْنٰهُمْ ؛ اور ہم ان کو مدد دیں گے ۔ ریل پیل کر دیں گے ۔ تانتا لگا دیں گے ۔ دیتے ہی چلے جائیں گے ۔ بِفَاکِهَةٍ ؛ میوے پھل ۔ وَلَحْمٍ ؛ اور گوشت ۔ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ؛ جس کو ان کا جی چاہے ۔ جس کی وہ خواہش کریں ۔

ترجمہ :- اور ہم اُن کو مرغوب میوے اور گوشت دیتے ہی چلے جائیں گے ۔

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا کَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا ؛ دل لگی سے آپس میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے جنت میں ۔ کَاْسًا ؛ پیالے کو ۔ جام کو ۔ کٹورے کو ۔
لَا لَغْوٌ فِیْهَا ؛ اور اُس کے پینے میں اُن کو بکواس نہ لگے گی ۔ بیہودہ باتیں نہ کریں گے ۔ ان کو بیہودگی نہ ہوگی ۔ وَلَا تَـاْثِیْمٌ ؛
اور نہ گناہ ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔

ترجمہ :- (جنتی) آپس میں جام شراب کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے ۔ اُس شراب میں نہ بیہودہ بکنا ہوگا نہ گناہ ۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝

وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ ؛ اُن کے پاس گردش کرتے ہیں ، پھرتے ہیں ، آتے جاتے ہیں خدمت کے لئے ۔ کام کاج کے لئے ۔ غِلْمَانٌ ۔ لڑکے ۔ چھوکرے ۔ بوائز ۔ خادم ۔ غِلْمَانٌ جمع غُلَامٌ ۔ لَهُمْ ؛ ان کے ۔ کَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ ۔ لُـؤْلُـؤٌ ؛ موتی ۔ مَکْنُوْنٌ ؛ چھپے ہوئے ۔ کِنٌّ ۔ جھاڑی ۔ مَکْنُوْنٌ ۔ احتیاط سے رکھے ہوئے ۔ ڈبہ میں بند ۔ غلاف میں دھرے ہوئے ۔

ترجمہ :- لڑکے ان کی خدمت کے لئے اُن کے آس پاس پھرتے ہیں ۔ وہ اتنے خوبصورت ہیں جیسے (خوبصورت با آب و تاب) احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝

وَاَقْبَلَ ؛ اور متوجہ ہوں گے ۔ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ بعض بعض کی طرف ۔ یَتَسَـآءَلُوْنَ ؛ آپس میں پوچھتے ۔ ایک دوسرے سے سوال کرتے ۔ بات چیت کرتے ۔

ترجمہ :- وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے ۔ سوالات کریں گے ۔

قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝

قَالُوْا ؛ جنتی کہیں گے ۔ اِنَّا کُنَّا ؛ ہم تھے ۔ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فِیْ اَهْلِنَا ؛ اپنے متعلقین ہی میں ۔ اپنے گھر والوں میں ۔ اپنے اہل و عیال میں ۔ دنیا ہی میں ۔ مُشْفِقِیْنَ ؛ ڈرتے ۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے ہم پہلے ہی سے اپنے گھرانے میں ڈرتے تھے ۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؛ پھر اللہ نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا ۔ مِنَّتٌ ۔ احسان ۔ مَمْنُوْنٌ ۔ جس پر احسان کیا گیا ہو ۔ وَوَقٰنَا ؛ اور ہم کو بچایا ۔ وَقٰی ۔ یَقِیْ ۔ وِقَایَةٌ ۔ بچانا ۔ مُتَّقِیْ ۔ بُری باتوں سے بچنے والا ۔ عَذَابَ السَّمُوْمِ ؛ لُو کے عذاب سے ۔ گرم اور زہریلی ہوا سے ۔ سَمٌّ ۔ زہر ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو زہریلی گرم ہوا کی تکلیف سے بچایا ۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ ع ۲۸ ۳

اِنَّا كُنَّا ؛ ہم تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ دنیا ہی میں ۔ نَدْعُوْهُ ؛ ہم اس کو پکارتے ۔ اس سے دُعائیں مانگتے ۔ اِنَّهٗ ؛ کیونکہ وہ ۔ هُوَ الْبَرُّ ؛ وہی ہے نیک سلوک کرنے والا ۔ اور ۔ اَلرَّحِيْمُ ؛ مہربان ۔ رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم تھے اس سے پہلے (دنیا میں) اُس سے دُعائیں کرتے کیونکہ وہ محسن ہے، رحیم ہے ۔

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾

فَذَكِّرْ ؛ پیغمبر تم نصیحت کئے جاؤ ۔ سمجھائے چلے جاؤ ۔ ان کی یاددہانی کیا کرو ۔ یہ تم کرسکتے ہو ۔ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاهِنٍ ؛ تم اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل وکرم سے کاہن تو نہیں ہوسکتے ۔ کاہن وہ شخص جو جنوں کی مدد سے یا شیطانی اثرات سے یا ارواحِ نجوم سے کام لے کر یا خود اپنے وِل پور سے یا قوتِ اِرادی سے کام لے ۔ کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں سناتا ہو ۔ وَلَا مَجْنُوْنٍ ؛ اور تم دیوانے ومجنون بھی نہیں ہو ۔

ترجمہ :- پس تم سمجھائے چلے جاؤ ۔ کیوں کہ تم اللہ کے فضل وکرم سے نہ کاہن ہو نہ مجنون ۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ کہتے ہیں ۔ شَاعِرٌ ؛ پیغمبر بھی ایک شاعر ہے ۔ نَتَرَبَّصُ بِهٖ ؛ کہ ہم اس کے متعلق انتظار کررہے ہیں، راہ دیکھ رہے ہیں ۔ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ؛ گردشِ زمانہ ۔ موت کا حادثہ ۔ رَيْبٌ ۔ شک ۔ خلش ۔ مَنُوْنٌ ۔ موت ۔ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ؛ حادثاتِ دہر ۔ موت کی آفت کہ موت کب آئے گی ۔ کب کوئی حادثہ پیدا ہوگا اور جھگڑا تمام ہوگا ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (پیغمبر) ایک شاعر ہے اور ہم اُس کے مرنے کا انتظار کررہے ہیں ۔

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾

قُلْ تَرَبَّصُوْا ؛ اچھا تم میرے مرنے کی آرزو کرتے رہو ۔ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں ۔ مِنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ؛ تم پر عذاب آنے کا میں بھی انتظار کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- اچھا تم انتظار کرتے رہو ۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا رہتا ہوں ۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۳۲﴾

اَمْ تَـاْمُرُهُمْ ؛ کیا ان کو سکھاتی ہیں، حکم کرتی ہیں، تعلیم کرتی ہیں ۔ اَحْـلَامُهُمْ ؛ اُن کی عقلیں ۔ اَحْـلَامٌ ۔ حُلْمٌ ۔ عقل ۔ حِلْم ۔ برداشت ۔ سنجیدگی ۔ بِهٰـذَا ؛ اس قسم کی شرارت کا ۔ اَمْ هُـمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ؛ کیا یہ بالطبع سرکش قوم ہے ۔ شریر اور حد سے تجاوز کی ہوئی ہے ۔

ترجمہ :- اس (قسم کی شرارت) کو کیا ان کی عقل سکھاتی ہے یا یہ لوگ بالطبع شریر ہیں ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اَمْ يَـقُوْلُوْنَ ؛ کیا لوگ یہ کہتے ہیں ۔ تَـقَـوَّلَـهٗ ؛ پیغمبر نے دل سے گھڑ لئے ہیں ۔ بناوٹی باتیں کرتے ہیں ۔ سب ان کا من گھڑت ہے ۔ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ؛ نہیں بلکہ یہ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کی یہ سب من گھڑت باتیں ہیں ۔ نہیں بلکہ یہ لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ ؛ اگر قرآن پیغمبر کی ذاتی تصنیف ہے تو لائیں کوئی کلام قرآن کے جیسا ۔ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؛ اگر وہ صادق ہیں ۔ سچے ہیں ۔ اگر ان میں کچھ صداقت ہے ۔

ترجمہ :- اچھا تو اس کے (قرآن کے) جیسا کوئی اور کلام لائیں ۔ اگر ان میں کوئی صداقت ہے ۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ؛ کیا یہ نیست سے خود بخود ہست ہو گئے ہیں ۔ کیا یہ بغیر خدا کے پیدا ہوئے ہیں ۔ کیا یہ بغیر کسی چیز کے پیدا ہوئے ہیں ۔ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؛ کیا یہ خود خالق ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ بغیر کسی چیز کے (یعنی بغیر خدا کے) پیدا کئے گئے ہیں یا خود خالق ہیں ۔

صاحبو ! اگر ان کا وجود بالذات ہوتا ۔ خدا ان کو پیدا نہ کرتا تو ان کا وجود دائمی ہوتا یا ہمیشہ رہتے ۔ ظاہر ہے کہ اس سے پہلے نہ تھے اور آئندہ بھی نہ رہیں گے ۔ لہذا ان کا وجود بالعرض ہے ۔ اور یہ بات بدیہی ہے کہ کوئی بالعرض بغیر بالذات کے ہو نہیں سکتا ۔ کون و مکان کا ہر ذرہ اللہ کا محتاج ہے ۔ او انسان ! او نادان ! کیوں اپنے آپ پر پھولا ہے اپنے خدا کو بھولا ہے ۔ خدا کو مان ! اے نادان ! کیوں واہی تباہی بکتا ہے ۔ کیوں حماقت کے کام کرتا ہے ۔ بندہ کو ہمیشہ سرافگندہ رہنا چاہیئے ۔ او احمق ! اُٹھ ! اور خدا کے سامنے زمینِ عبودیت پر سر رکھ دے ۔ آخر اُس سے تو بھاگ کر کہاں جائے گا ۔ اس سرکشی کا کیا پھل پائے گا ۔ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ۔ مَوْلٰـهُمُ الْحَقُّ ۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝۳۶

اَمْ خَلَقُوْا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کیا اس انسانِ ضعیف البنیان نے آسمان بنائے یا زمین بنائی ہے۔ نہیں کچھ نہیں۔ لا کَـلّا وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ شَيْئًا ۔ بَلْ لَا يُوْقِنُوْنَ ؛ نہیں بلکہ ان کو یقین ہی نہیں۔ ان کے سامنے لاکھ دلائل پیش کرو۔ یہ ماننے ہیں نہ مانیں گے۔

ترجمہ:- کیا انھوں نے آسمان، زمین بنائے ہیں بلکہ ان کو (خدا کا) کچھ بھی یقین نہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝۳۷

اَمْ عِـنْـدَهُمْ ؛ کیا اُن کے پاس ہے۔ خَـزَآئِنُ رَبِّکَ ؛تمہارے رب کے خزانے۔ اَمْ هُمْ ؛ کیا وہ خود ہیں۔ اَلْمُصَيْطِرُوْنَ ؛ حاکم۔ خود مختار۔ ماسٹر۔

ترجمہ:- کیا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں۔ یا وہ حاکم ہیں (خود مختار ہیں)۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ ؛ کیا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ يَسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ؛ کہ اُس پر چڑھ کر غیب کی باتیں سُن لیا کرتے ہیں۔ فَلْيَاْتِ ؛ پھر آئے۔ مُسْتَمِعُهُمْ ؛اُن کا سننے والا۔ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ لے کر ظاہر حجت اور دلیل۔

ترجمہ:- کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر پہنچ کر سُن کر آتے ہیں۔ سُن کر آنے والوں کو چاہیئے کہ ظاہر حجت (دلیل) لائیں۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝۳۹

اَمْ لَـهُ الْبَنٰتُ ؛ کیا خدا کے تو ہوں بیٹیاں۔ وَلَـكُمُ الْبَنُوْنَ ؛ اور تم کو ہوں بیٹے۔

ترجمہ:- کیا اس کے ہیں بیٹیاں اور تمہارے بیٹے۔

واضح ہو کہ جاہلیت میں فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ گوتم بُدھ یادِ الٰہی میں مشغول ہونے پر ایک لڑکی نے ایک روٹی دی اور وہ سیر ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے نے اس طرح روحانی غذا دی کہ اُن کی تشفی ہوگئی۔ بُت پرستوں کے پاس دیو بھی الٰہ ہیں اور دیبیاں بھی۔ یہ لوگ خدا کے بیٹا بیٹیوں کے قائل ہیں۔ یہ لوگ آخر تم سے بھاگتے کیوں ہیں؟

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۰

اَمْ تَسْـئَلُهُمْ اَجْرًا ؛ یا تم ان سے اُجرت مانگتے ہیں یا اس تبلیغ کا بدلہ چاہتے ہیں ۔ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ ؛ پس وہ لوگ اس مالی نقصان سے ، اِس اُجرت سے ، اس تاوان سے ، اس چٹی سے ۔ مُّثْقَلُوْنَ ؛ گرانبار ہیں ۔ بوجھل ہیں ۔ یہ بوجھ اِن سے اُٹھ نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- کیا تم ان سے اُجرت مانگتے ہو کہ اس نقصان کو وہ برداشت نہیں کر سکتے ۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

اَمْ عِنْـدَ هُمُ الْغَيْبُ ؛ کیا اُن کے پاس علمِ غیب ہے ، رازِ الٰہی ہے ، باطن کے بھید ہیں ۔ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؛ کہ وہ لکھ لیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ لکھ لیا کرتے ہیں ۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَمْ يُـرِيْدُوْنَ ؛ کیا یہ ارادہ کرتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ كَيْدًا ؛ دھوکا دینے کا ، بد اندیشی کا ، مکر و فریب کا ۔ فَـالَّـذِيْنَ كَـفَرُوْا ؛ پھر جو لوگ کفر کرتے ہیں ، منکر ہیں ۔ هُـمُ الْـمَــكِيْدُوْنَ ؛ بد اندیشی اُن کے گلے کا ہار ہوگی ۔ اُن کے مکر کا اثر اُن پر پڑے گا ۔ وہ آپ ہی دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کچھ مکر کرنا چاہتے ہیں ، سو یہ منکرین اپنے مکر میں آپ گرفتار ہیں ۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ ؛ کیا ان کا کوئی معبود ہے ، لائقِ پرستش ہے ، حاکم ہے ۔ غَيْـرُ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوائے ۔ سُبْحٰـنَ اللّٰهِ ؛ اللہ پاک ہے ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اُس شرک سے کہ یہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کا کوئی معبود ہے خدا کے سوائے ۔ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

وَاِنْ يَّرَوْا ؛ اگر یہ لوگ دیکھیں گے ۔ كِسْفًا ؛ ٹکڑے کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ سَاقِطًا ؛ گرتا ہوا ۔ یہ لوگ خدا کے عذاب کو ایسے بھول گئے ہیں کہ اُن پر اگر آسمان کا ایک ٹکڑا گر رہا ہوگا ۔ يَقُوْلُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ سَحَابٌ ؛ ابر ہے ، بادل ہے ۔ مَرْكُوْمٌ ؛ جما ہوا ۔ تہ بہ تہ ۔ گہرا ۔ گاڑھا ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اگر آسمان کے ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ گاڑھا ابر ہے (جم کر سخت ہوگیا ہے) ۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَۙ۝

فَذَرْهُمْ ؛ ان کو چھوڑ دو ۔ ان کو رہنے دو ۔ ان کو ان کی حالت میں مبتلا ہی رہنے دو ۔ حَتّٰی یُلٰقُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ مل لیں ۔ ملاقات کرلیں ۔ یَوْمَهُمْ ؛ ان کے دن کو ۔ اَلَّذِیْ فِیْهِ ؛ جس میں ۔ یُصْعَقُوْنَ ؛ یہ لوگ غش کھا جائیں گے ۔ ان کے ہوش اُڑ جائیں گے ۔ اُن پر ایک کڑاکا پڑے گا ۔ رَعْدٌ ۔ بجلی کا کڑاکا ۔ بَرقٌ ۔ بجلی کی چمک ۔ صَاعقه ۔ کڑاکے کے ساتھ گرنے والی بجلی ۔

ترجمہ :- انھیں جانے دو ۔ اُس دن سے ملنے دو جس دن ان کے ہوش پرّان ہوجائیں گے (بے ہوش پڑے ہوں گے) ۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَؕ۝

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ ؛ جس دن ان کو کام نہ آئے گا ، نفع نہ دے گا ۔ مستغنی نہ کرے گا ۔ کَیْدُهُمْ ؛ ان کا مکر ۔ ان کی تجویزیں ۔ ان کا دھوکا دینا ۔ شَیْئًا ۔ کچھ ۔ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مدد دی جائے گی ۔ کہیں سے ان کو نصرت نہ ملے گی ۔

ترجمہ :- جس دن اُن کا مکر اُن کو کچھ نفع نہ دے گا اور نہ اُن کو کسی قسم کی مدد دی جائے گی ۔

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور ان ظالموں کے لئے ۔ عَذَابًا ؛ ایک قسم کا عذاب ہے ۔ دُوْنَ ذٰلِکَ ؛ اس سے پہلے ہی ، آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ، واقف نہیں ۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں کو اس سے پہلے ہی (یعنی قیامت سے پہلے ہی) عذاب ہونے والا ہے ۔ مگر ان میں کے اکثر جانتے نہیں ۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُۙ۝

وَاصْبِرْ ؛ تم صبر کرو ۔ انتظار کرو ۔ برداشت کرلو ۔ لِحُکْمِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے حکم کا ۔ حکمِ خدا کا انتظار کرو ۔ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا ؛ کیونکہ تم ہمارے زیرِ نظر ہو ۔ ہمارے آنکھوں کے سامنے ہو ۔ تمہاری حفاظت کرنا ہمارا کام ہے ۔ ہم تم سے انجان نہیں ۔ وَسَبِّحْ ؛ اور تسبیح کرو ۔ ذاتِ خدا کی پاکیزگی بیان کرو ۔ بِحَمْدِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی خوبیاں بیان کرنے کے ساتھ ۔ حِیْنَ تَقُوْمُ ؛ جس وقت تم کھڑے ہو ، اٹھا کرو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم حکمِ رب کا انتظار کرو ۔ کیونکہ تم ہمارے پیشِ نظر ہو ۔ جب اُٹھو تمہارے رب کی تسبیح

تحمید بیان کرو۔

ع ۲/۲۱ ۴

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ ؛ اور رات میں اللہ کی تسبیح کرو۔ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ؛ اور ستاروں کے غروب کے بعد بھی۔

ترجمہ:- اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو۔ اور تاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثِنْتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ النجم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باسٹھ (۶۲) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾

وَالنَّجْمِ ؛ واؤ قسم ہے جو شاہد کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ النَّجْمِ ؛ اگر الف لام جنسی ہے تو اُس سے عام ستارہ مُراد ہے۔ اور اگر النَّجْمِ ؛علم کے طور پر ہے تو اُس سے ثریا مُراد ہے۔ فارسی پروین کہتے ہیں۔ چند ستاروں کا مجموعہ ہے۔ اِذَا هَوٰى ۔ جب گرے یعنی غروب کرے یا ٹوٹ کر گرے جیسے شہابِ ثاقب لہذا اس آیت کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ شہاب ثاقب کی قسم۔ جب کہ وہ آسمان سے ٹوٹتا ہے اور شیاطین پر گر کر اُن کو بھگاتا ہے یا قسم ہے تارے کی جب وہ غروب کرے یا ٹوٹ کر گرے جیسے شہاب ثاقب۔ شہاب ثاقب، شیطان کو بھگاتا ہے۔ پھر حضرتؐ کو کون بہکا سکتا ہے۔ ستارہ ایک روشن چیز ہے وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل تو ہو سکتا ہے۔ غروب تو ہوتا ہے۔ مگر اُس کی ذاتی روشنی میں کیا فرق آتا ہے۔ اسی طرح پر ایک روشن ستارہ ہے اس پر تاریکی آ ہی نہیں سکتی۔ النجم سے کیا مُراد ہے؟ اور ھوی سے کیا مقصد ہے؟ ہو سکتا ہے کہ النجم سے مُراد قرآن ہے اور ھوی سے مُراد ہم تک پہنچنا ہے۔ ہو سکتا ہے النجم سے مُراد رسول اللہ ہو، ذات محمدی ہو، اور ھوی سے مُراد اس کا پیدا ہونا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ النجم سے مُراد وحی ہو۔ اور ھوی سے مُراد اُس کا نزول۔ بہر حال ایک روشنی، ایک علم ہے جو عالمِ علوی سے ہم تک پہنچا۔

ترجمہ:- قسم ہے ستارے کی جب گرے یا غروب ہو جائے۔

واضح ہو۔ هَوٰى ۔ يَهْوِي ۔ هُوِيًا ۔ هَوِيَ ۔ يهْوى ۔ هُوًى ۔ یعنی محبت کرنا۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾

مَاضَلَّ ؛ نہیں گمراہ ہوا ۔ نہیں بھولا نہ غلط راستہ چلا ۔ صَاحِبُکُمْ ؛ تمہارا ساتھی ۔ رفیق ۔ وَمَا غَویٰ ؛ نہ بِالارادہ غلط کام کیا ۔ سرکشی کی ۔ غوایة ۔ سرکشی ۔

ترجمہ :۔ تمہارے رفیق (یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم) نے بے اِرادہ غلطی کی نہ بارادہ ۔ (نہ خطا کی ۔ نہ شرارت ، پیغمبر ہیں معصوم ہیں) ۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾

وَمَا يَنْطِقُ ؛ اور نہیں بات کرتا ۔ کچھ بولتا ۔ عَنِ الْهَوٰی ؛ ہوا و ہوس سے ۔ ذاتی خواہش سے ۔

ترجمہ :۔ وہ اپنی ذاتی غرض سے بات نہیں کرتا ۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

اِنْ هُوَ ؛ نہیں ہے یہ یعنی جو کچھ رسولِ خدا فرماتے ہیں ۔ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ؛ مگر وحی سے جو کی جاتی ہے ۔ حکم ہے جو آپ کو پہنچتا ہے ۔

ترجمہ :۔ یہ صرف وحی ہے جو نازل ہو رہی ہے ۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

عَلَّمَهٗ ؛ اس کی تعلیم دی ہے ۔ اس کو سکھایا ہے یعنی اللہ نے جیسا کہ (الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن) شَدِيْدُ الْقُوٰى ؛ جو بڑی قوت والا ہے ۔

ترجمہ :۔ اس کو (قرآن کی) تعلیم دی ہے قوی صفات والے نے (یعنی اللہ نے) ۔

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾

ذُوْمِرَّةٍ ؛ حُسن و جمال والا ۔ زور و قوت والا ۔ فَاسْتَوٰی ؛ پھر وہ تجلیِ الٰہی مضبوطی سے قائم ہوگئی ۔

ترجمہ :۔ حُسن و جمال والا ، زور و قوت والا ۔ تو وہ بھی دُرست اور سیدھا ہوگیا ۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾

وَهُوَ ؛ اور وہ ۔ بِالْاُفُقِ ؛ کنارے ۔ اُفُقْ ۔ آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا نظر آتا ہے ۔ اَلْاَعْلٰی ؛ آسمان کے اُونچے کنارے میں یا اُس جگہ جہاں مادّیات ختم ہوکر روحانیات کا مقام ہے ۔

ترجمہ:- پھر اُس نے (یعنی اللہ نے) آسمان کے کنارے اوپر کی جانب تجلّی فرمائی۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ دَنَا ؛ نزدیک ہوا۔ دَنَا ۔ یَدْنُوْا ۔ دُنُوًّا ۔ نزدیک ہونا۔ فَتَدَلّٰی ؛ پھر جھک گیا۔ پھر اُتر آیا۔ لٹک گیا۔

ترجمہ:- پھر تجلّیِ الٰہی حضرتؐ سے نزدیک ہوئی اور جلوہ فگن ہوئی۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾

فَــكَـانَ قَـابَ قَوْسَیْنِ ؛ پھر تھے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم) دو کمانوں کے فاصلہ پر۔ یہ ایک عربوں کا محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں بہت نزدیک، بعض لوگ اس سے مُراد لیتے ہیں کہ جب دو کمانیں ملادی جاتیں تو کچھ فاصلہ نہیں رہتا بلکہ ایک دائرہ سا بن جاتا ہے لہٰذا اس وقت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم ایسی حالت میں تھے کہ قوس نزولی وصعودی دونوں مل گئے تھے اور صرف دائرۂ وجود رہ گیا۔ اَوْ اَدْنـٰـی ؛ یا اُس سے بھی قریب تر کہ قوسین کا نام تک باقی نہ رہے۔ ارواح ۔ مثال ۔ جوہرِ ہبا ۔ نار ۔ ہوا ۔ پانی ۔ مٹی ۔ جمادات ۔ نباتات ۔ جمادات نباتات میں واسطہ مرجان کہ وہ پتھر کی طرح سخت مگر اُس میں ڈالیاں ۔ شاخیں ہوتی ہیں ۔ نباتات کے آخر میں مجالو یا شرمندی کا درخت ۔ یا کھجور کا درخت کہ اس میں نر و مادہ ہوتا ہے اور نر کے پھول مادہ کو ڈالنا پڑتا ہے جب کہیں پھل لگتے ہیں ۔ حیوانات کے ابتداء میں امیبا ۔ جو بالکل سادہ حیوان ہے اور کمال کے جانب بندر، لنگور، گوریلا ۔ کہ ان کے مادہ کو حیض بھی آتا ہے ۔ اور دوسرے حیوانات سے اِن کو سمجھ بھی زیادہ ہے ۔ پھر انسان کی ابتداء میں بے علم نو پیدا شدہ بچہ ہے بیچ میں انسان کے بہت سے مرتبے ہیں ۔ انسان جس طرح اُترتا اُترتا انتہائی نزول کو پہنچ جاتا ہے تو نادان لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اب کامل وجود کا ہوگیا ۔ جب اور جس طرح ایک ایک چیز کو پایا تھا ۔ ایک ایک چیز کو کھودے ۔ پہلے انسان سمجھتا تھا کہ وہ ترقی کر رہا ہے مگر حقیقتاً وہ خدا سے دُور ہو رہا تھا اور تنزل کر رہا تھا ۔ اب جس قدر ایک ایک چیز کھوتا جائے گا ۔ ترقی کرتا جائے گا ۔ خدا سے نزدیک ہوتا جائے گا ۔ جب سب کھودے گا تو بندہ فنا ہوجائے گا ۔ جو موجود و بالذات ہے وہی باقی رہے گا ۔

شعر: قوسین وجوب و امکاں کے معراج میں جس دم آکے ملے ۔۔۔ سب دائرۂ وحدت کے سوا مٹوادیا کملی والے نے

ترجمہ:- پھر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ یا اس کی تجلی اور رسول اللہؐ) ایک دوسرے سے ایسے قریب ہوگئے جیسے دو کمانیں ہیں کہ ملی ہیں ۔ یا اس سے بھی قریب تر (کہ کمانوں کا نام تک نہ رہے)۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾

فَـاَوْحٰـی اِلٰـی عَبْدِہٖ ؛ پھر وحی کی اللہ نے اپنے بندے پر (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم پر)

مَآ اَوْحٰی ؛ جو وحی کرنا تھا۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو کرنا چاہتا تھا۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾

مَـا كَـذَبَ الْفُؤَادُ ؛ دل نے تکذیب نہیں کی۔ جھٹلایا نہیں۔ یعنی حضرتؑ کو جو کچھ وحی ہوئی، جو کچھ تجلیات ہوئے۔ ان سب کا آپ کو یقین تھا۔ مَارَاٰی ؛ جو کچھ دیکھا۔

ترجمہ :- (حضرتؐ نے) جو کچھ (یقین کے ساتھ) دیکھا دل نے مخالفت نہیں کی (چونکہ وہ واقعہ کے مطابق تھا)۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

اَفَتُمٰـرُوْنَـهٗ ؛ لوگو! کیا تم پیغمبر سے جھگڑتے ہو۔ عَلٰى مَا يَـرٰى ؛ اس چیز پر کہ وہ دیکھتا ہے۔ کیا تم اُن کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو، کیا تم اللہ کی ملاقات میں شک کرتے ہو۔ دیدارِ الٰہی میں تم کو کچھ اختلاف ہے۔

ترجمہ :- آیا تم پیغمبر سے نزاع کرتے ہو (اللہ کی ملاقات اور) اُس کے دیدار کے متعلق۔

صاحبو! واضح ہو کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراجِ شریف خواب میں ہوا تھا۔ خواب میں ہزاروں چیزیں دیکھی جاتی ہیں اور کوئی جھگڑتا نہیں۔ لہٰذا معراج خواب میں نہیں بلکہ دنیا میں ہوا ہے۔ ابتداء میں عالم مادّی ہے اور انتہاء عالمِ علوی پر ہے۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ جب تک دنیا میں تھے، عالم مادّی میں تھے اور جب عالم علوی میں پہنچے تو آپ کا جسم مبارک اس لائق ہوگیا۔ پس معراج جسمانی بھی تھا اور روحانی بھی۔ ایک دفعہ معراجِ مبارک کی خبر سن کر ابوجہل نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا۔ اب تو تمہارے پیغمبر عوالم علوی کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ کیا تم اس کی بھی تصدیق کروگے۔ راست و دُرست کہوگے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا۔ اس میں شک و شبہ کی کیا بات ہے۔ جب میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ روزانہ جبرئیل عالم علوی سے اس عالم سفلی (مادّی) میں آیا جایا کرتے ہیں۔ اگر حبیبِ خدا ﷺ عالم سفلی سے عالم علوی کو جائیں تو شک کرنے کی کیا جگہ ہے؟ غیر مادّی کا مادّی صورت میں نظر آنا۔ اور مادّی کا غیر مادّی صورت میں ہوجانا دونوں برابر ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معراج جسمانی کے قائل نہیں۔ اوّل تو معراج کے زمانہ میں بی بی عائشہؓ کی شادی ہی کب ہوئی تھی۔ ان کے عدمِ علم سے عدمِ وجود لازم نہیں آتا۔ خصوصاً جب کہ اُن کے والد معراج روحانی کے قائل ہیں۔ ایسا معراج کہ جس سے ابوجہل انکار کرتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیت المقدس تک معراج جسمانی ہے۔ آگے معراج روحانی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراج میں حضرتؐ نے کیا دیکھا۔ جبرئیل امین کو۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبْحٰـنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ۔ خدا اپنے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وبارک وسلم کو لے گیا۔ لے جانا، اللہ کی معیت کو چاہتا ہے۔ خدا کی معیت کے سامنے جبرئیلؑ کی معیت کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لِنُـرِيَـهٗ

مِنْ اٰیٰتِنَا کہ ہم اپنے حبیب کو اپنی نشانیاں دکھائیں ۔ خدا کی نشانیوں کے سامنے جبرئیل کا دیکھنا کیا وقعت رکھتا ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے خاندان نبوت کے افراد ۔ معراجِ جسمانی اور دیدارِ الٰہی دونوں کے قائل ہیں ۔ کیا معراج ایک ہی دفعہ ہوا ہے ۔ ایک دفعہ تو قطعاً ثابت ہے ۔ حضرتؐ نے کئی دفعہ یہ فرمایا کہ میں اس مقام میں جنت کو دیکھا اور دوزخ کو بھی اور آیت وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۔ سے معلوم ہوتا ہے اور کتنی دفعہ معراج ہوا ہوگا ۔ اچھا ! کیا معراج شریف میں خدائے تعالیٰ کا دیدار ہوا ؟ اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے پہلے میں اس بات کو ثابت کروں گا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے ۔ قرآن میں ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ؛ اُس دن چہرے تروتازہ ہوں گے ۔ اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۔ دوزخیوں کے متعلق ہے ۔ کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؛ ہرگز نہیں دوزخی اس دن اپنے رب سے پردہ میں ہوں گے ۔ یعنی اللہ کا دیدار اُن کو میسر نہ ہوگا ۔ حدیث شریف میں ہے اِنکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لاتضامّون فی رویتہ یعنی تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیکھنا کہ کوئی شک و شبہ نہیں کرسکتا ۔ جب کہ دوزخیوں کو دیدارِ الٰہی میسر نہ ہوگا ۔ اچھا تو خدا کی شان ہے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ؛ خدا کی شان ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ۔ خدا کی شان ہے لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ، احاطہ کرنا ۔ پورا ادراک کرنا اور چیز ہے اور دیکھنا اور چیز ۔ ہم ہزاروں چیزوں کو دیکھتے ہیں ۔ سامنے کی چیز نظر آتی ہے ۔ صورت دکھتی ہے اور پیٹھ نہیں دکھتی ۔ پھر احاطہ کیوں کر ۔ اصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی دو تجلیات ہیں ایک تجلیٔ ذاتی ۔ جس کے وقت بندہ رہتا ہی نہیں ۔ بے شک تجلیٔ ذاتی کا دیکھنا انسان کی قدرت سے باہر ہے ۔ دوسری تجلیٔ اسماء و صفات اور مثالی اس کا دیدار ممکن ہے ۔ اگر کوئی کہے کہ جبرئیل امین ، دحیہ کلبی اور اعرابی کی شکل میں رسولِ خدا ﷺ اور ان کے صحابہ کو نظر نہیں آئے تھے تو صحیح نہیں ۔ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور ایک مثال ۔ قرآن شریف کلام اللہ ہے ۔ کلام اللہ ہمارے سامنے آئے گا ۔ مثلاً الحمد للہ ۔ الف ، لام ۔ ح ، م ، د ۔ اللہ ۔ الف دو لام ہ کی شکل میں نظر آئے گا ۔ یہ قرآن کی مثالی شکل ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام پر خدائے تعالیٰ کی تجلی ہوئی تو آنکھیں خیرہ کرنے والے نور کی شکل میں ہوئی ۔ ذرا تم اپنے آپ پر غور کرو ۔ تمہاری بھی ایک مثال ہے ۔ ایک حقیقت ہے ۔ مثال تو وہ صورت ہے جس میں آنکھ ، ناک ، کان ، ہونٹ وغیرہ ہیں ۔ اور اک تمہاری حقیقت ہے جو اَنَا ہے ۔ ''میں'' ہے ۔ جنگ میں ہاتھ پاؤں کٹ جاتے ہیں ۔ مگر اَنَا کو کیا ہوتا ہے ۔ وہ تو اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ صورت شکل سے پاک ہے ۔ وہ تمہاری تنزیہ اور حقیقت ہے ۔ مثال کے احکام اور ہیں ۔ ذات اور تنزیہ کے احکام اور ۔ تم اپنے اَنَا اور ذات کو نہیں دیکھ سکتے تو خدا کو کیا دیکھیں گے ۔ اس لئے ظاہری صورت کے بھی احکام ہیں ۔ اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنے دوست کو کبھی نہیں دیکھا ۔ ہرگز دُرست نہیں ۔ تم نے ضرور دیکھا ہے ۔ اسی طرح دیدارِ الٰہی کا ہونا بھی ممکن ہے ۔ تم کو تمہارے لائق اور خدا کو خدا کے لائق ، غرض کہ جو دیدارِ الٰہی کا قائل نہیں ، بے شک اس کے حصہ میں دیدارِ الٰہی نہیں ۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ وَجْهَکَ الْکَرِیْمَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ؛ جب خدائے تعالیٰ کی ذات دیکھنا ممکن نہیں تو پھر تجلی ذاتی کے کیا معنی ۔ تجلی اسمائی کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے اسماء و صفات اس کے نظروں سے گر جائیں ۔ تجلیٔ ذات کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کی ذات اس کی نظروں سے گر جائے ۔ جو چیز معلوم نہیں ہوسکتی ۔ اس کو یہ سمجھنا کہ معلوم نہیں ہوسکتی یہی اس کا علم ہے اس کا ادراک ۔ جو چیز نظر نہیں آتی

اس کو یہ سمجھنا کہ نظر نہیں آتی یہی اس کا دیکھنا ہے ۔ **اَلْعَجْزُ عَنْ دَرکِ الاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ** ؛ نا قابلِ ادراک کو نا قابلِ ادراک سمجھنا ہی ادراک ہے ۔ حق کو حق باطل کو باطل سمجھنا معرفت ہے ۔ **کمال العرفان نفی الصفات عنه** ۔

صاحبو! یہ معراج رسولِ خدا ﷺ کو کیوں ہوا ؟ انسان کے عروج کے اسباب کیا ہوا کرتے ہیں ۔ حضرت کو معراج ان کے کمالِ عبدیت کی وجہ سے ہوا ۔ دیکھو! **اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ** ہے نہ کہ **اَسْرٰی بِرَسُوْلِہٖ** ہے ۔ عبد کی جہت معبود کی طرف ہوتی ہے اور رسول کی جہت اُمّت کی طرف ۔ عبد ایک ایسا لفظ ہے جو ہر جگہ سے تعلق رکھتا ہے جہاں خدا وہاں اس کا بندہ عبد و معبود کی نسبت نا قابلِ زوال ہے ۔ جانتے ہو عبد کہتے ہیں کس کو **العبد وما ملکت یداہ لمولاہ** ۔

ع جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا (حسرت)

اپنی ایک ایک چیز کو کھوتے جاؤ خدا کی ایک ایک چیز لیتے جاؤ یا پاتے جاؤ ۔ بندہ ہمیشہ سرافگندہ ۔ بندہ خود کو لاکھ بندہ نہ سمجھے مگر ہے ضرور بندہ ۔ خدا کے سوائے کسی اور نے نہ پیدا کیا نہ کوئی اور اُس کا خدا ہے نہ وہ اور کسی کا بندہ ۔

اچھا! بندہ تو ہم بھی ہیں ۔ کیا ہم کو بھی معراج ہوگی ۔ جتنی تمہاری بندگی اُتنا ہی تمہارا عروج اور کمال ۔ محنت کروگے ۔ خدا کی نسبت رکھوگے ۔ پیغمبر کے وارثِ حال رہوگے تو تم بھی ترقی کروگے ۔ ان کا جسم لطیف تھا ہماری روحوں سے بہتر تھا تو ان کو روحانی جسمانی معراج ہوا ۔ تم کو روحانی اور مثالی معراج ہوسکتا ہے ۔ پیغمبر کے قدم بہ قدم چلو ، اُن کی وراثت حاصل کرو اپنا دامن دُرہائے مقصود سے بھرلو ۔ وہ خدا کی خدائی میں ایک ہی بندہ تھا ۔ تم اس کی اتباع کرو ۔ خدا کے محبوب بنو ۔ **فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ** پڑھو ۔ متبع نبی محبوبِ خدا ہوجاتا ہے ۔ محبّ اور محبوب دونوں باہم جُدا نہیں ہوسکتے ۔ پیغمبر کی تصویر بنو تو خدا کے پاس عزیز ہوجاؤگے ۔ خدا تم کو چاہے گا ۔ تمہاری مُرادیں بَرلائے گا ۔

ع صورت سیرت بنے تمہاری نقشہ ایسا جمنا جمنا
ارے مرے یار کچھ ایسا رنگنا جو دیکھے منہ تکنا تکنا (حسرت صدیقیؒ)

بہر حال جتنی محنت اُتنی عنایت ۔ جتنی عزت اتنی ہی کرامت :

کھینچ کر صانعِ قدرت نے کہا واہ رے میں !
اور تصویر یہ بول اُٹھی کہ اللہ رے میں !

وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾

وَلَقَدْ رَاٰہُ ؛ بے شک اُن کو دیکھا ، کن کو ؟ خدا کو ۔ **نَزْلَۃً اُخْرٰی** ؛ ایک اور دفعہ ذات سے انھوں نے اُتر کر یعنی قطعِ نظر ذات سے مثالی وصفاتی تجلی میں اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ احدیت سے اُتر کر واحدیت میں جلوہ فگن ہوا ۔

ترجمہ :- ایک اور دفعہ ذات سے اُتر کر اس کو (خدا کو) دیکھا ۔

قطعِ نظر ذات کے مثالی اور صفاتی تجلی میں ۔ کہاں ؟

عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰى ﴿۱۴﴾

عِنۡدَ ؛ پاس ۔ سِدۡرَةٌ؛ بیری کا درخت ۔ اَلۡمُنۡتَهٰى ؛ جہاں انتہاء ہوجاتی ہے ۔ اور فرشتوں کے رہنے کا مقام ہے ۔ آگے جبرئیلؑ پکار اُٹھتے ہیں ۔

اگر یک سر موئے برتر پرم فروغِ تجلی بسوزو پرم

ترجمہ :- سدرۃ المنتہٰی کے پاس ۔

عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡمَاۡوٰى ﴿۱۵﴾

عِنۡدَهَا ؛ سدرۃ المنتہٰی کے پاس ۔ جَنَّةُ ؛ بہشت ۔ باغ ۔ اَلۡمَاۡوٰى ؛ ٹھکانہ ۔ آرام گاہ ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اس کے پاس (جہاں) جنت کی آرام گاہ ہے (یعنی محبانِ خدا اور خدا ترس رہتے ہیں) ۔

اِذۡ يَغۡشَى السِّدۡرَةَ مَا يَغۡشٰى ﴿۱۶﴾

اِذۡ ؛ جب کہ ۔ يَغۡشٰى ؛ چھا رہا تھا ۔ السِّدۡرَةَ ؛ بیری کے درخت پر ۔ مَا يَغۡشٰى ؛ جو چھا رہا تھا ۔

ترجمہ :- جب سدرہ پر (جو انوار) چھا رہے تھے ، جو تجلیات ہو رہے تھے ۔ چھا رہے تھے (یعنی ناقابلِ بیان انوار و تجلیات ہو رہے تھے) (مگر) ۔

مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾

مَازَاغَ ؛ نہ بہکی نہ کج ہوئی نہ ہٹی ۔ نہ غلطی کی ۔ اَلۡبَصَرُ ؛ نگاہ نے ۔ نظر نے ۔ وَمَا طَغٰى ؛ اور نہ جگہ سے بڑھ گئی ۔ اُچٹ گئی ۔

ترجمہ :- (حبیبِ خدا کی) آنکھ نہ کسی اور جانب مُڑی نہ جگہ سے ہٹی ۔

شعر: موسٰی زہوش وقت بیک جلوۂ صفات ÷ تو عینِ ذات می نگری در جسے

لَقَدۡ رَاٰى مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰى ﴿۱۸﴾

لَقَدۡ رَاٰى ؛ بے شک پیغمبر نے دیکھا ۔ مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ ؛ اپنے رب کی نشانیوں میں سے ۔ اَلۡكُبۡرٰى ؛ بڑی بڑی کرشمہ ہائے قدرت ۔ عجائباتِ فطرت وہ بھی بڑے بڑے ۔

ترجمہ :- (حبیبِ خدا نے) اپنے پروردگار کے بڑے بڑے کرشمہ ہائے قدرت کو دیکھا ۔

او نادانو ! خدا کجا یہ خیالی دیوتا کجا ۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

اَفَرَءَیْتُمْ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ بھلا تم دیکھو تو ! کچھ سوچتے سمجھتے بھی ہو ! ذرا غور کرو ! اَللّٰتَ وَالْعُزّٰى ؛ لات و عزیٰ دونوں دیویوں کے مجسمے ۔ زمانہ جاہلیت میں دیوؤں کو بھی مانتے تھے اور دیویوں کو بھی ۔ وَمَنٰوةَ ؛ منات بھی ، ایک دیبی کا نام ہے ۔ اَلثَّالِثَةَ ؛ تیسری ۔ اَلْاُخْرٰى ؛ ایک اور ، دوسری ۔

ترجمہ :- کیا تم نے کچھ غور وفکر کیا ۔ لات و عزیٰ پر اور منات پر جو تیسری ہے ایک اور ہے ۔

صاحبو ! یہ وثـنـی ۔ بُت پرست دیو کے بھی قائل ہیں اور دیوی کے بھی ۔ ہر ایک کام کے لئے ایک بُت ہے ۔ عالمِ مثال میں کچھ دیکھ لیا ۔ صفات کی مثالی تجلی ہوئی ۔ بس قیامت ہوگئی ۔ عمر بھر اُسی کو پکڑلیا ۔ دوسرے ہزار ہا تجلیات ہوں ۔ کب مانتے ہیں ۔ ایک ہی صفت کی تجلی ۔ مختلف اوقات میں مختلف حالات میں مختلف افراد پر مختلف صورتوں میں ہوتی ہے ۔ ایک صورت کو مانتے ہیں باقی تمام صورتوں سے انکار ۔ کسی رُشی نے غضب کو دیکھا ایک بہت بڑی صورت ہے منہ سے آگ نکل رہی ہے ۔ تمام انسان اس کے سامنے چھوٹی چھوٹی مورتیں ہیں اس کا ایک نام رکھ لیا ۔ ایک دوسرے نے بھی دیکھا ۔ کہ ایک شخص ہے جس کا سر شیر کا ہے ۔ اُس کے پنجے بھی شیر کے ہیں ۔ ایک اور نے دیکھا ۔ ایک کالی سیاہ سی عورت ہے لال زبان منہ سے نکالی ہوئی ہے ۔ ایک ہاتھ میں تلوار ہے ۔ ایک ہاتھ میں کسی ظالم کا کٹا ہوا سر ہے ۔ کمر میں ہاتھوں کی جھالر بندھی ہوئی ہے ۔ یہ سب غضب کی صورتیں ۔ ایک صورت کو پکڑلیا ۔ لگے اُسی کو پوجنے ۔ ایک صورت کو مانا دوسرے کو نہ مانا ۔ جو مرد دانا ہوتا ہے ۔ ہزار ہا صورتیں دیکھتا ہے ۔ کسی ایک صورت پر نہیں اَڑتا ۔ ہمیشہ تازہ تجلی دیکھنے کے لئے تیار رہتا ہے ہمیشہ کہتا ہے ۔ شعر

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے (حسرت)

اَلْآنَ كَمَا كَانَ بھی وہی ہے ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ بھی وہی ہے ۔
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ ہے تعلیم محمد رسول اللہ کی ۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾

اَلَـكُمُ ؛ کیا تمہارے لئے ہے ۔ اَلذَّكَرُ ؛ نر ۔ لڑکا ۔ بچہ ۔ وَلَـهُ الْاُنْثٰى ؛ اور اُس کے لئے عورت ، مادہ ، بیٹی ۔ جاہل عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ۔

ترجمہ :- (فرماتا ہے) کیا تم کو بیٹا اور خدا کو بیٹی ؟

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿۲۲﴾

تِلْکَ اِذًا ؛ تب تو ۔ اس حالت میں تو ۔ اس تقسیم پر تو ۔ قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ؛ بے ڈھنگی تقسیم ہے ۔ ناروا ، بے انصاف بانٹنا ہے ۔ بھونڈی بانٹ ۔

ترجمہ :- تب تو یہ بڑی بھونڈی تقسیم ہے (بیٹیاں والا خدا ۔ توبہ توبہ !)

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿۲۳﴾

اِنْ ؛ نہیں ۔ هِيَ ؛ یہ سب بُت دیویاں ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَسْمَآءٌ ؛ نام ۔ یہ نہیں ہیں مگر نام ۔ یہ تو صرف نام ہی نام ہے ۔ اسم بلامسمّٰی ہیں ۔ لفظِ بلامعنٰی ہیں ۔ ان ناموں کی ذات کہاں ہے ۔ سَمَّيْتُمُوْهَا ؛ جن کے لئے تم نام گھڑ لئے ہیں ۔ بھلا خدا کی بیٹیاں کیسی ہوسکتی ہیں ۔ عورت جس کو بات کرنے کا حوصلہ بھی نہیں ۔ ایک ذات اور اُس کے ہزارہا تجلیات ، لاکھوں صفات ، یہ صفات خدا کی بیٹیاں ہیں ؟ تم کو بیٹی ہوتی ہے تو کیسا منہ بناتے ہو ۔ زندہ درگور کرکے آتے ہو ۔ خدا کی بیٹیاں کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی ۔ عار نہیں آتا ۔ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادا نے ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ خدا نے نہیں اُتاری اس پر کوئی دلیل ، کوئی سند ، کوئی حجت ۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ یہ لوگ پیروی نہیں کرتے مگر وہم وگمان کی ۔ تم تو واہی تباہی خیالات کے پیچھے پڑے ہو ۔ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ؛ تم نہیں چلتے مگر خواہشات نفسانی پر ۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ حالانکہ اُن کے پاس آچکی ہے ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ اُن کے رب کے پاس سے ۔ اَلْهُدٰى ؛ ہدایت ۔

ترجمہ :- یہ سب نرے نام ہیں ۔ جن کو تم اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں ۔ خدا نے اس پر کوئی دلیل و حجت نہیں پیش کی ۔ تم تو (واہیات) وہم وگمان کے ، نفس کے ہوا و ہوس کے پیچھے پڑے ہو ۔ حالانکہ یقیناً ان کے پاس اُن کے رب کے پاس سے ہدایت آچکی تھی (اُن کے سمجھانے کے لئے پیغمبر آچکا تھا) ۔

أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿۲۴﴾

اَمْ ؛ کیا ۔ لِلْاِنْسَانِ ؛ انسان کے لئے ہے ، اُس کو مل جاتا ہے ۔ اُس کو حاصل ہوجاتا ہے ۔ مَاتَمَنّٰى ؛ جو تمنا کرے ۔ آرزو کرے ۔ چاہے ۔

ترجمہ :- کیا انسان کی تمنّائیں بر آجاتی ہیں ۔

ع۲۵ ۱ ۵

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

فَلِلّٰہِ ؛ پس اللہ ہی کی مِلک ہے ۔ اُسی کے ہاتھ میں ہے ۔ اُسی کے اختیار میں ہے ۔ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ؛ آخرت اور دنیا ۔

ع دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں ۔

ترجمہ :- لہذا اللہ ہی کی ہے آخرت اور دنیا ۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ ؛ جب خدا ہی کے ہاتھ میں ہے دنیا اور آخرت اور آدمی کی ہر تمنا کو پورا ہونا ضرور نہیں ۔ اور تو کتنے فرشتے ہیں ۔ فِى السَّمٰوٰتِ ؛ آسمانوں میں ۔ لَا تُغْنِىْ ؛ غنی نہیں کرتی ۔ نفع نہیں دیتی ۔ کام نہیں آتی ۔ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا ؛ اُن کی سفارش کچھ ۔ اُن کی شفاعت کچھ کام نہیں آتی ۔ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ ؛ مگر بعد اس کے کہ اللہ اجازت دے ، اِذن دے ، حکم دے ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہے ۔ وَيَرْضٰى ؛ اور اس سے راضی ہو ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اپنے حبیب کریمؐ کو وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى میرے حبیب تم کو تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ۔ خدا کا وعدہ حق ہے ۔ حضرتؐ کو ضرور شفاعت کی اجازت دی جائے گی ۔

شعر دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

ہم کو یقین ہے کہ عاشقانِ رسول اگر دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو حضرتؐ کبھی راضی نہ ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی ۔ مگر جس کو خدا نے اِذن دیا ہو (اجازت دی ہو) اور اُس سے راضی بھی ہو ، وہ بھی جس شخص کے لئے چاہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ مر کر اُٹھنے کے قائل نہیں ۔ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں ۔ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ؛ زنانہ نام ۔ عورتوں کا سا نام ۔ یعنی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے زنانہ نام رکھتے ہیں (یعنی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں) ۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ﴿۲۸﴾

وَمَا لَهُمْ ؛ اور اُن کے پاس نہیں ہے ۔ بِهٖ ؛ اس امر میں ۔ اِس مقدمہ میں ۔ اس دعوے کے ثابت کرنے میں ۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ کوئی علمِ صحیح ۔کوئی دلیل ، کوئی اطلاع ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ یہ پیروی نہیں کرتے مگر وہم وگمان کی بے اصل خیالات کی ۔ یہ نرے اٹکل پر چلتے ہیں ۔ وَاِنَّ الظَّنَّ ؛ بے شک وہم وگمان ۔ واہی خیالات ، بے تحقیق باتیں ۔ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ؛امرِ حق کے ثابت کرنے میں کچھ نفع بخش نہیں ۔ کچھ کافی شافی نہیں ۔اٹکل کام نہیں آتا ۔ٹھیک بات کچھ بھی نہیں ۔

ترجمہ :- حالانکہ اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں (اس پر کوئی دلیل نہیں) یہ تو وہم وگمان ہی کے پیرو ہیں ۔ یہ معلوم ہے کہ وہم وگمان امرِ حق کے متعلق نفع بخش نہیں ۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾

فَاَعْرِضْ ؛ پھر تم منہ پھیرلو ۔ اُن کی طرف رُخ نہ کرو ۔ دھیان نہ دو ۔ متوجہ نہ ہو ۔ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ؛ اس شخص سے کہ پھر گیا ہے ، اپنا خیال ہٹا دیا ہے ۔ عَنْ ذِکْرِنَا ؛ ہماری یاد سے ۔تم اُس سے منہ موڑلو جس نے ہماری یاد سے منہ موڑلیا ہے ۔ وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؛ اور اِرادہ نہیں کرتا مگر دنیوی زندگی کا ۔ اُس کو تو صرف دنیا چاہیے ۔ آخرت سے اُس کو کیا غرض ۔ اس کا مقصد تو صرف دنیا ہے ۔

ترجمہ :- تم منہ موڑلو اُس شخص کی طرف سے جس نے ہماری یاد سے منہ پھیرلیا ، جس کا مقصد تو صرف دنیا کا جینا ہے ۔

ذٰلِکَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ﴿۳۰﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ مَبْلَغُهُمْ ؛ اُن کی رسائی ہے ۔ یہ اُن کی دوڑ ہے ۔ اُن کی پہنچ ہے ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔ یہ ان کی سمجھ کی پہنچ ہے ۔ یہ اُن کا مبلغِ علم ہے ۔ اُن لوگوں کے فہم کی رسائی کی حد بس یہی ہے ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ ؛ بے شک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے ۔ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ اُس کو جو خدا کے راستہ سے بھٹک گیا ہے ۔ راستہ بھول گیا ہے ۔ راہِ غلط پر گیا ہے ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ ؛اور وہی خوب جانتا ہے ۔ بِمَنِ اهْتَدٰی ؛اس کو جو راہ یافتہ ہے ۔ ہدایت پر ہے ۔ دُرست راستہ پر ہے ۔

ترجمہ :- یہ اُن کے علم کی حد ہے (عقل کی رسائی ہے) ۔ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے اس کو جو گمراہ ہے اور ضلالت پر ہے اور اُس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے ۔ راہ یافتہ ہے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۙ

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿۳۱﴾

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ۔ اُسی کے دستِ قدرت و اختیار میں ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ لِیَجْزِیَ ؛ تاکہ جزا دے ، بدلہ دے ، سزا دے ۔ اَلَّذِیْنَ اَسَآءُوْا ؛ اُن لوگوں کو جنھوں نے بُرائی کی ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ اُن کے اعمال کی ۔ اُن کے بُرے کاموں کی ۔ ان کے کرتوت کی ۔ وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا ؛ اور ان لوگوں کو بھی جزا دے جو اچھے کام کرتے ہیں ۔ جو نیکوکار ہیں ۔ بِالْحُسْنٰی ؛ اُن کی نیکوکاری کی ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ اُس کے پنجۂ قدرت میں ہے کہ بدکاروں کو ان کی بدکاری کی سزا دے اور نیکوکاروں کو ان کی نیکوکاری کی جزا دے ۔

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ
هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ
فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿۳۲﴾ ع ۲/۶

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ ؛ جو بچتے ہیں ۔ جو اجتناب کرتے ہیں جو کنارہ کشی کرتے ہیں ۔ جَنْبٌ ۔ پہلو ، بازو ۔ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ ؛ بڑے گناہ ۔ کبائر جمعِ کبیرہ ۔ اِثْم ۔ گناہ ۔ گناہ دو قسم کے ہیں ۔ کبیرہ ، صغیرہ ۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اظہارِ ناخوشی ، غضب نازل ہو ۔ جیسے چوری ، غیبت ۔ گناہ صغیرہ ۔ معمولی غلطیاں جس پر طاعت کی جاسکتی ہے ۔ وَالْفَوَاحِشَ ؛ بے حیائی کی باتیں اور کام جس کی بُرائی ظاہر ہو ۔ فَاحِشَۃٌ کی جمع ۔ اِلَّا اللَّمَمَ ؛ مگر ہلکے گناہ جس سے بچنا مشکل ہو ۔

صاحبو ! گناہِ کبیرہ کو اگر سانپ ، بچھو سمجھو تو گناہِ صغیرہ کو مچھر ۔ پسّو ۔ کھٹمل سمجھو ۔ مچھر اور کھٹمل بھی کاٹتے ہیں تو نیند حرام ہوجاتی ہے اور آرام جاتا رہتا ہے ۔ کبیرہ گناہوں کے لئے تو ضرور ہے ۔ بدترین کبائر شرک ہے ۔ شرک بغاوت ہے اور دوسرے گناہ عدول حکمی ہے ۔ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ؛ بے شک تمہارا رب بڑی مغفرت والا ہے ۔ اُس کی بخشش میں بڑی سمائی ہے ۔ ھُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ ؛ اس کو تمہارا علم خوب ہے وہ تمہارے حال سے بہت باخبر ہے ۔ تم کو خوب جانتا ہے ۔ اِذْ اَنْشَاَکُمْ ؛ جب کہ تم کو پیدا کیا ، نشونما دیا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ ؛ اور جب کہ تم پیٹ میں تھے جمع جنین ۔ پیٹ میں کا بچہ ۔ جَنَّ یَجِنُّ ۔ جَنًّا ۔ چھپنا ۔ ڈھکنا ۔ جنین یعنی پیٹ کا بچہ جو چھپا رہتا ہے ۔ مجنون ۔ جس کی عقل چھپ گئی ہو ۔ مِجَنَّۃٌ ۔ سپر ۔ جِنٌّ ۔ وہ قوم جو انسان کی نظروں سے چھپی ہوئی رہتی ہے ۔ جِن کا واحد جِنّی ۔ بعض لوگ اَجِنَّۃ جمعِ جن سمجھتے ہیں حالانکہ جمع جنین ہے ۔ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ ؛ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ۔ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنی پاکیزگی نہ جتاؤ ۔ اپنا تقدس ظاہر نہ کرو ۔ خود کو بے گناہ نہ سمجھو ۔ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ؛ وہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے ۔

اس کو خوب علم ہے کہ کس نے پرہیزگاری اختیار کی ہے۔

ترجمہ:- جو لوگ پرہیز اور اجتناب کرتے ہیں بڑے گناہوں سے، بے حیائی کے باتوں اور کاموں سے۔ مگر چھوٹی چھوٹی غلطیاں (کہ اُن سے بچنا مشکل ہے۔ بشر بہ شر ہے) یقیناً تمہارا رب وسیع مغفرت کا ہے۔ وہ تم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ جب کہ تم کو زمین سے پیدا کیا۔ جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے لہذا تم اپنی بے گناہی اور پاکیزگی نہ جتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے اس کو جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کیا ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝

اَفَرَءَيْتَ ؛ کیا تو نے دیکھا۔ اَلَّذِيْ تَوَلّٰى ؛ جس نے منہ پھیرا۔ روگردانی کی۔

ترجمہ:- کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے (حق سے) روگردانی کی۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا ؛ اور تھوڑا سا راہِ خدا میں دیا۔ وَاَكْدٰى ؛ پھر پتھر دل ہوگیا اور دینا دلانا بند کردیا۔ كُدْيَةٌ۔ پتھر۔ اَكْدٰى۔ کھودتے کھودتے پتھر نکل آیا۔

ترجمہ:- کچھ تھوڑا دیا پھر دینا بند کردیا، پتھر کی طرح سخت دل ہوگیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝

اَعِنْدَهٗ ؛ کیا اس کے پاس ہے۔ عِلْمُ الْغَيْبِ ؛ غیب کا علم۔ کیا وہ غیب داں ہے۔ کیا وہ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ فَهُوَ يَرٰى ؛ اور وہ دیکھتا ہے۔ کیا وہ دیکھتا ہے کہ کل اس کا انجام کیا ہوگا۔

ع یاں تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

ترجمہ:- کیا اس کو علمِ غیب ہے جس سے وہ واقف ہے۔

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ ؛ کیا اس کو خبر نہیں دی گئی۔ کیا اس کو اطلاع نہیں ہوئی۔ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ؛ جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھی۔ کیا وہ احکامِ توریت سے واقفیت نہیں رکھتا۔ وَاِبْرٰهِيْمَ ؛ اس کو ابراہیم کے صحیفوں کی خبر نہیں۔ اَلَّذِيْ وَفّٰى ؛ جس نے حقِ بندگی ادا کیا۔ احکامِ الٰہی کی پوری پابندی کی۔

ترجمہ :- کیا اس کو خبر نہیں جو موسٰی کی تورات اور ابراہیم کے صحیفوں میں مذکور ہے ۔ ابراہیم جس نے حق بندگی ادا کیا احکامِ الٰہی کی پوری پابندی کی ۔

اِن صحیفوں میں کیا ہے؟

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۝

اَلَّا تَــزِرُ ؛ کہ اُٹھاتا ۔ وَازِرَةٌ ؛ اُٹھانے والا ۔ وِزْرَ اُخْـرٰی ؛ دوسرے کا بوجھ ۔ اس کا گناہ ۔ خدا کے پاس یہ ہرگز نہیں ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی ۔ گناہ کرے کوئی اور سزا پائے دوسرا ۔

ترجمہ :- یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا ۔

صاحبو ! اللہ منصف ہے ۔ سراپا عدالت ہے ۔ عین انصاف ہے ۔ اسلام میں ہرگز نہیں ہے کہ ایک شخص گناہ کرے اور سزا ہو ایک دوسرے شخص کو ۔ اسلام میں کفّارہ کا مسئلہ اس طرح نہیں ہے کہ گناہ کرے کرسٹان اور اُس کے گناہوں کا پشتارہ پیٹھ پر لاد کر دوزخ میں جلیں حضرت مسیح علیہ السلام ۔ اب کیا ہے ۔ کرسٹان جتنے گناہ کریں سب معاف ہو چکے ۔ گناہوں پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کسی قسم کی سزا ۔ بڑی بے فکری ہے ۔ اپنی غلطیوں کی اپنے گناہوں کی کسی قسم کی ذِمہ داری نہیں جو چاہو کرو ۔ جو چاہو ظلم وستم روا رکھو ۔ یہ مذہب ہے ؟ مذہب تو گناہوں سے روکتا ہے ۔ کفّارے کا بھائی مسئلہ طینت ہے ۔ نعوذ باللہ ۔ خدا نے دیکھا کہ مومنین سب اچھے ہی کام کریں اور دوسرے لوگ بُرے ہی کام کریں تو یہ رنگا رنگی یہ بوقلمونی نہ رہے گی ۔ لہٰذا مومنین کی سفید کیچڑ کو ، مٹی کو دوسروں کے سیاہ مٹی سے ملا کر پتلے بنائے ۔ آدمی پیدا کیا گیا تو لوگوں نے کچھ گناہ کئے ، کچھ نیکیاں ۔ نیکیاں تھیں مومنین کی سفید مٹی کی اور گناہ تھے دوسروں کی سیاہ مٹی کی وجہ سے ۔ جب قیامت ہوگی اور خدائے جل جلالہٗ عرشِ عدالت پر جلوہ فرما ہوگا تو سیاہ مٹی کو سفید مٹی سے علٰحدہ کردے گا ۔ جس کی سفید مٹی کی نیکیاں اُس کو ۔ جس کی سیاہ مٹی کی بُرائیاں اُس کو ۔ مَاشَآءَ اللّٰہ ؛ کیا بہتر تفسیر ہے ۔ لَا تَزِرُوَا زِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کی ۔ مگر افسوس ہے کہ عقلِ سلیم اور طبعِ مستقیم اس تفسیر کو قبول نہیں کرتی ۔ ایک طینت کا مسئلہ بالکل کافی تھا ۔ لَفِّ حَـرِیْـرَ ۔ اور خُـمِّ غَـدِیْـرَ کے مسئلہ کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ معصوم مومنین کو فکر ہی کیا ۔ دُنیا بھر کی بدمعاشیاں کرو وہ تو دوسروں کی سیاہ مٹی کی ہیں ۔ تمہیں کیا فکر ، کیا غم ۔ تقدس مآب صاحب اجتہاد سے یہ مسئلہ سنو اور بغلیں بجاؤ ۔ تم خوب گناہ کرو تاکہ دوسروں کو خوب عذاب ہو ۔ اے بدنصیب دوسرے لوگو ! لاکھ تم عبادت کرو ۔ نیکیاں کرو اور اعمالِ صالحہ میں جدوجہد کرو ۔ چونکہ وہ سب مومنین کی سفید مٹی کا اثر ہے ۔ لہٰذا وہ سب مومنین کے پاس چلے جائیں گے اور اُن کے گناہ تمہارے حصّہ میں آجائیں گے ۔ سُبْحٰـنَ اللّٰہِ ۔ کیا فلسفۂ مذہب ہے ۔ کیا اُصولِ تفسیر ہے ۔ کیا خدا کا عدل و انصاف ہے ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ لَا تَزِرُوَا زِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۔

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ ؛ اور یہ کہ انسان کو نہ ملے گا ۔ اِلَّا مَاسَعٰی ؛ مگر وہ جو کوشش کرے سعی کرے ۔ خدا نے دماغ دیا ہے ۔ منہ پر آنکھیں دی ہیں ۔ منہ میں زبان دی ہے ۔ دو ہاتھ دیئے ہیں ۔ سینہ میں دل دیا ہے ۔ دو پیر دیئے ہیں کہ سوچو سمجھو ۔ دیکھو بھالو ۔ چلو پھرو ۔ خدا کی اِن دی ہوئی نعمتوں کو بے کار نہ بناؤ ۔ دیکھو حرکت میں برکت ہے ۔ کوشش کرو ، محنت کرو ۔ کماؤ ۔ کھاؤ ۔ کھلاؤ ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھوگے تو کیا خاک ملے گا ۔ ہاتھ پیر نہ چلیں گے تو منہ میں نوالا کیونکر بڑھے گا ۔ کاہل الوجود سب جگہ مردود ہے ۔ دوسروں کی روٹیوں پر پلنا ذلیلوں کا کام ہے ۔ آرام طلب کو نہ دنیا ملتی ہے نہ دین ۔ بہرحال بوؤ گے تو کاٹو گے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ انسان کو وہی ملے گا جس کے لئے اُس نے کوشش کی ، سعی کی ۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝۴۰

وَاَنَّ سَعْيَهٗ ؛ اور یہ کہ سعی اور کوشش ، جدوجہد کا نتیجہ ۔ سَوْفَ يُرٰى ؛ جلد ہی اُس کی کوشش کا نتیجہ دکھایا جائے گا ۔ خدا کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا ۔ نیک کام کرنے والے کا دامن گوہرِ مقصود سے بھرا رہتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اس کی کمائی اس کو عنقریب دکھائی جائے گی ۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝۴۱

ثُمَّ يُجْزٰهُ ؛ پھر اُس کو اُس کی محنت کی جزا دی جائے گی ۔ بدلہ دیا جائے گا ۔ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ؛ بدلہ بھی پورا پورا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ۔

صاحبو ! اکثر دین دار ، دین کے کاموں میں تو چست رہتے ہیں اور دنیا کے کاموں میں سُست ۔ اُس کے برعکس دنیا دار ، دنیا کے کاموں میں ہوشیار ۔ بڑے عاقل ۔ دین کے کام سے غافل ۔ اسلام میں ہے ہاتھ پاؤں میں میزان رہے ۔ کسی ایک طرف کا پلّہ نہ جھکے ۔ وقت پر کام کرنے تیار ۔ ہر طرح سے خبردار مگر افسوس ہے کہ دین پر زیادہ زور دینے والے بہت کم رہ گئے ہیں ۔ جس کو دیکھو ! دنیا کا پجاری ۔ غلامِ جان نثار ۔ دین سے بیزار ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ لوگو ! کیوں بھولے بیٹھے ہو ۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝۴۲

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ ؛ اور یہ کہ تمہارے رب کی طرف ۔ الْمُنْتَهٰى ؛ انتہاء ہے ۔ اُس کے دربار میں پہنچنا ہے ۔ سب کو جوابدہی کرنا ہے ۔ جیسا کرنا ہے ویسا بھرنا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ تمہارے رب تک سب کو پہنچنا ہے ۔

کیسا رب ؟

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَکَ ؛ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا۔ مقصد پورا ہوا تو ہنس دیئے۔ خوشی کے مارے کودنے لگے۔ ناچنے لگے۔ وَاَبْکٰی ؛ اور رُلایا۔ مطلب پورا نہ ہوا تو رونے لگے۔ ہائے وائے کرنے لگے۔

ترجمہ:- اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ ؛ اور یہ بھی کہ وہی مارتا ہے۔ موت دیتا ہے۔ وَاَحْیَا ؛ اور جلاتا ہے۔ حیات دیتا ہے۔

ترجمہ:- مارتا بھی وہی ہے اور جلاتا بھی وہی ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾

وَاَنَّهٗ ؛ اور یہ کہ وہ۔ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ ؛ جوڑے بنائے۔ دوقسمیں بنائیں۔ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؛ نر اور مادہ۔ مرد اور عورت۔

ترجمہ:- اور یہ کہ اُس نے دوقسمیں پیدا کیں۔ مَرد اور عورت۔

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

مِنْ نُطْفَةٍ ؛ ایک بوند سے۔ ایک نطفہ سے۔ منی کے ایک قطرے سے۔ اِذَا تُمْنٰی ؛ جب کہ وہ ٹپکایا جائے۔ ڈالا جائے۔

ترجمہ:- نطفہ سے، جب (رحم میں) ڈالا جائے۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾

وَاَنَّ عَلَیْهِ ؛ اور یہ کہ اُس کے ذِمّہ ہے۔ اَلنَّشْاَةَ الْاُخْرٰی ؛ دوبارہ پیدا کرنا۔ جس طرح نطفہ میں جان ڈالی اُسی طرح بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈالے گا اور دوبارہ زندہ کرے گا۔

ترجمہ:- اُس کا سب کو دوبارہ زندہ کرنا بھی ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾

وَاَنَّہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ ھُوَاَغۡنٰی ؛ اُسی نے غنی کیا ۔ دولت دی ہے ۔تونگر بنایا ہے ۔ وَاَقۡنٰی ؛ اور سرمایہ دار بنایا ہے ۔ خزانے دے رکھے ہیں ۔ پونجی دی ہے ۔ قِنیٌ ۔ سرمایہ دینا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اُسی نے غنی اور بے نیاز بھی کیا ہے ۔ اور صاحب خزانہ و سرمایہ بھی بنایا ہے ۔

نادان خدا کی قدرت پر توجہ نہیں کرتے ۔ اور ماسوی اللہ کو پوجنے اور ماننے لگے ہیں ۔

وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی ﴿۴۹﴾

وَاَنَّـــہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ ھُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی ؛ وہ ستارہ شعریٰ کا بھی رب ہے ۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ شعریٰ ستارہ ثوابت میں سے بہ نسبت اور ثوابت کے ہم سے نزدیک ہے اور اُس کے نور کے کچھ اثرات زمین پر پڑتے ہیں ۔ لہٰذا بعض نادان اُسی کی پوجا کرتے ہیں اور اُسی کو خدا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ وہی شعریٰ کا بھی رب ہے ۔

صاحبو ! یہ ثوابت اپنا ذاتی نور رکھتے ہیں اور ایک ایک ثابتہ ہمارے آفتاب سے بھی بڑا ہے ۔ کہکشاں میں کروڑہا کروڑ آفتاب ہیں ۔ کیا شعریٰ کیا شعریٰ کی حقیقت ۔ بظاہر بھی بہت سے ستارے اس سے بڑے ہیں ۔ ایک خدا کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ چاند زمین کے اطراف گردش کرتا ہے ۔ زمین ۔ عطارد ، زہرہ ، مریخ ، مشتری ، زحل ، یورے نس ۔ نیپچون ۔ سب کے ساتھ زمین آفتاب کے اطراف گردش کرتی ہے ۔ خدا کی خدائی میں دوسرے ثوابت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں ۔ پھر کیا زمین اور کیا ہم ۔

وَاَنَّہٗۤ اَھۡلَکَ عَادَاۨ الۡاُوۡلٰی ﴿۵۰﴾ وَثَمُوۡدَاۡ فَمَاۤ اَبۡقٰی ﴿۵۱﴾

وَاَنَّـــہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ اَھۡلَکَ ؛ ہلاک کیا ، نیست و نابود کیا ۔ کھپادیا ۔ عَـادَاۨ الۡاُوۡلٰی ؛ عظیم قوم عاد کو جو ثمود کے پہلے تھے ۔ وَثَـمُوۡدَاۡ ؛ (ثمود کے بعد املائے قرآنی میں الف زائد ہے صرف زبر ہے الف پڑھا نہیں جاتا ۔) اور قومِ ثمود کو ۔ فَمَاۤ اَبۡقٰی ؛ اُن میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا ، سب کو نیست و نابود کردیا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اُس نے قدیم قومِ ثمود کو ہلاک کردیا اور اُن میں سے کسی کو باقی نہ رکھا ۔

وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّھُمۡ کَانُوۡا ھُمۡ اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰی ﴿۵۲﴾

وَقَوۡمَ نُـوۡحٍ ؛ اور اس نے قومِ نوح کو بھی ہلاک و برباد کردیا ۔ مِنۡ قَبۡلُ ؛ اس سے پہلے ہی ۔ اِنَّھُـمۡ کَـانُوۡا ؛ یقیناً وہ تھے ۔ ھُمۡ اَظۡلَمَ ؛ وہی بڑے ظالم ۔ ستمگار ۔ وَاَطۡغٰی ؛ اور بڑے سرکش ۔ حد سے تجاوز کرنے والے ۔ اپنے سے باہر ۔

ترجمہ :- اور اس سے پہلے قومِ نوح کو (بھی تباہ کردیا تھا) کیونکہ وہ بڑے ظالم و سرکش تھے ۔

وَالۡمُؤۡتَفِکَۃَ اَھۡوٰی ﴿۵۳﴾

وَالْمُؤْتَفِكَةَ ؛ اور مؤتفکہ کو (قومِ لوط کو) اُلٹی ہوئی بستی کو ۔ اَھْوٰی ؛ دے مارا ۔ پٹکا ۔ اُلٹا دیا ۔

ترجمہ :- اور موتفکہ کو بھی ۔ جو اُلٹائی ہوئی بستی ہے دے پٹکا ۔

فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾

فَغَشّٰهَا ؛ پھر ان بستیوں پر تباہی چھا گئی ۔ آفت آ گئی ۔ ماغشّٰی ؛ جو چھا گئی ۔ اُن بستیوں پر ایسی آفت آئی جو بیان سے باہر ہے ۔

ترجمہ :- پھر ان بستیوں پر جو آفت چھا گئی سو چھا گئی ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾

فَبِـاَيِّ اٰلَآءِ ؛ پھر کون سے کرشمۂ قدرت کو ۔ اٰلَآءِ ۔ کے معنی نعمت کے بھی ہیں اور آثارِ قدرت کے بھی ۔ یہاں آثارِ قدرت کے معنی زیادہ چسپاں ہیں ۔ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے ۔ تَتَمَارٰی ؛ شک و شبہ کرتے ہو ۔ اختلاف کرتے اور جھگڑتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر خدا کے کون سے کرشمۂ قدرت اور عطایا اور نعمت میں اختلاف کرتے اور شک و شبہ کرتے ہو ۔

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

هٰذَا نَذِيْرٌ ؛ ہمارا پیغمبر ۔ یہ ڈرانے والا ہے ۔ آنے والی آفت کی اطلاع دینے والا ہے ۔ مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ؛ نُذُر جمع نَذِیْر ۔ اَلْاُوْلٰی ۔ اگلے ۔ قدیم ۔ گزشتہ ۔ گزشتہ پیغمبروں میں سے جس طرح گزشتہ پیغمبر گزرے ہیں یہ پیغمبر بھی اُسی طریقہ کا ہے ۔

ترجمہ :- یہ ڈرانے والا پیغمبر بھی گزشتہ پیغمبروں میں سے ہے ۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾

اَزِفَتِ ؛ آ ہی گئی ۔ قریب آ گئی ۔ اَلْاٰزِفَةُ ؛ آنے والی گھڑی آفت بھری ۔

ترجمہ :- آنے والی گھڑی آ چکی (قیامت آ گئی) ۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

لَيْسَ لَهَا ؛ اُس آنے والی گھڑی کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ كَاشِفَةٌ ؛ کھولنے والا ، ٹالنے والا ، دفع کرنے والا ، کوئی قوت دفع کرنے والی ۔

ترجمہ :- کوئی قوت اس آفت کو اللہ کے سوائے ٹال نہیں سکتی ۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ؛ کیا تم اس بات سے ۔ تَعْجَبُوْنَ ؛ تعجب کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو ۔

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

وَتَضْحَكُوْنَ ؛ نادانو ! ہنستے ہو ۔ وَلَا تَبْكُوْنَ ؛ اور تمہیں رونا نہیں آتا ۔

ترجمہ :- اور تم ہنستے ہو ۔ روتے نہیں ؟

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

وَاَنْتُمْ ؛ اور تم ۔ سَامِدُوْنَ ؛ کھیلتے ہو ۔ غفلت میں پڑے ہو ۔

ترجمہ :- اور تم اس قدر غفلت اور کھیل میں پڑے ہو ۔

ربع ۳ ۷ السجدۃ ۱۲

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ

فَاسْجُدُوْا ؛ غفلت چھوڑو ۔ اب تم سجدہ کرو ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے آگے ۔ وَاعْبُدُوْا ؛ اور عبادت کرو ، بندے ہو بندگی کرو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور اُس کی عبادت کرو ۔

(یہ آیتِ سجدہ ہے پڑھتے ہی سجدہ کرو) ۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ القمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچپن (۵۵) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾

اِقْتَرَبَتْ ؛ قریب آگئی ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ مقررہ گھڑی ۔ یعنی قیامت آگئی ۔ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ؛ اور قمر شق ہوگیا ۔ چاند پھٹ گیا ۔ آنے والی گھڑی قریب آگئی ۔ قیامت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے ۔ شق القمر کا معجزہ بھی ہوچکا ۔ حبیبِ خدا کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا ۔

ترجمہ :- آنے والی گھڑی قریب آگئی ہے اور چاند شق ہوگیا ۔

صاحبو ! بعض لوگوں نے کہا زمین پر جادو چل سکتا ہے مگر آسمان پر ہرگز نہیں چل سکتا ۔ لہذا اگر تم پیغمبر ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کردو ۔ حضرتؐ نے اشارہ فرمایا اور چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے ۔ اس مسئلہ میں بہت سے سوالات ہیں ۔ کیا شق القمر

شق القمر رسولِ اکرم کا معجزہ بھی ہے اور آثارِ قیامت سے بھی

ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل نئے تحقیقات میں آفتاب کے بعض حصے نکل کر۔ عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ وغیرہ کُرے بن گئے۔ زمین سے ایک حصہ ٹوٹ کر نکلا اور چاند بن گیا۔ اِن سیاروں کے ساتھ کئی کئی چاند بھی ہیں۔ خدا پرستوں کے پاس شق القمر کوئی نئی چیز نہیں۔ نہ بعید از عقل ہے۔ شق القمر کا کہیں حوالہ بھی ہے۔ یہ معجزہ رات کو ہوا۔ اکثر لوگ سو رہے تھے جو جاگ رہے تھے انھوں نے دیکھا۔ انھوں نے روایت کی۔ مشہور ہے کہ ہندوستان کا کوئی راجہ چاند کو دو پارہ ہوکر ملتا دیکھا۔ اس نے تحقیقات کی۔ اس کے پاس یہ ثابت ہوا کہ یہ رسولِ خدا ﷺ کا معجزہ ہے وہ مسلمان ہوگیا۔ اور یہ روایت اب تک مدراس کے علاقہ میں باقی ہے۔ شق القمر رسولِ خدا ﷺ کا معجزہ ہے یا آثارِ قیامت میں سے ہے۔ چونکہ حضرتؐ کے اشارے سے چاند دو پارہ ہوا ہے۔ لہذا یہ حضرت کا معجزہ ہے چونکہ یہ واقعہ قیامت کے قریب کا ہے۔ لہذا آثارِ قیامت میں سے ہے۔ کیا ایک چیز معجزہ اور آثارِ قیامت دونوں سے نہیں ہوسکتی۔ بے شک ایک چیز دونوں سے ہوسکتی ہے۔ رسولِ خدا ﷺ کا پیغمبر ہونا۔ خود آثارِ قیامت میں سے ہے۔ قیامت حضرتؐ سے ایسی قریب ہے جیسے کلمہ کی انگلی بیچ کی انگلی سے۔ او نادانو! او جاہلو! تم نے نوامیسِ فطرت، قوانینِ قدرت کو دیکھا ہی کیا ہے۔ دنیا کب سے ہے اور تمہارے پاس تاریخ کب سے ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں کتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں اور کتنے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ایک وباء عام ہے کہ پھیل گئی ہے۔ ایک غلط استقرار ہے جس کو یہ نادان مان رہے ہیں وہ کیا؟ جو چیز ہم کو معلوم نہیں وہ ہے ہی نہیں۔ اس قسم کی نادانیوں کا خیال علمی ترقیوں کا مانع ہے۔ انکشافات کا دار و مدار اس مسئلہ پر ہے کہ ہم بہت کم جانتے ہیں جو نہیں جانتے اُس کے جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو جانتے ہیں اس میں بھی بہت سی غلطیاں ہیں ابتدائی زمانہ سے اب تک سائنس نے کتنے رنگ بدلے۔ کیا کیا تحقیقات ہوئیں۔ کیسی ترقیاں ہوئیں۔ اگر اس میں جاہلانہ خیال کو اپنے پیشِ نظر رکھتے اور ہاتھ پیر دھرے بیٹھے رہتے تو خاک علمی ترقی ہوتی۔ ہمیشہ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا کو پیشِ نظر رکھو۔ ان نادانوں کی ایک مثال ہے کہ ایک پانی کا گھڑا ہے اس کے پاس ایک مینڈک بیٹھا ہوا ہے اور زور زور سے ٹرا رہا ہے کہ اس پانی کے سوائے اور پانی کہاں ہے۔ بحرِ ذخار ہے تو یہی ہے۔ ایک چار برس کا لڑکا جس نے کبھی سورج کو نہیں دیکھا اور آفتاب کو روشن نکلتا اور روشن ہی ڈوبتا دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ دنیا بڑی تاریکی میں ہے۔ لوگ کیسے کیسے غلط خیال رکھتے ہیں کہ آفتاب تاریک بھی ہوجاتا ہے اس کے لئے نام بھی وضع کیا ہے ''سورج گہن'' عرب لوگ اس کو کسوفِ شمس کہتے ہیں اور انگریز سولار اکلپس (solar eclipse) کہتے ہیں۔ انگریزوں کو لوگ بڑا ہوشیار سمجھتے ہیں وہ بھی سن اکلپس کے قائل ہیں۔ یہ بچہ تم پر ہنستا ہے کیا تم اس کی ہنسی پر نہ ہنسوگے۔ انسان نادان ہے خدا کی قدرت کو محدود کرتا ہے اور اپنے آپ کو علمِ صحیح سے مَردود کرتا ہے۔ وَقُلْ رَّبِ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

وَاِنْ يَّرَوْا ؛ اگر دیکھیں۔ اٰيَةً ؛ کسی نشانی کو۔ معجزے کو۔ کسی کرشمۂ قدرتِ الٰہی کو۔ يُعْرِضُوْا ؛ تو ٹال دیتے ہیں۔ منہ پھیر لیتے ہیں، نہیں مانتے، اعراض کرتے ہیں۔ وَيَقُوْلُوْا ؛ اور کہتے ہیں۔ سِحْرٌ۔ جادو ہے، نظر بندی ہے۔ مُسْتَمِرٌّ ؛ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ یہ جادو ہے مگر قوی اور دائمی ہے۔ مرورِ زمانہ پر باقی رہے گا۔

ترجمہ :- اگر یہ لوگ کوئی معجزہ بھی دیکھیں تو ٹال دیتے ہیں ، اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔

وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾

وَكَذَّبُوْا ؛ اور انھوں نے جھٹلایا ،تکذیب کی ۔ وَاتَّبَعُوْا ؛ اور اتباع کی ۔ تابع رہے ۔ پیروی کی ۔ اَهْوَآءَ هُمْ ؛ اپنے نفسانی خواہشوں کی ۔ اپنے ہوا و ہوس کی ۔ وَكُلُّ اَمْرٍ ؛ اور ہر چیز ۔ مُسْتَقِرٌّ ؛ وقت پر قرار پکڑتی ہے ۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ۔ وقت آئے گا تو اُن کو اس کی سزا بھی ہوجائے گی ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر ہے ۔

وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾

وَلَقَدْ جَآءَ هُمْ ؛ اُن کے پاس پہنچ چکی ہے ۔ آ چکی ہے ۔ مِنَ الْاَنْبَآءِ ؛ خبروں سے ۔ اطلاعاتِ حالات ۔ مَافِيْهِ ؛ جس میں ہے ۔ مُزْدَجَرٌ ؛ مصدر میمی ہے ۔ تنبیہ ، بابِ افتعال ہے ۔ عبرت ۔ ڈانٹنا ۔ زجر و توبیخ ۔

ترجمہ :- ان کے پاس اس قدر واقعات کی اطلاع ہوچکی ہے ۔ جس میں اُن کو کافی تنبیہ اور ڈانٹ ہے ۔

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ؛ کامل حکمت ہے ۔ اعلیٰ درجہ کی دانشمندی ہے ۔ پوری عقل کی بات ہے مگر اس پر بھی ۔ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ؛ خوف دلانے والی باتیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتیں ، اور نہ پیغمبر کی تعلیم ۔ ان میں نصیحت پذیر ہونے کا مادّہ ہی نہیں ۔

ترجمہ :- یہ انتہائی حکمت کی باتیں ہیں ۔ مگر نصیحت ان کے کچھ کام نہیں آتیں ۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾

وقف لازم

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ تو اے رسولِ کریم ! ان سے منہ پھیرلو ، اُن کی مخالفت کی پرواہ نہ کرو ، ان کا کچھ خیال نہ کرو ۔ عنقریب ان کا انجام معلوم ہوجائے گا ۔ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ ؛ جس دن بُلائے گا بُلانے والا ۔ پکارے گا پکارنے والا ۔ عزرائیل یا اسرافیل ۔ اِلٰی شَیْءٍ ؛ ایک ایسی چیز کی طرف ۔ نُكُرٍ ؛ جو ناگوار ہوگی ۔ اَن دیکھی ہوگی ۔ جس کو انھوں نے کبھی نہ دیکھا ہوگا ۔ نَكِرَہ ۔ وہ چیز جو معلوم نہیں ۔ انکار ۔ نہ جاننا ۔ نہ ماننا ۔ ناموس سمجھنا ۔ مُنْكَرٌ ۔ قابلِ انکار اور بُری بات ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم ان کا خیال چھوڑو (ابھی معلوم ہوجائے گا) جب بُلانے والا بُلائے گا ایک ایسی چیز کی طرف جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا (جو اُن پر ناگوار ہوگی) ۔

اس دن ان کا کیا حال ہوگا ۔

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ ؛ شرمندگی سے اُن کی آنکھیں نیچی ہوں گی ۔ آنکھ اُٹھا کر دیکھ نہ سکیں گے ۔ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ ؛ جمع جَدَثٌ ۔ قبر ۔ قبروں سے نکلیں گے ۔ اس کثرت سے کہ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ ؛ گویا وہ ٹڈی ہیں ۔ مُنْتَشِرٌ ؛ پھیلی ہوئی ۔ بکھری ہوئی ۔ پراگندہ ۔ پریشان ۔

ترجمہ :- ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ۔ وہ قبروں سے نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈی ہیں ۔ (پریشان ، پراگندہ) ۔

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

مُهْطِعِيْنَ ؛ دوڑتے بھاگتے جارہے ہوں گے ۔ اِلَى الدَّاعِ ؛ بُلانے والے کی طرف ۔ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ کافر اور منکر لوگ کہہ اُٹھیں گے ۔ هٰذَا يَوْمٌ ؛ یہ ایک دن ہے ۔ عَسِرٌ ۔ تنگ ، مشکل ، سخت ، دشوار ۔ اس تنگی اور سختی سے نکلنا مشکل ہے ۔

ترجمہ :- بُلانے والے کی طرف دوڑے بھاگے جارہے ہوں گے ۔ منکر بھی کہہ اُٹھیں گے ۔ یہ بڑا سخت دن ہے ۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے بھی جھٹلا چکے ہیں ۔ قَوْمُ نُوْحٍ ؛ نوح کے لوگ ۔ جھٹلانا ، نہ ماننا ان کی ہمیشہ کی عادت ہے ۔ یہ پیغمبر کو مانتے ہی نہیں ۔ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا ؛ لہٰذا انھوں نے ہمارے بندے نوح کو نہ مانا ، اُن کی تکذیب کی ۔ وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ ؛ اور کہا یہ تو دیوانہ ہے ۔ وَازْدُجِرَ ؛ اور انھیں دھمکیاں دی گئیں ، جھڑکیاں دی گئیں ، بُرا بھلا کہا ۔ ان کی زجر و توبیخ کی گئی ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے قومِ نوح نے بھی تکذیب کی تھی اور ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا ۔ کہا دیوانہ ہے اور ڈرایا دھمکایا ۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾

فَدَعَا رَبَّهٗ ؛ نصیحت کرتے کرتے تھک کر نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا ۔ اُس سے فریاد کی ۔ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ ؛ میں ان کے ہاتھ سے عاجز ہوں ۔ مغلوب ہوں ۔ فَانْتَصِرْ ؛ تو میرا بدلہ لے ۔ انتقام لے ۔ مجھے فتح و نصرت دے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اپنے رب سے فریاد کی ۔ یقیناً میں مغلوب ہوں (بیکس ہوں) تو میرا بدلہ لے

انتقام لے ۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

(ہم نے نوحؑ کی سُن لی) فَفَتَحْنَآ ؛ پھر ہم نے کھول دیے ۔ اَبْوَابَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کے دروازے ۔ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ؛ خوب برسنے والے ، موسلا دھار پانی سے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے موسلا دھار پانی سے ۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

وَفَجَّرْنَا ؛ اور ہم نے پھاڑ دیا ، بہادیا ، جاری کردیا ۔ فجر ۔ سیاہی میں سے روشن چیز کا نکلنا ۔ اَلْاَرْضَ ؛ زمین کو ۔ عُیُوْنًا ؛ چشمے بناکر ۔ فَالْتَقَی الْمَآءُ ؛ پھر آسمان زمین کا پانی مل گیا ۔ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْقُدِرَ ؛ ایک مقررہ اندازے پر ۔ اس پیمانے پر جومقدر تھا ۔ جتنا خدا نے چاہا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین سے چشمے بھی بہادیئے اور دونوں مل کر ایک ہوگئے اُس مقدار پر جومقدر تھی ۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾

وَحَمَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے نوح کو سوار کردیا ۔ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ ؛ کیلوں والے تختوں پر ۔ ذَات ۔ مونث ۔ ذو ۔ صاحب ۔ رکھنے والی ۔ اَلْوَاحٍ جمع لَوْحٌ ! تختہ ۔ دُسُرٍ جمع دِسَارٌ ۔ میخ ۔ کیلا ۔ ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ؛ تختے اور کیلے والی کشتی ۔

ترجمہ :- ہم نے نوح کو تختیوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کردیا ۔

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ؛ وہ کشتی چلتی ہے اور جاری ہوتی ہے ہمارے آنکھوں کے سامنے ۔ ہماری نگرانی میں ۔ جَزَآءً ؛ بدلہ ۔ لِمَنْ کَانَ کُفِرَ ؛ اس کے لئے یعنی نوحؑ کے لئے جس کی ناقدری کی گئی تھی ۔ جس کی پیغمبری سے انکار کیا گیا تھا ۔

ترجمہ :- وہ کشتی ہمارے زیرِ نگرانی بہہ رہی تھی اُس کے بدلہ کے لئے جس کی ناقدری کی گئی (جس سے انکار کیا گیا) ۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ تَّرَکْنٰهَآ اٰیَةً ؛ لقد کا دال ت میں مدغم ہوگیا ہے ۔ لَقَتْ پڑھنا چاہئیے ۔ ہم نے اس کشتی کو ۔ اس واقعہ کو ۔ نمونہ عبرت ۔ کرشمۂ قدرت بناکر چھوڑا ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ؛ کوئی ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے ۔ مُدَّکِرْ ۔ اِذَّکَرَ سے ہے ۔

مادہ ذِکْر ۔ باب افتعال ۔ اصل میں اِذْذَکَرَ تھا ۔ تا کو د بنادیا ۔ اِذْدَکَرَ ۔ ہوا ۔ پھر کبھی ذال کو ذال میں ادغام کرکے اِذَّکَرَ کہتے ہیں اور کبھی دال کو دال میں ادغام کرکے اِدَّکَرَ کہتے ہیں ۔ مُدَّکِرْ ؛ نصیحت لینے والا ۔ عبرت پکڑنے والا ۔ یاد رکھنے والا ۔ سوچنے والا ۔ پند پذیر ۔

ترجمہ :- ہم نے اس واقعہ کو نمونۂ عبرت بنادیا ۔ پھر کوئی ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے ۔ غور وفکر کرے ۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

فَكَيْفَ كَانَ ؛ پھر کس طرح تھا ۔ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ؛ میرا عذاب اور ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیا انجام ہوا میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ ؛ اور ہم نے نصیحت و یاد دہانی کے خیال سے قرآن کو آسان بنادیا ہے ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے نصیحت کے خیال سے قرآن کو آسان کردیا ۔ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

كَذَّبَتْ عَادٌ ؛ قومِ عاد نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی ۔ دینِ حق کو جھٹلایا ۔ نہ مانا ۔ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ؛ ذرا سوچو کیا انجام ہوا میرے عذاب کا ، ڈرانے کا ۔

ترجمہ :- عاد نے جھٹلایا ۔ پھر کیسا تھا ، میرا عذاب اور ڈرانا ۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

آگے وہ خود عاد کا انجام بیان فرماتا ہے ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر بھیجا ۔ رِيْحًا صَرْصَرًا ؛ زنّاٹے کی آندھی ۔ سنسناتی ہوئی ہوا ۔ فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ؛ ایک دوامی نحوست کے دن ۔ ایک ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں ۔

ترجمہ :- ہم نے اُن پر ایسی زنّاٹے کی آندھی بھیجی کہ جس کی نحوست ہمیشہ رہی ۔

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

تَنْزِعُ النَّاسَ ؛ نکال کر پھینک دیتی تھی ۔ وہ تند ہوا لوگوں کو اُٹھا اُٹھا کر دے مارتی تھی ۔ كَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ لوگ ۔

اَعْجَازُ نَخْلٍ ؛ گویا کہ کھجور کے درخت کے تنے ہیں ۔ مُنْقَعِرٍ ؛ اُکھڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- (یہ آندھی) لوگوں کو اس طرح اُٹھا اُٹھا کر پٹکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں ۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾

فَكَيْفَ كَانَ ؛ پھر کیسا تھا ۔ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ؛ میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۔

۲۲ ع۱ ۸

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ؛ اور ہم نے آسان کردیا قرآن کو ۔ لِلذِّكْرِ ؛ ذکر و فکر کے لئے ۔ اور نصیحت و عبرت اور سوچنے سمجھنے کے لئے ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر کیا کوئی ہے عبرت لینے والا ؟ غور و فکر کرنے والا ۔ نصیحت حاصل کرنے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے خیال سے آسان کردیا ۔ پھر کیا کوئی نصیحت لینے والا بھی ہے ؟

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ ؛ ثمود نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے والوں کو (پیغمبروں کو) ڈرانے کو ۔ نَذِيْرٌ ؛ ڈرانا ۔ ڈرانے والا دونوں کے معنی میں آتا ہے ۔ یہاں صالح علیہ السلام مُراد ہیں ۔

ترجمہ :- ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

فَقَالُوْا ؛ پھر ثمود نے کہا ۔ اَبَشَرًا مِّنَّا ؛ کیا ہم میں کے ایک آدمی کی اتباع کریں ۔ اس کا کہا مان لیں ۔ اُس کے قدم بہ قدم چلیں ۔ وَاحِدًا ؛ وہ بھی اکیلا ۔ بے یار و مددگار ۔ نَتَّبِعُهٗ ؛ ہم اُس کی پیروی کریں ۔ اس کا کہا مانیں ۔ اِنَّا اِذًا ؛ تب تو ہم ۔ لَفِيْ ضَلٰلٍ ؛ گمراہی میں ہوں گے ۔ غلطی میں پڑیں گے ۔ وَسُعُرٍ ؛ گرمی سے دماغ خراب ہوجانا ۔ جنون ۔ سودا ۔

ترجمہ :- پھر کہا کیا ایسے شخص کی اتباع کریں جو ہم ہی میں کا ایک آدمی ہے اور وہ بھی تن تنہا ہے ۔ تب تو ہم غلطی اور جنون میں پڑے ہوں گے ۔

أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿۲۵﴾

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ ؛ کیا اُتاری گئی یاددہانی اُس پر ، وحی اُس پر ۔ کلامِ الٰہی اُسی پر نازل ہوا ۔ مِنْ بَيْنِنَا ؛ ہم

میں سے ۔ ان میں کیا خوبی دھری تھی کیا فضیلت بھری تھی کہ ہم میں سے پیغمبری کے لئے منتخب کیا گیا ۔ بَلْ هُوَ كَذَّابٌ ؛ نہیں بلکہ وہ جھوٹا ہے ، کذاب ہے ، دروغ گو ہے ۔ اَشِرٌ ؛ شیخی باز ، بڑائی مارتا ، لپاٹیا ۔ ڈینگ مارتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا اُسی پر وحی اُتری ہم میں سے ۔ نہیں بلکہ وہ جھوٹا ڈینگ مارتا اِتراتا ہے ۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾

سَيَعْلَمُوْنَ ؛ عنقریب ان کو معلوم ہوجائے گا ۔ غَدًا ؛ کل پرسوں ہی میں ۔ مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ؛ کون ہے جھوٹا ۔ اِترانے والا ۔ ڈینگیا ۔

ترجمہ :- انھیں کل ہی معلوم ہوجائے گا کہ کون تھا جھوٹا شیخی باز (لپاٹیا ، ڈینگیا) ۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ مُرْسِلُوا النَّاقَةِ ؛ ہم ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں ۔ فِتْنَةً ؛ امتحان ۔ آزمائش ۔ جانچنے کے طور پر کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں ۔ فَارْتَقِبْهُمْ ؛ پھر تم ان کا انتظار کرو کہ وہ کرتے کیا ہیں ۔ وَاصْطَبِرْ ؛ اور صبر کرو ۔

ترجمہ :- ہم امتحان کے طور پر اُن کے پاس ایک ناقہ بھیجنے والے ہیں ۔ تم اُن کو غور سے دیکھتے رہو اور ذرا صبر کرو ۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

وَنَبِّئْهُمْ ؛ اور انھیں خبر دے دو ، بتادو ، جتادو ۔ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ؛ کہ پانی تقسیم ہوچکا ، بانٹ دیا گیا ہے ۔ کنوئیں کا پانی بانٹا گیا ہے ، ایک دن لوگ پانی پئیں گے اور ایک دن اُونٹنی ۔ كُلُّ شِرْبٍ ؛ ہر ایک باری ۔ مُّحْتَضَرٌ ؛ حاضر ہوا کرے گا ۔

ترجمہ :- اور انھیں جتادو کہ کنوئیں کا پانی ان کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے ۔ ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوا کرے ۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾

فَنَادَوْا ؛ پھر انھوں نے پکارا ۔ صَاحِبَهُمْ ؛ اپنے دوست قدار کو ۔ فَتَعَاطٰى ؛ پھر اُس نے دست درازی کی ۔ پکڑلیا ۔ ہاتھ چلایا ۔ فَعَقَرَ ؛ پھر کونچیں کاٹ دیں ، پیر کاٹ دیئے ۔ اُس اونٹنی کو مار ڈالا ۔

ترجمہ :- پھر (قومِ ثمود نے) اپنے دوست کو بُلایا ۔ پھر اُس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر (اس کے) پیر کاٹ دیئے ۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

فَكَيْفَ كَانَ ؛ پھر کس طرح تھا ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرا عذاب اور ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیا انجام ہوا میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

اِنَّـآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر بھیجا ۔ صَيْحَةً وَّاحِدَةً ؛ ایک زور کی چیخ ، سخت آواز ، زبردست نعرہ ، بلا کی چنگھاڑ ۔ فَكَانُوْا ؛ پھر وہ ہوگئے ۔ كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ؛ باڑ لگانے والے کی روندی ہوئی ، کھندلی ہوئی ، پامال باڑ کی طرح ۔ حَضِيْرَةْ ۔ کانٹوں کی باڑ ۔ مُحْتَظِرِ ۔ باڑ لگانے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان پر اک زور و شور کا عذاب بھیجا ۔ پھر وہ ایسے ہوگئے جیسے باڑ لگانے والے کی روندی ہوئی اور پامال باڑ ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرَ ؛ اور ہم نے نصیحت و یاد دہانی کے خیال سے قرآن کو آسان بنادیا ہے ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے نصیحت کے خیال سے قرآن کو آسان کردیا ۔ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ ؛ قومِ لوط نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا ۔ نہ مانا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے والوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- قومِ لوط نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور اُن کی تکذیب کی ۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَّجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

اِنَّـآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا ؛ ہم نے اُن پر بھیجی ہوا پتھر برسانے والی ۔ ہم نے اُن پر پتھروں کا مینہ برسادیا ۔ اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ ؛ بجز آلِ لوط کے یعنی ان پر پتھر نہیں برسائے ۔ اب رہ گئی اُن کی بیوی وہ مسلمان نہ تھی ۔ اس لئے آلِ لوط میں شریک ہی نہیں (جیسے نوح علیہ السلام کے بیٹے کے لئے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ہے) نَجَّيْنٰهُمْ ؛ ہم نے اُن کو نجات دی ۔ بچالیا ۔ بِسَحَرٍ ؛ پچھلے کو ، سحر کے وقت ، کچھ رات رہے ، صبح سویرے ۔

ترجمہ :- ہم نے ان پر پتھر کا مینہ برسادیا بجز آلِ لوط کے کہ ہم نے ان کو سحر کے وقت بچالیا ۔

نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ۝۳۵

نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ؛ انعام واکرام کے طور پر ہماری طرف سے ۔ اپنی جانب سے نعمت وعنایت کرکے اپنے فضل وکرم اور مہربانی سے ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ ؛ ہم اسی طرح سے جزاء ، بدلہ ، صلہ دیا کرتے ہیں ۔ مَنْ شَكَرَ ؛ اُس کو جو شکر کرے ، حق مانے ، احسان مانے ، قدر کرے ۔

ترجمہ :- اپنی نعمت اور عنایت سے ہم ایسی ہی جزاء دیا کرتے ہیں اس شخص کو جو شکر گزار رہے ۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝۳۶

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ ؛ لوط ان کو ڈرا چکے تھے ۔ بَطْشَتَنَا ؛ ہماری پکڑ ، ہماری گرفت ، ہماری عقوبت ، ہماری دار وگیر سے ۔ فَتَمَارَوْا ؛ پھر یہ جھگڑتے رہے ۔ جنھیں نکالتے رہے ۔ نہ مانا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے کو ۔ سمجھانے کو ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے (لوط نے) ان کو ڈرا دیا تھا ہماری گرفت اور عقوبت سے مگر اُن لوگوں نے ڈرانے کو نہ مانا (پیغمبروں سے جھگڑتے رہے) ۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝۳۷

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ ؛ اور ان لوگوں نے لوط کو پھسلانا اور بہکانا چاہا ۔ اُڑالینا چاہا اُن کے مہمان کے متعلق ۔ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ ؛ پھر ہم نے مٹادیں ان کی آنکھیں ۔ ہم نے ان کی آنکھوں کو پٹ پٹ کردیا ۔ چٹم کردیا ۔ موندھ دیں ۔ پھر اُن کے متعلق کہا گیا ۔ فَذُوْقُوْا ؛ پھر چکھو ۔ مزے لو ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرے عذاب اور ڈرانے کو ۔ اور ڈرانے کا مزہ چکھو ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے ان کے (لوط کے) پاس سے ان کے مہمانوں کو اُڑالینا چاہا ۔ پھر ہم نے ان کی آنکھیں پٹ کردیں ۔ اب تم میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو ۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳۸

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً ؛ اور صبح سویرے اُن کو آن پہنچا ۔ آ ہی لیا ۔ عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ؛ اٹل عذاب ، عذاب جو ہمیشہ قرار پکڑا ہو ۔ دائمی ، ٹھہرا رہنے والا ۔

ترجمہ :- اور صبح سویرے اُن کے پاس آ پہنچا اٹل عذاب ۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝۳۹

فَذُوْقُوْا ؛ پھر مزہ چکھو ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرے عذاب اور ڈرانے سے ۔

ترجمہ :- اب چکھو مزہ میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

ع ۲ ۱۸ ۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ؛ ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے ۔ لِلذِّکْرِ ؛نصیحت اور سوچنے سمجھنے کے خیال سے ۔ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ؛ تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے لئے آسان کردیا ہے ۔تو ہے کوئی جو نصیحت لے (سوچے سمجھے) ۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾

وَلَقَدْ جَـآءَ ؛ اور آچکا ہے ۔ پہنچ چکے ہیں ۔ اٰلَ فِـرْعَوْنَ ؛ فرعون کے لوگوں کے پاس ۔ متعلقین فرعون کے پاس ۔ اَلنُّذُرُ ؛ بہت سے پیغمبر ، بہت سی نصیحتیں ، بہتیرے ڈراوے ۔

ترجمہ :- اور آلِ فرعون کے پاس بہت سے ڈراوے اور پیغمبر آچکے ۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

کَذَّبُوْا ؛ انھوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ، نہ مانا ۔ بِاٰیٰتِنَا کُلِّھَا ؛ ہماری تمام نشانیوں کو ، آیتوں کو ، معجزوں کو ۔ فَاَخَذْنٰـھُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو پکڑلیا ، گرفتار کرلیا ۔ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ؛ پکڑنا باعزت وقدرت کا ۔ ہم نے ایسا پکڑا جیسا غالب اور اقتدار والا پکڑتا ہے ۔

ترجمہ :- اُن لوگوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا (معجزوں کو نہ مانا ، آیتوں کی تکذیب کی) تو ہم نے ان کو ایسا پکڑلیا جیسا عزت و اقتدار والا پکڑتا ہے ۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾

اَکُفَّارُکُمْ ؛ کیا تم میں کے منکرین ، نہ ماننے والے ۔ خَیْـرٌ مِّنْ اُولٰٓـئِکُمْ ؛ بہتر ہیں اُن لوگوں سے جن کا ذکر آچکا ہے ۔ کیا منکرین خدا پرستوں سے بہتر ہیں ؟ دونوں کے اعمال کا مقابلہ کرو ۔ پھر فیصلہ کرو ۔ اَمْ لَـکُمْ بَرَآءَةٌ ؛ کیا تمہارے پاس عذاب سے بَری رہنے کی چٹھی ہے ۔ کیا تمہارے پاس معافی لکھی ہوئی ہے ۔ خلاصی نامہ ہے ۔ اَلزُّبُر جمع زبور ۔ لکھا ہوا کاغذ ۔ فِی الزُّبُرِ ۔ تحریر میں ۔

ترجمہ :- کیا تم میں کے منکرین اُن سے یعنی خدا پرستوں سے بہتر ہیں ؟ یا تمہارے پاس خلاصی اور معافی کی چٹھی موجود ہے ؟

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِیۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ یا لوگ یہ کہتے ہیں ۔ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ؛ ہم سب فتح ونصرت حاصل کرنے والے ہیں ۔ ہماری بڑی جماعت ہے ۔ ہمارا گروہ دشمنوں سے انتقام لے سکتا ہے اور اُن کو شکست دیتا ہے ۔

ترجمہ :- یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم سب فتح ونصرت پانے والے ہیں ۔

سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ یُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ ؛ ذرا صبر کرو ! دو چار دن ٹھیرو، تم دیکھ لوگے یہ جماعت شکست کھا جائے گی ، ہزیمت اُٹھائے گی ۔
وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ؛ اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ۔فرار پر قرار پکڑے گی ۔

ترجمہ :- عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ۔

بَلِ السَّاعَۃُ مَوۡعِدُہُمۡ وَ السَّاعَۃُ اَدۡہٰی وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾

یہ تو دنیا کا انجام تھا ، آخرت میں کیا ہوگا وہ تو بہت عظیم الشان ہے ۔
بَلِ السَّاعَةُ ؛ بلکہ قیامت کی گھڑی ۔ مَوْعِدُهُمْ ؛ اُن کا وعدہ گاہ ہے اُن کے اصلی وعدے کا وقت ہے ۔ وہاں ہوگا جو حقیقی طور سے ہونے والا ہے ۔ کامل طور سے ہونے والا ہے ۔ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی ؛ قیامت کیا ہے ایک بڑی آفت ہے ، بلائے ناگہانی ہے ۔ وَاَمَرُّ ؛ سخت ۔ تلخ ۔ ناگوار ہے ۔ مُرٌّ ۔ کڑوا ۔ مُرٌّ ۔ ایلوہ ۔

ترجمہ :- نہیں بلکہ قیامت اُن کے اصلی وعدے کی جگہ ہے اور قیامت بلائے ناگہانی اور سخت تلخ (اور ناگوار) چیز ہے ۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ رقف لازم

قیامت میں آخر ہوگا کیا ؟
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ بے شک مجرمین ۔ گنہگار ۔ بدکار ۔ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ؛ دنیا میں گمراہی میں تھے آخرت میں دہکتے ہوئے انگاروں میں ہوں گے ، دوزخ میں جلتے ہوں گے ، جہنم میں پڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دوزخ میں ہوں گے ۔

یَوۡمَ یُسۡحَبُوۡنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ ؕ ذُوۡقُوۡا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ ؛ جس دن وہ گھسیٹے جائیں گے ۔ فِی النَّارِ ؛ آگ میں ، دوزخ میں ۔ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؛ اوندھے منہ ، اپنے منہ کے بل ۔ ذُوْقُوْا ؛ اُن سے کہا جائے گا اب چکھو مزہ ۔ مَسَّ سَقَرَ ؛ دوزخ میں جانے کا ۔ آگ کے لگنے کا ۔ آتش کے چھونے کا ۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ اوندھے منہ دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے کہ اب چکھو مزہ آگ لگنے کا ۔

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ کُلَّ شَیْءٍ ؛ ہر شئے کو ، ہر چیز کو ۔ خَلَقْنٰهُ ؛ ہم نے پیدا کیا ، مخلوق کیا ، بنایا ۔ بِقَدَرٍ ؛ انداز ے کے ساتھ ، جو چیز ہے مناسبت سے ہے ، ترتیب سے ہے ، اقتضاء کے موافق ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے ہر شئے کو اک انداز ے کے ساتھ پیدا کیا ہے ۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

ہر چیز کا ایک وقت ہے ۔ قیامت کا بھی ایک وقت ہے ۔

وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ ؛ اور ہمارا کام نہیں ہے مگر ایک ہی واقعہ ، ایک ہی کلمہ ، ایک دم کی بات ۔ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ؛ جیسے چشم زدن ، آنکھ کا جھپکنا ۔

ترجمہ :- ہمارا حکم ایک دم کی بات ہے ۔ جیسے چشم زدن ، آنکھ جھپکنا ۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

وَلَقَدْ اَهْلَکْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا ، برباد کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ اَشْیَاعَکُمْ ؛ تمہارے ہم مذہبوں کو ، تمہارے ہم خیالوں کو ، ہم مشربوں کو ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ۔

ترجمہ :- تمہارے ساتھ والوں کو ہم نے کھپادیا ، نیست و نابود کردیا ۔ کوئی ہے جو نصیحت لے (کچھ سوچے ، سمجھے) ۔

وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ ؛ اور ہر چیز کہ انھوں نے کی ہے ۔ فِی الزُّبُرِ ؛ ان کے روزنامچے میں لکھا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو کچھ کہ انھوں نے کیا ہے (اُن کے) اعمال نامے میں لکھا ہوا ہے ۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ ؛ ہر چھوٹا بڑا کام ۔ مُسْتَطَرٌ ؛ اعمال نامے کے سطروں میں لکھا ہوا ہے ۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی ضائع نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- ہر چھوٹا بڑا کام بھی لکھا ہوا ہے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾

اچھا جنتیوں کا کیا حال ہوگا ؟

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک خدا سے ڈرنے والے ، تقویٰ اور پرہیزگاری سے گزارنے والے ۔ غضبِ الٰہی سے بچنے والے ۔
فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ؛ باغوں میں ہوں گے ، نہروں میں ہوں گے ۔ ہمیشہ سرسبزی و شادابی رہے گی ۔

ترجمہ :- بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور نہروں میں ہوں گے ۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۳ ۱۵ ۱۰

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ ؛ سچی عزت کے مقام میں ، اصلی مجلس میں ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ؛ ایک مقتدر بادشاہ کے دربار میں ہوں گے ، وہاں خدا کا دیدار ہوگا ، وہ مقربِ دربار ہوں گے ۔

ترجمہ :- بہترین اور راست بازی کی مجلس میں با اقتدار بادشاہ کے دربار میں ہوں گے ۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے اور اس میں (۷۸) آیتیں اور تین رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾

ترجمہ :- نہایت رحم والا ، مہربان ۔ قرآن کی تعلیم دی اور سکھایا ۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؛ اُسے بات چیت سکھائی ۔ گویائی اور بولنا سکھایا ۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾

ترجمہ :- شمس وقمر گردش کرتے ہیں تو ایک حساب سے ۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶

وَالنَّجْمُ ؛ اوربیلیں ، بوٹیاں ۔ وَالشَّجَرُ ؛ اور درخت جن کے تنے ہوتے ہیں ۔ یَسْجُدٰنِ ؛ دونوں خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اس کے مطیع وفرماں بردار ہیں اور اُس کے آگے عاجز اور سربزمین ہیں ۔

ترجمہ :- اور بیل اور درخت دونوں خدا کے آگے عاجز اور سربزمین ہیں ۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا ؛ اور آسمان کو رفعت بخشی ، بلند کیا ۔ وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ؛ اور رکھا بیلنس اور میزان سب میں ایک نظام ہے ۔ ایک میزان ہے ۔ ہر شئے کا ایک مقام ہے ۔ ہر چیز اپنے مقام پر اچھی ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمان کو بلند بنایا اور سب میں توازن (بیلنس) اور میزان قائم رکھا ۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸

اَلَّا تَطْغَوْا ؛ کہ حدودمعیّنہ سے کمی زیادتی نہ کرو ۔ فِي الْمِيْزَانِ ؛ بیلنس میں تمام چیزوں کے حدود مقرر کئے ہیں ، ان میں تناسب رکھا ہے ۔ ہر شئے کے لئے ایک مقدار معیّن کی ہے ۔ گویا ایک ترازو دے رکھی ہے کہ کمی زیادتی نہ کریں ۔

ترجمہ :- حد سے تجاوز نہ کریں میزان میں ۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ ؛ اور وزن کو برقرار رکھو ۔ قائم رکھو ۔ سیدھی ترازو تولو ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ؛ اور میزان میں نقصان نہ کرو ۔ جہاں کمی میں نقصان ہے وہاں زیادتی میں بھی نقصان ہے ۔ پارہ کی حرارت ساڑھے اُٹھانوے ۹۸ ۱/۲ پر رہنی چاہیئے ۔ کمی میں بھی نقصان ہے اور زیادتی میں بھی ۔ اعتدال عدل ہے ۔ بے اعتدالی ظلم ہے ۔

ترجمہ :- اور انصاف کے ساتھ وزن قائم رکھو ۔ میزانِ اعتدال میں نقصان نہ کرو ۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا ؛ اور زمین کو رکھا ۔ لِلْاَنَامِ ؛ خلق کے واسطے ۔

ترجمہ :- اور زمین کو خلق کے واسطے رکھا ہے (بچھایا ہے) ۔

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾

فِيهَا فَاكِهَةٌ ؛ اس میں میوے ہیں ، پھل ہیں ۔ وَالنَّخْلُ ؛ اور کھجور کے درخت ہیں ۔ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ؛ جن پر غلاف چڑھے ہوتے ہیں ۔ ہر ایک پھل اور ہر ایک پھول نکلتا ہے تو ابتداءً غلاف ہی میں رہتا ہے ۔

ترجمہ :- اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن پر غلاف ہیں ۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

وَالْحَبُّ ؛ اور اناج ، غلّہ ، دانے ۔ ذُوالْعَصْفِ ؛ جو بھوسی کے خول میں رہتے ہیں ۔ وَالرَّيْحَانُ ؛ خوشبودار پھول ۔

ترجمہ :- اور اناج جو بھوسی کے خول میں رہتے ہیں اور خوشبودار پھول ۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ہر ورقے دفترے زِ معرفت کردگار

ہر جا تیری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیران ہوں دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾

فَبِاَيِّ ؛ پھر کس ۔ الآءِ ؛ جمع اَلٰی وَ ال ۔ وَاَلْوٌ ۔ نعمت ۔ قوت ۔ تکبر ۔ قدرت ۔ رَبِّكُمَا ؛ اے جن وانس تمہارے رب کی ۔ تُكَذِّبٰنِ ؛ تم تکذیب کروگے ۔ جھٹلاؤگے ۔ الآءِ کو تمام تفسیر میں نعمت کے معنی میں لیا ہے مگر مجھے آثارِ قدرت ، عظمت کے معنی مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آگے چل کر بعض جگہ نعمت کے معنی لینے میں بڑی تاویل کرنا پڑتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم (اے جن وانس) اپنے خدا کے کن آثارِ قدرت وعظمت سے انکار کرسکتے ہو ۔ اُسے جھٹلا سکتے ہو ؟

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ مِنْ صَلْصَالٍ ؛ بجنے والی ، کھنکھناتی مٹی سے ۔ كَالْفَخَّارِ ؛ جو سفال اور ٹھیکری ۔ پڑی اور پکی ہوئی مٹی کے مانند ہے ۔

ترجمہ :- انسان کو اللہ نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جو پکائے ہوئے برتن کی طرح پکی ہے (گل جانے والی نہیں) ۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿۱۵﴾

وَخَلَقَ الْجَآنَّ ؛ اور جنوں کو پیدا کیا ۔ جَآنٌّ اور جِنٌّ ؛ انس کے مقابل ایک مخلوق ہے اور اس کا واحد جِنِّيٌّ ہے ۔

مِنْ مَّارِجٍ ؛ لُو سے ، شعلہ سے ، خالص ۔ مِنْ نَارٍ ؛ آگ سے ۔

ترجمہ :- اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾

ترجمہ :- پھر تم (اے جن وانس !) خدا کی کس عظمت وقوت کی تکذیب کرتے ہو ۔

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ ؛ وہ رب ہے آفتاب کے نکلنے کے دو مختلف مقاموں کا ۔ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ؛ اور وہ رب ہے آفتاب کے غروب ہونے کے دو مختلف مقاموں کا ۔ آفتاب ہمیشہ خطِ استواء پر نہیں رہتا ۔ کبھی شمال کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی جنوب کی طرف ۔ یہ میلانِ شمس ساڑھے تیرہ درجے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ رب ہے آفتاب کے دونوں نکلنے کے مقام اور ڈوبنے کے مقام کا ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

آفتاب کہیں سے نکلے اور کہیں ڈوبے ۔ اللہ کے دستِ زبردست سے نکل نہیں سکتا ۔ لہذا تم بتاؤ کہ ۔

ترجمہ :- پھر تم خدا کی کس طاقت سے انکار کرتے ہو ۔

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾

مَرَجَ ؛ ملایا ۔ اَلْبَحْرَیْنِ ؛ دو دریاؤں کو ۔ یَلْتَقِیٰنِ ؛ کہ آپس میں ملتے ہیں میٹھے پانی کے حصّے کو کھارے پانی کے حصّے سے قریب قریب رکھا ۔

ترجمہ :- دو سمندروں کو پاس پاس پیدا کیا ۔

بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾

بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ ؛ اس میٹھے اور کھارے پانی کے درمیان قدرت کا ایک پردہ ہے ۔ لَا یَبْغِیٰنِ ؛ کہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھ سکتے ۔

ترجمہ :- ان دونوں کے درمیان ایک حائل ہے کہ کوئی کسی کی طرف نہیں بڑھ سکتا ۔

صاحبو! لوگ سمجھتے ہیں کہ سمندر ساکن ہے ۔ نہیں اس میں ندیاں بھی بہتی ہیں ۔ اس میں بعض حصّہ گرم ہے اور بعض ٹھنڈا ۔ بعض حصّہ کھارا ہے اور بعض حصّہ میٹھا ۔ یہ خدا کی قدرت ہے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کس کس کرشمۂ قدرت سے انکار کروگے ۔

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

یَخْرُجُ مِنْهُمَا ؛ اُن میٹھے اور کھارے سمندروں سے نکلتے ہیں ۔ اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ؛ موتی بھی ، مونگے بھی ۔

ترجمہ :- ان سے موتی بھی نکلتے ہیں اور مونگے بھی ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ النصف

وَلَـهٗ ؛ اور اُس کے ہیں ۔ اُسی کے اختیار میں ہیں ۔ الْـجَوَارِ ۔ الجَوَارِیْ ۔ جمع جَـارِیَـةٌ ۔ جاری رہنے والی کشتیاں اور جہاز ۔ الْمُنْشَـئٰـتُ ؛ اونچے کھڑے ۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ كَالْاَعْـلَامِ ؛ مثل پہاڑوں کے ۔ اَعْـلَام جمع عَلَمْ ۔ پہاڑ ۔

ترجمہ :- اُسی کے ہیں جہاز پہاڑوں کی طرح سمندر میں کھڑے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع ۱ ۱۵ ۱۱

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا ؛ جتنے لوگ زمین پر ہیں ۔ فَانٍ ؛ فنا ہونے والے ہیں ۔ پیدا ہونے سے پہلے عدم تھا ۔ بعد بھی عدم ہوگا ۔ حضرتِ انسان دو عدم کے درمیان ہیں ۔

ترجمہ :- روئے زمین پر جتنے ہیں فانی ہیں ۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

وَیَبْقٰی ؛ اور رہ جائے گی ۔ وَجْہُ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی ذات ۔ وَجْہٌ کے معنی ہیں چہرہ ۔ جز بول کر کُل مُراد لیا گیا ہے یعنی وجــہ کہہ کر ذات مُراد لی گئی ہے ۔ انسان کی سب سے بڑی پہچان چہرے سے ہے ۔ انسان کے جسم میں سب سے اہم چہرہ ہے ۔ خدا کی ذات بالذات ہے ۔ ناقابلِ تغیر ہے ۔ جس کا وجود بالذات ہو وہ معدوم نہیں ہوتا ورنہ انقلاب ماہیت لازم آئے گا ۔ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ؛ بزرگی اور جلال والا ۔ انعام و اکرام والا ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پروردگار کی ذات باقی رہنے والی ہے جو جلال اور اِکرام والی ہے ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کرو گے ۔

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝

یَسْئَلُہٗ ؛ اس سے سوال کرتے ہیں ، مانگتے ہیں ۔ اس کے سامنے دامن پیارتے ہیں ۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ فرشتے ہوں یا انسان وحیوان سب اُس کے سامنے دستِ سوال بڑھاتے ہیں ۔ کُلَّ یَوْمٍ ؛ ہر روز ، ہر وقت ، ہر زمانہ ۔ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ؛ وہ ایک رنگ میں ہے ایک حال میں ہے ، مصرعہ ۔ ’’ تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے‘‘ ۔ دیکھو حفص کی قراءت میں شَاْن کا ہمزہ باقی ہے الف سے نہیں بدلا ۔

ترجمہ :- اسی سے سوال کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں وہ ہر وقت نئی شان میں جلوہ گر ہے ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کرو گے ۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝

سَنَفْرُغُ لَکُمْ ؛ ہم تم کو پیدا کرنے سے فارغ ہو کر تمہارا حساب کتاب لیں گے ۔ اب ہم تمہاری طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائیں گے ۔ کلیتًا ملتفت ہوں گے ۔ اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ ؛ اے جن و انس ، مومن و کافر ۔ یعنی تمام مکلّف ہیں اور انہیں پر عذاب و ثواب ہے ۔ اے مکلّف شرعی ! جن پر اعمال کی جوابدہی کا بار پڑا ہے ۔ املاء قرآنی میں یہاں اَیُّہَ میں الف نہیں یعنی اس طرح

اَیُّهَا نہیں ہے ۔ ثَقَلٌ ۔ بوجھل ۔ ثِقْلٌ ۔ بوجھ ۔ بوجھل سے مُراد مکلفِ شرعی ہے ۔ اعمال کی ذِمّہ داری ہے ۔

ترجمہ :- اب ہم تمہاری طرف پوری پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں ۔ اے مکلّف جن وانس !

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ تو ہر آن ، ہر لحظہ اپنی مخلوق کا علم رکھتا ہے لہٰذا سَنَفْرُغُ کے معنی یہ ہیں کہ اب جزا وسزا کا وقت آ گیا ہے ۔ اب کسی قسم کی مہلت نہیں دی جائے گی ۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ اے گروہِ جن وانس ! ۔ مَعْشَر ۔ مل جل کر رہنے والے ۔ ہم معاشرہ ۔ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ ؛ اگر تم سے ہو سکے ۔ اَنْ تَنْفُذُوْا ؛ کہ نکل جاؤ ۔ بھاگ جاؤ ۔ باہر ہو جاؤ ۔ مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے حدود سے ، ان کے کناروں سے ۔ فَانْفُذُوْا ؛ تو اچھا نکل بھاگو ۔ لَا تَنْفُذُوْنَ ؛ تم بھاگ نہ سکو گے ۔ نکل نہ جاسکو گے ۔ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ؛ بغیر زور وقوت کے ۔ مگر تم میں ایسا زور کہاں ؟ پھر نکل بھاگنا بھی کہاں ؟

یہی آسماں ہے یہی ہے زمیں تو تم بھاگ کر پھر کدھر جاؤ گے

ترجمہ :- اے گروہِ جن وانس ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے حدود سے نکل جاؤ تو اچھا ، نکل جاؤ ۔ مگر تم میں ایسا زور وقوت کہاں ؟

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

اے اہلِ علم ذرا غور کر کے فرمایئے کہ یہاں آلاءِ کے معنی عظمت وقوت کے مناسب ہیں یا نعمت کے ؟

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا ؛ تمہارے اوپر چھوڑا جائے گا ۔ بھیجا جائے گا ۔ ڈالا جائے گا ۔ تم جاتے کہاں ؟ شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ؛ آگ کا شعلہ ۔ وَنُحَاسٌ ؛ اور دھواں ۔ نحاس کے معنی تانبے کے بھی ہیں مگر یہاں وہ مُراد نہیں ۔ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ؛ تو تم کو

کامیابی نہ ہوگی ۔تم اس کو دفع نہ کرسکو گے ۔تم کو کسی قسم کی نصرت نہ ملے گی ۔

ترجمہ :- (اگر تم ایسی ہی بدکاری میں پڑے رہے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں بھیجا جائے گا ۔ اور تم اس کے دفع میں کامیاب نہ ہو گے (اس کے مقابل تم کو نصرت نہ ہوگی) ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کرو گے ۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ ؛ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور فیصلہ کا دن آجائے گا ۔ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ؛ تو اس کی رنگت ایسی لال ہوجائے گی جیسے تیل یا سرخ رنگ کی نَری ۔ چمڑا دو قسم کا ہوتا ہے ۔ مَیسی ۔ زرد رنگ ، نَری ۔ سرخ رنگ ۔

ترجمہ :- جب آسمان پھٹ جائے گا تو اس کا رنگ گلاب کی طرح سرخ نَری کا سا ہوجائے گا ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کرو گے ۔

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

فَیَوْمَئِذٍ ؛ پھر اُس دن ۔ چونکہ خدا کو سب کچھ معلوم ہے لہذا ۔ لَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖ ؛ اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا ۔ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ؛ آدمی نہ جن وانس سے یہ کہا جائے گا کہ تم نے یہ کیا کِیا ہے اور اس کی یہ سزا ہے ، خدا کو پوچھنے کی ضرورت کیا ہے وہ ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔ ہے ۔

ترجمہ :- پھر اس دن (یعنی بروزِ قیامت) انس و جن سے ان کے گناہ کے متعلق (معلوم کرنے کے لئے) پوچھا نہ جائے گا ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کرو گے ۔

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرمین پہچان لئے جائیں گے، معلوم ہوجائیں گے، ان کی معرفت ہوجائے گی ۔ بِسِيْمٰهُمْ ؛ اُن کے علامات سے، اُن کے حُلیہ سے قیافہ اور چہرہ سے، ان کی صورت وشکل سے ۔ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ؛ نواصی جمع ناصیہ ۔ موئے پیشانی ۔ جٹو ۔ اُن کے سر کے بال پکڑے اور اُن کے پاؤں گھسیٹے اور پھینکے جائیں گے ۔ ان کو کشاں کشاں جہنّم کی طرف لے جائیں گے ۔

ترجمہ :- گنہگار اپنے چہروں ہی سے معلوم ہوجائیں گے اُن کے سر کے بال اور پیر پکڑ کر گھسیٹے لے جائیں گے ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وقف لازم

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ ؛ یہی وہ دوزخ ہے ۔ اَلَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرمین جس کی تکذیب کرتے تھے، مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- یہی وہ جہنّم ہے جس کو مجرم جھٹلاتے تھے ۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝

يَطُوْفُوْنَ ؛ پھرتے ہیں ۔ گھومتے ہیں ۔ آمد وشد کرتے ہیں ۔ مارے مارے پھرتے ہیں ۔ بیقراری میں چوطرف دوڑے دوڑے پھرتے ہیں ۔ بَيْنَهَا ؛ درمیان آتشِ دوزخ کے ۔ وَبَيْنَ حَمِيْمٍ ؛ اور درمیان گرم پانی کے ۔ اٰنٍ ؛ کھولتا ہوا ۔

ترجمہ :- (بیقراری میں) مارے مارے پھریں گے ۔ آتشِ دوزخ اور گرم کھولتے پانی کے درمیان ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ع ۲ / ۱۲

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

میں پھر آپ صاحبوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں اٰلآءِ کے معنی نعمت کے نہیں بلکہ عظمت وقدرت کے معنی مناسب ہیں ۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝

وَلِمَنْ خَافَ ؛ اور اس کے لئے جو ڈرے ۔ مَقَامَ رَبِّهٖ ؛ اپنے پروردگار کے دربار سے ۔ دربارِ الٰہی سے، خدا کے سامنے کھڑے رہنے سے ۔ جَنَّتٰنِ ؛ دو جنتیں ہیں ۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک میں چاندی کے برتن ہیں ۔ اور ایک میں سونے کے ۔ دو قسم کے باغ ہیں ۔

ترجمہ:- اور جو دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو قسم کے باغ ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾

ترجمہ:- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

وہ دونوں باغ بکثرت شاخ والے ہیں۔ فَنٌّ۔ واحد ہے۔ ڈالی۔ٹہنی، شاخ۔

ترجمہ:- ان دونوں باغوں میں بکثرت ٹہنیاں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

ترجمہ:- تو اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کرو گے۔

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

ترجمہ:- ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے ہیں کہ بہے جارہے ہیں (ان میں دو چشمے بہتے ہیں)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

ترجمہ:- پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

فِیْهِمَا ؛ اور ان دو باغوں میں۔ مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ؛ ہر میوہ کے۔ زَوْجٰنِ ؛ دو قسمیں ہیں۔

صاحبو! مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ؛ ہر قسم کا میوہ۔ اس میں آم۔ شریفہ، ہر قسم کے میوے داخل ہیں۔

ترجمہ:- ان دونوں میں ہر ایک میوہ مختلف قسم کا ہوگا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

ترجمہ:- پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے جھٹلاؤ گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۟

مُتَّـكِـئِيْنَ ؛ وہ تکیہ کئے ہوئے ہوں گے ۔تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ عَلٰی فُرُشٍ ؛ ایسے بچھونوں پر ۔فرشوں پر ۔ بَطَائِنُهَا ؛ جس کے استر ۔ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؛ تافتہ کے ہوں گے ۔ دبیز ریشم کے ہوں گے ۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ ؛ اور ان باغوں کے میوے ۔ دَانٍ ؛نزدیک ہوں گے ۔ جھکے ہوئے ہوں گے کہ بسہولت توڑے جاسکیں گے ۔

ترجمہ :- (جنتی) ایسے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے اور ان باغوں کے میوے جھکے ہوئے اور نزدیک ہوں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کروگے ۔

فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۟

فِيْهِنَّ ؛ ان باغوں کے محلوں میں ۔ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ؛ ایسی حوریں ہوں گی جو اپنی نگاہوں کو روکنے والی ہیں ۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں گی ، ہمیشہ نیچی نگاہ رکھیں گی ۔ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ؛ ان سے قربت نہیں کی ، ان کو چھوا تک نہیں ۔ ان پر کسی قسم کا تصرف نہیں کیا ۔ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ؛جنتیوں سے پہلے نہ کسی آدمی نے نہ کسی جن نے ۔

دیکھو! آنکھیں نیچی رکھنا عورت کی تعریف ہے ، غیر مَردوں کے ساتھ بے محابا گفتگو کرنا عورت کی شان کے خلاف ہے ایک مقدس شہر میں شریف زادیوں کو فٹ بال کھیلتے بھی دیکھا ۔ یہ سب نتیجہ ہے بے پردگی کا ۔

ترجمہ :- (جنت کے) ان (محلوں) میں نگاہیں نیچی کی ہوئی حوریں ہوں گی کہ ان سے پہلے نہ کسی آدمی نے نہ کسی جن نے ان سے قربت کی ہو ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کروگے ۔

كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۟

کَاَنَّهُنَّ ؛ گویا کہ وہ حوریں ۔ اَلْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ؛ یاقوت اور مرجان کی بنی ہوئی ہیں ۔یعنی سرخ و سپید ہونگی خون کی سرخی ان کے رخسار سے نمایاں ہوں گی ۔

ترجمہ :- گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵۹

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۶۰

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ ؛ کیا نیکی کا بدلہ ۔ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؛ احسان کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے ۔ جیسا کام ویسا انعام ۔ اطاعت کا بدلہ عنایت ۔

ترجمہ :- کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۶۱

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے ۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۶۲

وَمِنْ دُوْنِهِمَا ؛ اور ان کے سوا ، ان کے علاوہ ۔ جَنَّتٰنِ ؛ اور مختلف قسم کے باغ ہوں گے ۔

ترجمہ :- ان دو کے سوائے اور دو قسم کے باغ ہوں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۶۳

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے ۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ۶۴

مُدْهَآمَّتٰنِ ؛ وہ دو باغ بالکل تر و تازہ گہرے سبز ہوں گے ۔

ترجمہ :- دو گہرے سبز ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۶۵

ترجمہ:- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کی تکذیب کرو گے ۔

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾

فِيهِمَا ؛ ان دونوں باغوں میں ۔ عَيْنٰنِ ؛ دو چشمے ہوں گے ۔ نَضَّاخَتٰنِ ؛ اُبلتے ۔ جوش مارتے ۔

ترجمہ:- ان میں دو اُبلتے چشمے ہوں گے ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾

ترجمہ:- پھر تم اپنے پروردگار کی کِس کِس نعمت وقوت سے انکار کرو گے ۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ ؛ ان میں ہر قسم کے میوے ہوں گے ۔ وَنَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ؛ خصوصاً کھجور اور انار ۔ مدینہ شریف میں جیسی اچھی کھجوریں اور انار ہوتے ہیں دنیا بھر میں کہیں نہیں ہوتے ۔ نخل کھجور کے درخت کو کہتے ہیں اور کھجور کے معنٰی میں بھی آ جاتا ہے ۔

ترجمہ:- ان میں میوہ ہے اور کھجور اور انار بھی ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾

ترجمہ:- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں سے انکار کرو گے ۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

فِيهِنَّ ؛ ان محلوں میں ، گو محلوں کا ذکر پہلے نہیں آیا مگر باغ اور خوبصورت عورتوں کا ذکر آیا ہے تو استلزام کے طور پر محل مُراد لئے جاتے ہیں ۔ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ؛ خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ۔

ترجمہ:- ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾

ترجمہ:- تم اپنے پروردگار کی کِس کِس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

اور خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی ؟ حُوْرٌ ؛ حوریں ہوں گی ۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے طور پر مستعمل ہے حالانکہ وہ حَوراءُ کی جمع ہے ۔ جس کی آنکھ کی پتلی سیاہ ہو ۔ مَقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ؛ خیموں میں رہتی ہیں ۔ خِیَام ۔ جمع خیمہ ۔ ڈیرہ ۔ وہ حوریں ڈیروں میں رہیں گی باغوں میں پھریں گی ۔

ترجمہ :- وہ حوران بہشتی ہیں خیموں میں محفوظ ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت سے انکار کرو گے ۔

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

ترجمہ :- ان سے پہلے حوروں کو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا اور نہ جن نے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت کی تکذیب کرو گے ۔

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

مُتَّكِـِٕیْنَ ؛ وہ تکیہ کئے بیٹھے ہوں گے ۔ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ ؛ سبز چاندنیوں پر قالینوں پر ۔ رَفْرَف ۔ گدی ۔ تکیہ ۔ چاندنی ۔ قالین ۔ وَعَبْقَرِیٍّ ؛ اور نادر ، نفیس عمدہ بچھونے ۔ حِسَانٍ ۔ اچھے ۔

ترجمہ :- (جنتی لوگ) سبز قالینوں اور نادر اور اچھے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔

اس زمانہ میں تو صوفے ہیں جن پر ٹیک دے بیٹھتے ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کی تکذیب کرو گے ۔

ع ۳ ۳۳ ۱۳

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

تَبٰـرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ؛ اے پیغمبر! تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے۔ ذِی الْـجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ؛ جلال والا بھی ہے، اور انعام و اکرام کرنے والا بھی وہی ہے۔ اس میں عظمت بھی ہے اور احسان بھی۔

ترجمہ :- مبارک ہے تمہارے پروردگار کا نام جو جلال اور انعام اکرام والا ہے۔

صاحبو! جنت میں جنتی چیزیں ہیں۔ نہ چشم دیدہ ہیں نہ گوش شنیدہ، نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا۔ عالم بدل گیا ہے تو سب چیزیں بدل گئی ہیں۔ تاہم ایک قسم کی مناسبت اور مشابہت ضرور ہے۔ علم کو پانی اور دریا سے مشابہت ہے۔ معلومات کو میوے اور ثمروں سے۔ دنیا میں جتنے نیک کام کئے ہیں، مختلف صورتوں میں نظر آئیں گے۔ اعمالِ صالحہ نیک کام مثالی صورت لیں گے۔ جو دل چاہے گا ملے گا۔ کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں۔ جو طالب پروردگار ہوگا اس کو دیدار ہوگا اس کے سامنے سب بیکار ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ الْکَرِیْمِ۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ الواقعہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھیانوے (۹۶) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱

ترجمہ :- جب وہ (موعودہ) واقعہ واقع ہو جائے گا (جب قیامت ہو جائے گی)۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲

وقف لازم

لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا ؛ نہیں ہے اس کے واقع ہونے میں۔ کَاذِبَـةٌ ؛ کوئی نفس جھوٹ کہنے والا۔

ترجمہ :- اس واقعہ کے ہونے میں کوئی خلاف نہیں، جھوٹ نہیں۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳

خَـافِضَةٌ ؛ اُتارتی ہے، پست کرتی ہے، ذلیل و خوار کرتی ہے یعنی بُروں کی جماعت کو۔ رَّافِعَةٌ ؛ اچھوں کی جماعت کو اُٹھانے والی ہے، بلند کرنے والی ہے، رفعت عطا کرنے والی ہے۔

ترجمہ :- (وہ واقعہ) بعض کو پست کرتا ہے اور بعض کو سر بلند۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝۴

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ ؛ جب زمین کپکپا دی جائے گی ، ہلا دی جائے گی ۔ بھونچال ہو جائے گا ۔ زلزلہ پڑ جائے گا ۔ رَجًّا ؛ خوب زلزلہ ۔

ترجمہ :- جب زمین کو خوب زلزلہ آ جائے گا ۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ پارہ پارہ ، ریزہ ریزہ ، چورا چورا کئے جائیں گے ۔ بَسًّا ؛ خوب ریزہ ریزہ کیا جانا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝۶

فَكَانَتْ هَبَآءً ؛ پھر ہو جائیں گے ذرّے ۔ گرد و غبار ۔ مُّنْۢبَثًّا ؛ پراگندہ ، پریشان ۔

ترجمہ :- پھر (اِن پہاڑوں کے) ذرّے اُڑ رہے ہوں گے ۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝۷

ترجمہ :- اور تم لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی ۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۸

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؛ پھر داہنی جانب والے ۔ سیدھی طرف کے لوگ ۔ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؛ سیدھی طرف کے لوگوں کا کیا کہنا ۔

ترجمہ :- پھر سیدھی جانب والے ۔ کیا کہنا ہے سیدھی جانب والوں کا !

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۹

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؛ اور بائیں جانب والے ۔ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؛ کس قدر بُرے ہیں بائیں جانب والے ، بائیں ہاتھ کی طرف کے لوگ ۔

ترجمہ :- اور بائیں جانب والے ۔ کیا بُرے ہیں (کیا بدحال ہیں) یہ بائیں جانب کے لوگ ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾

وَالسّٰبِقُوْنَ ؛ اور جو اعلیٰ مرتبہ والے ہیں دوسروں سے سابق ہیں ۔ السّٰبِقُوْنَ ؛ وہ تو سابق ہی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو اعلیٰ مرتبہ والے ہیں وہ تو اعلیٰ مرتبہ والے ہی ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ :- وہ (خدا کے) مقرب ہیں (درباری ہیں) ۔

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾

ترجمہ :- نعمت کے باغوں میں ہوں گے (بڑے آرام و آسائش میں ہوں گے) ۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾

ایک گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا ، سابقین میں سے ہوگا ۔

ترجمہ :- ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں کا ہوگا ۔

وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ :- اور تھوڑے اور چند لوگ پچھلوں میں سے ہوں گے ۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

عَلٰی سُرُرٍ ؛ تختوں پر ہوں گے ۔ وَضَنَ ۔ یَضِنُ ۔ وَضْنًا ۔ بعض چیز کو بعض چیز پر موڑنا ۔ مَوْضُوْنٌ ۔ وَضِیْنٌ ۔
سنہری پٹیاں اور تار لگایا ہوا اور جواہر سے مرصع کیا ہوا ۔

ترجمہ :- زرین و مرصع تختیوں پر (بیٹھے ہوں گے)

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا ؛ اس پر تکیہ لگائے ہوئے ۔ مُتَقٰبِلِیْنَ ؛ ایک دوسرے کے سامنے ۔

ترجمہ :- ایک دوسرے کے سامنے اُن پر تکیہ لگائے ہوئے ۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر پھریں گے ، آمد و شد کریں گے ۔ وِلْدَانٌ ؛ بچّے ۔ مُخَلَّدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ، نہ مرنے والے ۔

ترجمہ :- بہشتی لڑکے یعنی غلمان ہمیشہ (شربت وغیرہ لے کر) جنتیوں کے پاس پھرتے رہیں گے ۔

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾

بِاَکْوَابٍ ؛ پیالوں کے ساتھ ۔ آبخوروں کے ساتھ جمع کُوْب ۔ کپ ۔ پیالہ ۔ وَاَبَارِیْقَ ؛ اور صراحیوں کے ساتھ جمع اِبْرِیْقُ ۔ صراحی ۔ آفتابہ ۔ لوٹا ۔ وَکَاْسٍ ؛ اور جام ۔ مِنْ مَّعِیْنٍ ؛ صاف پانی اور شراب کے ۔

ترجمہ :- (غلمان ہاتھوں میں) آبخورے اور آفتابے اور جام ، صاف پانی اور شراب کے لے کر پھرتے ہوں گے ۔

لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾

لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا ؛ وہ دنیوی شراب نہ ہوگی نہ اس کے پینے میں سر میں درد ہوگا ۔ صُداع ۔ دردِ سر ۔ وَلَا یُنْزِفُوْنَ ؛ اور نہ دنیوی شرابیوں کی طرح بیہودہ بکیں گے ۔ نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا ۔

ترجمہ :- نہ ان کو دردِ سر ہوگا نہ وہ بیہودہ بکیں گے ۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾

وَفَاکِهَةٍ ؛ اور ہر قسم کے میوے ۔ پھل ۔ مِمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ؛ کہ چن پسند کریں ۔

ترجمہ :- غلمان پھلوں کی رکابیاں لے کر پھرتے ہوں گے جن سے وہ چُن لیں ۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

وَلَحْمِ طَیْرٍ ؛ اور پرندوں کا گوشت ۔ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ؛ ان کا جو جی چاہے ، ان کو جو مرغوب ہو ۔ جس کی اشتہاء اور خواہش ہو ۔

ترجمہ :- اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہو ۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾

وَحُوْرٌ ؛ اور حوریں ۔ عِيْنٌ ؛ بڑی آنکھ والی ۔ عَيْنَآءُ کی جمع ہے ۔

ترجمہ :- اور حوریں بڑی آنکھ والی ۔

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾

كَاَمْثَالِ ؛ وہ ایسے ہیں جیسے ۔ لُؤْلُؤٌ ۔ موتی ۔ مَكْنُوْن ؛ چھپا ہوا ۔

ترجمہ :- جیسے حفاظت سے رکھا ہوا موتی (کہ اس میں تیل نہیں اُترا)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ :- بدلہ اس کا جو وہ کرتے تھے (یہ سب ان کے اعمال کی جزا ہے) ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا ؛ جنت میں بیہودہ باتیں نہ سنیں گے ۔ وَلَا تَاْثِيْمًا ؛ اور نہ گناہ کی بات ۔ کوئی کسی کو گالی نہ دے گا ۔ بُرا بھلا نہ کہے گا ۔ جھوٹ نہ کہے گا ۔

ترجمہ :- (جنت میں جنتی لوگ) نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ گناہ کی ۔

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾

مگر کہنا سلام ہے سلام ہے ۔ اصل میں ۔ اُسَلِّم سَلَامًا ؛ ہے یعنی مفعولِ مطلق ہے ۔

ترجمہ :- وہاں ہر طرف سے سلام ہی کی آواز آئے گی ۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؛ اور سیدھی جانب والے ۔ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؛ کیسے سیدھی جانب والے ۔

ترجمہ :- اور داہنی طرف کے لوگ ۔ معلوم ہے وہ داہنی طرف کے لوگ کیسے ہیں ۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾

فِیْ سِدْرٍ ؛ بے کانٹے کی بیریوں میں ۔ بیر کے درختوں میں ہوں گے ۔ مَخْضُوْدٍ ؛ جن کے کانٹے نہ ہوں گے ۔ کانٹے دُور کیئے ہوئے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے کانٹے کے بیر کے درختوں میں ہوں گے ۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

طَلْحٍ ؛ موز ۔ کیلا ۔ مَنْضُوْدٍ ۔ تہ بہ تہ ۔

ترجمہ :- اور وہاں کیلے کی پھنیاں بھی ہوں گی ۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

ظِلٍّ ؛ سایہ ۔ مَمْدُوْدٍ ؛ لمبا ۔

ترجمہ :- اور جنت میں درختوں کا سایہ دُور تک چلا جاتا ہوگا ۔

وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ﴿۳۱﴾

مَسْکُوْبٍ ؛ بہایا ہوا ۔

ترجمہ :- اور وہاں آبشار بھی ہوں گے ۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾

ترجمہ :- اور میوے بھی بکثرت ہوں گے ۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

لَا مَقْطُوْعَةٍ ؛ وہ ختم نہ ہوں گے ۔ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ ؛ اور نہ اُن سے روک ٹوک ہوگی ۔

ترجمہ :- نہ ختم ہونے والے میوے جن پر کوئی روک ٹوک نہ ہوگی ۔

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

فُرُشٍ ؛ جمع فِرَاشٌ ، بچھونا ۔ مَرْفُوْعَةٍ ؛ بلند ۔

ترجمہ :- اور ان کے فرش ان کے بچھونے تختوں اور صوفوں پر ہوں گے ۔

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿۳۵﴾

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ ؛ ہم نے ان کو پیدا کیا ہے ۔ اِنْشَآءً ؛ خاص طور سے پیدا کرنا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو اپنی قدرتِ خاص سے پیدا کیا ہے ۔

فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ ؛ پھر ہم نے اُن کو بنایا ۔ پیدا کیا ۔ اَبْكَارًا ؛ جمع بِكْرٌ ۔ کنواری عورت ۔ دوشیزہ جس کی شادی نہ ہوئی ہو ۔ جس کو کسی مرد نے ہاتھ نہ لگایا ہو ۔

ترجمہ :- ہم نے ان حوروں کو دوشیزہ پیدا کیا ۔

عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

عُرُبًا ؛ جمع عَرُوْبَةٌ ۔ خاوند سے محبت کرنے والی ۔ اَتْرَاب جمع تِرْبٌ ؛ ہم سن ۔ سہیلی ۔

ترجمہ :- اپنے شوہروں کو چاہنے والی اور ہم سن ہوں گی ۔ سہیلیاں ہوں گی ۔

لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ع ۱ ۳۸ ۱۴

ترجمہ :- یہ سب چیزیں اصحب الیمین یعنی سیدھی جانب والوں کے لئے ہوں گی ۔

ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾

ثُلَّةٌ ؛ ایک جماعت ۔ ایک جرگہ ۔ ایک انبوہ کثیر ۔ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ ؛ پہلے لوگوں میں سے ۔ اگلے لوگوں میں سے ہوگا ۔

ترجمہ :- قدیم لوگوں میں سے ایک جماعتِ کثیر ہوگی ۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْـَٔاخِرِينَ ﴿۴۰﴾

ترجمہ :- اور بعد کے لوگوں میں سے ایک جماعتِ کثیر ہوگی ۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں جانب کے لوگ ۔ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؛ کس حال میں ہوں گے بائیں جانب کے لوگ وہ کیسے حال میں پڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بائیں جانب کے لوگ ۔ یہ بائیں جانب کے لوگ کس حال میں ہوں گے ۔

فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۟ۙ

فِیْ سَمُوْمٍ ؛ گرم زہریلی ہوا ۔ سَمٌّ ۔ زہر ۔ وَحَمِیْمٍ ؛ اور گرم پانی ۔ حُمّٰی ۔ بخار ۔ تپ ۔ مَحْمُوْم ۔ جس کو بخار آتا ہوں ۔ گرم ہوائیں چلتی ہوں گی ۔ سخت پیاس ہوگی ۔ اور پیاس بجھانے ٹھنڈا پانی تک نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- زہریلی گرم ہواؤں اور گرم پانی میں ہوں گے ۔

وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۟ۙ

وَظِلٍّ مِنْ ۔ یَحْمُوْمٍ ؛ سیاہ گرم دھواں ۔

ترجمہ :- اور سیاہ دھویں کے نیچے ہوں گے (سانس لینا دشوار ہوگا) ۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۟

لَابَارِدٍ ؛ یہ سایہ ٹھنڈا نہ ہوگا ۔ وَلَا کَرِیْمٍ ؛ اور نہ کوئی عزت وحرمت کی بات ہوگی ۔ نہ کسی قسم کی فرحت ہوگی ۔

ترجمہ :- نہ ٹھنڈا ہوگا نہ عزت وحرمت کا باعث ہوگا ۔

اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ ۟ۚۖ

اِنَّهُمْ کَانُوْا ؛ یہ لوگ تھے ۔ قَبْلَ ذٰلِکَ ؛ اس سے پہلے یعنی دنیا میں ۔ مُتْرَفِیْنَ ؛ آسودہ ۔ ناز پروردہ ۔

ترجمہ :- اس سے پہلے وہ آسودگی کے غرہ میں تھے ان کو اپنی خوش حالی پر ناز تھا ۔

وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۟ۚ

وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ ؛ اور وہ ہٹ کرتے تھے ۔ اصرار کرتے تھے ۔ بڑے ضدی تھے ۔ اڑے ہوئے تھے ۔ حِنْثِ ؛ گناہ ، خلاف قسم کرنا ۔ جھوٹی قسمیں کھانا ۔ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ؛ یعنی بڑے گناہ یعنی شرک وکفر پر ۔

ترجمہ :- ان کو بڑے گناہ (یعنی شرک وکفر) پر بڑا اصرار تھا (بہت جمے ہوئے تھے) ۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ٥ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ؛ اور قیامت کے متعلق یہ کہا کرتے تھے ۔ اَئِذَامِتْنَا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے ۔ مَاتَ يَمُوْتُ ؛ سے مُتْنَا ۔ مَاتَ يَمَاتُ وَيَمِيْتُ مَوْتًا سے مِتْنَا ۔ وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ؛ کیا جب ہم مرکر خاک ہوجائیں اور ہڈیاں رہ جائیں گی ۔ تُرَابٌ ۔ مٹی ۔ عِظَامٌ جمع عَظْمٌ ؛ ہڈی ۔ تو کیا ایسی حالت میں بھی ۔ ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ کیا ہم اُٹھائے جائیں گے ، اُٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی تو پھر بھی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے ۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اَوَ ابَـآؤُ نَا ؛ کیا ہمارے باپ دادا بھی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ان پر سینکڑوں ہزاروں برس گزر چکے ہوں گے ۔ الْاَوَّلُوْنَ ؛ گزشتہ ، اگلے ، پہلے ۔

ترجمہ :- کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جائیں گے) ۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم جواب دو ۔ تم کہو ۔ ہاں ہاں ! اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؛ بے شک اگلے پچھلے سب ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو بے شک اگلے اور پچھلے ۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ٥ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾

لَمَجْمُوْعُوْنَ ؛ سب جمع کئے جائیں گے ۔ مِيْقَاتِ ؛ وقتِ مقررہ ۔ اِلٰى مِيْقَاتِ ؛ تاریخِ مقررہ پر ۔ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ روزِ قیامت ۔ معلوم دن ۔

ترجمہ :- بے شک جمع کئے جائیں گے روزِ قیامت کے مقررہ وقت ۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ ؛ پھر بے شک تم ۔ اَيُّهَا الضَّآ لُّوْنَ ؛ اے گمراہو ۔ اے ضلالت مآبو ۔ الْمُكَذِّبُوْنَ ؛ اے جھٹلانے والو ۔ اے پیغمبر اور قیامت کی تکذیب کرنے والو ۔

ترجمہ:- پھر تم اے گمراہو! (پیغمبر و قیامت کی) تکذیب کرنے والو!

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

لَا کِلُوْنَ ؛ یقیناً کھاؤ گے ۔ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ؛ سینڈ کا درخت ۔ تھوہر ۔ ناگ پھنی ۔

ترجمہ:- یقیناً تم کو (دوزخ میں) سینڈ کے درخت کو کھانا پڑے گا (جو تن میں آگ لگا دے گا)۔

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾

مَـلَاَ ؛ بھرا ۔ فَمَالِـُٔوْنَ ؛ پھر بھرنے والے ہوں گے ۔ مِنْهَا ؛ اس سے ۔ سینڈ کے درخت سے ۔ اَلْبُطُوْنَ ؛ پیٹوں کو ۔

ترجمہ:- پھر اسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا ۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ ؛ پھر اس پر پینا پڑے گا ۔ مِنَ الْحَمِيْمِ ؛ گرم ۔ جلتا ۔ کھولتا پانی ۔

ترجمہ:- پھر اُس کے اوپر گرم پانی پینا پڑے گا ۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾

فَشَارِبُوْنَ ؛ پھر پینا پڑے گا ۔ شُرْبَ الْهِيْمِ ؛ پیاسے اونٹوں کا پینا ۔ هَـامَ يَهِيْـمُ ۔ هِيَامًا ۔ پیاسا ہونا ۔ هَيْـمَان ۔ عَطْشَانْ ۔ پیاسا ۔ هِيْمٌ ۔ جمع اَهْيَمْ وَهَيمـآءَ ۔ پیاسا اونٹ ۔ پیاسی اونٹنی ۔

ترجمہ:- پھر اس (گرم پانی) کو ایسا غٹار کر (غٹ غٹا کر) پینا پڑے گا جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں ۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

هٰذَا نُزُلُهُمْ ؛ یہ ان کی مہمانی ہوگی ۔ ضیافت ہوگی ۔ يَوْمَ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا ، قیامت کے دن ۔

ترجمہ:- قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی ۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

نَـحْنُ خَلَقْنٰـكُمْ ؛ تم تو تسلیم کرتے ہو کہ ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا ، تو دوبارہ پیدا کرنے کو ۔ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ؛ کیوں نہیں مانتے ۔ سچ جانتے ، تصدیق کرتے ؟ کیا دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے کچھ مشکل ہوا کرتا ہے ؟

ترجمہ :- ہم ہی نے تم کو پیدا کیا تو پھر کیوں نہیں تصدیق کرتے ۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝

اَفَرَءَ یْتُمْ ؛ کیا تم دیکھتے ہو ۔ ذرا غور سے دیکھو ۔ مَا تُمْنُوْنَ ؛ اس قطرے کو جسے تم ٹپکاتے ہو، منی کا قطرہ ۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو جو نطفہ کہ تم ٹپکاتے ہو ۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

ءَ اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ ؛ کیا اس نطفہ کو تم پیدا کرتے ہو، تم اس کے خالق ہو؟ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ ؛ یا ہم خالق اور پیدا کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم اس (نطفہ) کو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝

نَحْنُ قَدَّرْنَا ؛ ہم نے مقدر کیا ہے، ٹھیرایا ہے، مقرر کیا ہے ۔ بَیْنَکُمُ الْمَوْتَ ؛ تمہارے درمیان موت کو ۔ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ؛ اب ہم بھی پیچھے نہ رہیں ۔ سابق ؛ پہلا، مسبوق ؛ پچھلا ۔ ہم عاجز نہیں ۔ ہم نہ ہاریں گے ۔

ترجمہ :- ہم نے تم میں موت کو ٹھہرا دیا ہے اور ہم ہرگز پیچھے نہ رہیں گے، نہ ہاریں گے ۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ ؛ کہ ہم بدل دیں ۔ اَمْثَالَکُمْ ؛ تمہاری جسمانی شکلوں کو ۔ تم دنیا میں تھے تو اس کے لائق شکل دی تھی ۔ مرجاؤ گے تو اس عالم کے لائق شکل دی جائے گی ۔ دنیا میں دنیا کے لائق شکل ۔ خواب میں خواب کے لائق شکل ۔ خیال میں اس کے لائق اور قیامت میں اس کے لائق ۔ وَنُنْشِئَکُمْ ؛ اور ہم تم کو پیدا کردیں ۔ کھڑا کردیں ۔ ایسی صورت میں بنا دیں ۔ فِی مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ کہ تم نہیں جانتے ۔ تم کو اس کا کچھ علم نہیں ۔

ترجمہ :- کہ بدل دیں تمہاری شکلوں کو اور پھر پیدا کریں، ایک ایسی شکل وصورت میں جس کو تم جانتے بھی نہیں ۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ ؛ اور تم کو معلوم ہے، تم جانتے ہو۔ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی ؛ پہلی پیدائش۔ پہلی آفرینش۔ فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ پھر کیوں نہیں اس کا خیال کرتے، عبرت نہیں پکڑتے، سوچتے سمجھتے۔

ترجمہ:- اور تم کو پہلی پیدائش اور آفرینش کا تو علم ہے پھر (دوبارہ پیدا کرنے کو) کیوں نہیں خیال کرتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾

اَفَرَءَيْتُمْ ؛ بھلا دیکھوتو۔ مَاتَحْرُثُوْنَ ؛ جو تم بوتے ہو۔ حَرْثٌ۔ کھیتی۔

ترجمہ:- بھلا دیکھوتو جو تم کھیتی باڑی کرتے ہو (تخم وغیرہ بوتے ہو)۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾

ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ ؛ کیا تم اس کو بوتے ہو، اس کی زراعت، اس کی کھیتی کرتے ہو۔ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ؛ کیا ہم ہیں اُگانے والے۔ زراعت کرنے والے۔ زراعت میں کامیاب بنانے والے۔

ترجمہ:- تم اس کو اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾

لَوْنَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہیں۔ لَجَعَلْنٰهُ ؛ تو ہم کردیں اُس کو۔ حُطٰمًا ؛ سکھا کر چورا چورا۔ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ؛ پھر تم ہو جاؤ باتیں بناتے۔

ترجمہ:- اگر ہم چاہیں تو اسے سکھا کر چورا چورا کردیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

ترجمہ:- (اور یہ کہو) ہم تو گھاٹے میں رہ گئے۔ (ہم تو تاوان ونقصان میں آگئے)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾

ترجمہ:- نہیں بلکہ ہم بے نصیب اور محروم رہ گئے (ہمارا نصیب پھوٹ گیا)۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ ؛ بھلا دیکھوتو پانی۔ اَلَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ؛ جو تم پیتے ہو۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو (ذرا بتاؤ تو سہی) یہ پانی جو تم پیتے ہو۔

ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۞

ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ ؛ کیا تم نے اس کو اُتارا۔ نازل کیا۔ برسایا۔ مِنَ الْمُزْنِ ؛ اَبر سے، بادل سے۔ کیا تم برساتے ہو۔ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ؛ یا ہم نازل کرتے ہیں، اُتارتے ہیں، برساتے ہیں۔

ترجمہ :- کیا بادل سے تم پانی برساتے ہو یا ہم؟

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۞

لَوْنَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہیں۔ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا ؛ تو اس پانی کو تلخ اور کھارا بنا دیں۔ فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ ؛ پھر کیوں تم شکر ادا نہیں کرتے۔ ہمارا حق مانتے، ہماری قدر کرتے؟

ترجمہ :- اگر ہم چاہیں تو پانی کو تلخ اور کڑوا بنادیں۔ پھر تم کیوں شکریہ نہیں ادا کرتے (احسان نہیں مانتے)؟

أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۞

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ ؛ بھلا دیکھو تو سہی یہ آگ۔ اَلَّتِیْ تُوْرُوْنَ ؛ جس کو تم سلگاتے ہو۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو یہ آگ جو تم سلگاتے ہو۔

ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۞

ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ ؛ کیا تم نے پیدا کیا۔ شَجَرَتَهَا ؛ اس کے درخت کو، اس کے شجر کو۔ عموماً لکڑیوں ہی سے آگ روشن کی جاتی ہے یا جیسا کہ مشہور ہے چنار کے درخت سے یا بانس کے جنگل میں آپس کی رگڑ سے آگ مشتعل ہوجاتی ہے۔ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ؛ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

ترجمہ :- کیا تم نے پیدا کیا اس کا درخت یا ہم اس کو پیدا کرنے والے ہیں۔

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۞

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً ؛ ہم نے اس آگ کو جہنم کی آگ کی ایک یاددہانی بنادیا ہے۔ وَمَتَاعًا ؛ اور فائدہ، استعمال کی چیز، تمتع حاصل کرنا، مفید چیز۔ لِلْمُقْوِيْنَ ؛ ضرورت مندوں کے لئے۔ اَقْوٰی۔ يُقْوِیْ اِقْوَاءً [اِفْتَقَرَ۔ محتاج ہوا۔ سلبِ ماخذ کے لئے ہے۔ بے قوت اور محتاج ہونا] مُقْوِيْنَ ؛ ضرورت مند لوگ۔

ترجمہ :- ہم نے آگ کو (دوزخ کی) یاد دہانی اور حاجت مندوں کے لئے مفید بنایا ۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ ع ٢ ٦ ١٥ آیات

فَسَبِّحْ ؛ پھر تم تسبیح و تقدیس کرو ۔ پاکی بیان کرو ۔ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ؛ تمہارے عظیم الشان رب کے نام کی ۔ تم ان خانہ خرابوں کو چھوڑو اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر!) اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کرتے رہو ۔

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾

فَلَآ ؛ پھر نہیں جی ۔ اُقْسِمُ ؛ میں قسم کھاتا ہوں ۔ یہ بات ایسی بدیہی ہے کہ مجھے قسم کھانے کی ضرورت نہیں ۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ؛ ستاروں کے ڈوبنے کی ۔ ان کے غروب کے وقت کی ۔ دیکھو! ستارے ڈوبتے ہیں تو تاریکی آجاتی ہے علم و ہنر کے تمام راستہ بند ہو جاتے ہیں ۔ دل میں نور ایمان نہ رہے تو ہدایت کیونکر ہوگی ۔ قرآن کیونکر سمجھ میں آئے گا ۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ۔ میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کے وقت کی ۔

(اس کے ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ستارے ڈوبتے ہیں تو تاریکی آجاتی ہے اور یہ روز مرہ کا مشاہدہ ہے اس کے لئے قسم کھانے کی ضرورت ہی نہیں) ۔

وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

وَاِنَّـهٗ لَقَسَمٌ ؛ بے شک یہ قسم ہے ۔ لَوْتَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ؛ اگر تم غور کرو، سمجھو تو یہ ایک بڑی قسم ہے ۔ نورِ ایمان کا باقی نہ رہنا، ہدایت کے راستوں کا بند ہوجانا ۔ اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہوگی، کیا دلیل ہوگی گمراہی پر ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ ایک قسم ہے ۔ اگر سمجھو اور غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے ۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

اِنَّـهٗ لَقُرْاٰنٌ ؛ یہ تو قرآن ہے ۔ کَرِیْمٌ ؛ قدر و قیمت والا اور باعزت و حرمت ۔

ترجمہ :- یہ تو قرآنِ کریم ہے ۔

فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾

ترجمہ :- ایک پوشیدہ کتاب میں (لوحِ محفوظ میں ۔ ایمانداروں میں، حافظوں کے سینوں میں اور زبانوں پر) ۔

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

لَا يَمَسُّهٗ ؛ اس کو ہاتھ نہیں لگاتے ۔ چھوتے نہیں ۔ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؛ بجز پاک لوگوں کے ۔

ترجمہ :- اس کو ہاتھ نہیں لگاتے بجز پاک لوگوں کے ۔

صاحبو! اس آیت کی تفسیر میں لوگ مختلف الرائے ہیں ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن خدا کی صفت ہے اس کا کلام ہے ۔ خدا بھی قدیم ہے اور اس کا کلام یعنی قرآن بھی قدیم ہے ۔ وہ صوت یعنی آواز اور مخارج سے نکلنے سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ بعض دانشمندوں کا خیال ہے کہ جیسے جیسے وہ تنزل کرے گا اس عالم سے مرتبط ہوگا اسی کے لائق صورتیں لے گا ۔ وہ عالم صوت میں پہنچے گا تو ق ۔ ر ۔ ا ۔ ن سے بنے گا ۔ جبرئیل سدرۃ المنتھٰی پر تھے تو اپنی شان کے ساتھ تھے ۔ جب اس عالم میں اُترے تو اعرابی اور دحیہؑ کلبی کی صورت لے لی ۔ علمِ الٰہی میں قرآن ہے ، لوحِ محفوظ میں قرآن ہے ، حافظوں کے دل میں قرآن ہے ، ہماری زبان پر قرآن ہے ہماری اس کتاب میں قرآن ہے ۔ کیا دحیہؑ کلبی کی شکل میں جبرئیل کے آنے سے جبرئیل کو داڑھی موچھ لگ جائے گی ۔ ان کو داڑھی موچھ لگ جائے تب بھی جبرئیل جبرئیل ہی رہیں گے ۔ حدوث ظہور کی وجہ سے ظہور کے حادث ہونے سے کیا قرآن حادث ہوسکتا ہے ۔ جاہلوں نے امام احمد اور دوسرے ائمہ کو اس بات پر مجبور کیا تھا کہ وہ قرآن کو حادث کہیں مگر ان بزرگوں نے تکلیفیں اُٹھائیں ، مصیبتیں جھیلیں مگر قرآن کے حدوث کے قائل نہ ہوئے ۔ اس آیت کے معنٰی بعض لوگ یہ بتاتے ہیں کہ بجز فرشتوں کے کوئی قرآن کو ہاتھ نہیں لگانے پاتا ۔ کیا یہ دعویٰ کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ انھوں نے نہ کبھی قرآن پڑھا نہ اس کو ہاتھ لگایا ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاک لوگ یعنی ایماندار ہی اس سے متاثر ہوتے ہیں ۔ اس کو لیتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان لوگ قرآن کو بے وضو ہاتھ نہیں لگاتے ۔ بعض کا خیال ہے کہ قرآن کے حروف کو بے وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہئیے ۔ بعض کہتے ہیں سیاہی ، اوراق ، سب قرآن ہے اور قرآن کے کسی حصہ کو بے طہارت ہاتھ نہیں لگاسکتے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تفسیر کو ہاتھ لگاسکتے ہیں کیونکہ تفسیر کا حصہ زیادہ ہوتا ہے نفسِ قرآن سے ، بعض کہتے ہیں کہ قرآن اگر جز دان میں ہو تو ہاتھ لگا سکتے ہیں کیونکہ جز دان قرآن سے الگ ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس صندوق کو بے وضو ہاتھ نہیں لگاسکتے جس میں قرآن ہے ۔ اپنا اپنا خیال ہے ۔ اپنا اپنا ادب ہے ۔ قرآن کا جتنا ادب کرو بہتر ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب مشکلات پیدا کرنا ہے ۔ حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے سے پیشتر ان کے ہاتھ میں قرآن دیا گیا اور وہ اس کو پڑھ کر مسلمان ہوگئے ۔ اس کا جواب بعض لوگ یہ دیتے ہیں کہ یہ آیت اسلامِ عمرؓ کے بعد نازل ہوئی ۔ بہرحال پاک دل ، پاک زبان ، پاک ہاتھ سے قرآن کو لینا چاہئیے خلوصِ نیت سے باتجوید اور باوضو قرآن کو چھونا ہر لحاظ سے مناسب ہے ۔

اس آیت کے مختلف معانی ۔ پاک دل، پاک زبان، پاک ہاتھ سے قرآن کو لینا چاہئے

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

ترجمہ :- رب العالمین کی طرف سے اُتارا اور بھیجا ہوا ہے ۔ نازل ہوا ہے ۔

أَفَبِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿۸۱﴾

دَهَنَ يَدْهَنُ دَهْنًا ؛ نَافَقَهُ ؛ منافقی کی ۔ وَدَهَنَ الرَّجُلَ ؛ خَدَعَهُ وَخَتَلَهُ وَلَا يَنَهُ ؛ مکر کرنا ۔ دھوکہ دینا ۔

ترجمہ :- کیا تم اس کلام سے ان باتوں سے منافقی کرتے ہو (اور چکنی چپڑی باتیں کر کے دھوکہ دیتے ہو ۔ یا کلامِ الٰہی سے انکار کرتے ہو) ۔

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿۸۲﴾

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ ؛ اور تم اپنا رزق اور روزی کماتے ہو ۔ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ؛ کہ تم پیغمبر کی اور اسلام کی تکذیب کرتے ہو ۔ اسلام کی تکذیب کو اپنا ذریعۂ رزق بناتے ہو ۔

ترجمہ :- اور (اسلام کی) تکذیب کو اپنا ذریعۂ رزق بناتے ہو ۔

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿۸۳﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں تکذیب کرتے ۔ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ؛ جب روح حلقوم میں پہنچ جائے گی ۔ خراٹا لگ جائے گا ۔ جان حلق میں پہنچ جائے گی ۔

ترجمہ :- پھر کیوں نہیں جب جان حلق میں آ پہنچے ۔

وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿۸۴﴾

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ ؛ اور تم اس وقت ۔ تَنْظُرُوْنَ ؛ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاؤ گے ، ٹکر ٹکر پڑے دیکھا کرو گے ۔

ترجمہ :- اور تم اس وقت دیکھتے کے دیکھتے رہ جاؤ گے ۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿۸۵﴾

وَنَحْنُ اَقْرَبُ ؛ اور ہم قریب تر ہیں زیادہ نزدیک ہیں ۔ اِلَيْهِ ؛ اس سے ۔ مِنْكُمْ ؛ بہ نسبت موت کے تم سے یعنی موت تو دور ہے اور ہم نزدیک ہیں ۔ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ؛ مگر تم دیکھتے نہیں ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم بہ نسبت موت کے تم سے زیادہ قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں ۔

فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿۸۶﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو فی الواقع ۔ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ؛ کسی کے تحتِ حکم نہیں ۔

ترجمہ :- پھر کیوں نہیں ! اگر تم اپنے آپ کو کسی کے تحتِ حکم نہیں سمجھتے ۔ (اور خود کو آزاد خود مختار سمجھتے ہو) ۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

تَرْجِعُوْا نَھَا ؛ واپس لاتے جاتی جان کو یعنی جب موت حلق میں آجائے اور خراٹا لگ جائے تو ذرا جان کو واپس تو لاؤ ۔

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (پھر کیوں نہیں) جان کو واپس لاتے اگر تم سچے ہو (آزاد ہو، خود مختار ہو) ۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

ترجمہ :- پھر اگر جو ہو خدا کے مقربوں میں سے ، اس کے درباریوں میں سے ۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

فَرَوْحٌ ؛ پھر اس کے حصہ میں راحت ہے ۔ وَرَیْحَانٌ ؛ اور پھول ہیں ۔ وَجَنَّتُ نَعِیْمٍ ؛ اور نعمتوں کا باغ ۔

ترجمہ :- تو اس کے لئے ہے راحت ، پھول اور نعمتوں کا باغ ۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

ترجمہ :- اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہو ۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾

ترجمہ :- (تو اس شخص سے کہا جائے گا) تجھ پر سلام ہو اے داہنے ہاتھ والے ۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾

وَاَمَّآ اِنْ کَانَ ؛ پھر اگر وہ ہوگا ۔ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ؛ تکذیب کرنے والے ، جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ منکر و گمراہ ہوگا ۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۹۳﴾

ترجمہ :- پھر اس کی مہمانی ہوگی گرم پانی سے ۔

وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿۹۴﴾

ترجمہ :- اور دوزخ میں جلنے سے ۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۹۵﴾

ترجمہ :- بے شک یہ سب حق الیقین ہے ، برحق ہے ۔

ع ۳ ۲۲ ۱۶ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۹۶﴾

ترجمہ :- (تم ان بدبختوں کا خیال چھوڑو) اور اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح (وتقدیس) کرو ۔

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ الحدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں انتیس (۲۹) آیتیں اور چار رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱﴾

سَبَّحَ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی پاکیزگی اور اس کے بے عیب ہونے کو ظاہر کرتی ہے ، اس کی تسبیح کرتی ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔ وہ زبردست بھی ہے اور دانا بھی ۔

ترجمہ :- اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲﴾

لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اُسی کی آسمانوں اور زمین میں مملکت ہے ، سلطنت ہے ، حکومت ہے ۔ سارے

منڈان میں اسی کا راج ہے۔ یُحْیِ وَیُمِیْتُ ؛ وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، حیات وممات اسی کے اختیار میں ہے۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرسکتا ہے۔

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین میں اسی کی سلطنت ہے جلاتا بھی وہی ہے مارتا بھی وہی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ؛ پہلے بھی وہی تھا اور بعد بھی وہی رہے گا۔ دو عدم کے درمیان سارا جہان ہے جس کا وجود بالعرض ہے اس کا ہونا بھی کیا ہونا ہے۔ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت اور اس کے صفات ظاہر ہیں۔ اس کی قدرت ناقابلِ انکار ہے۔ اس کی ذات، اس کی حقیقت، اس کی کنہہ پوشیدہ ہے باطن ہے۔ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اس کو ہر شئے کا خوب علم ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ:- اوّل بھی وہی آخر بھی وہی، ظاہر بھی وہی باطن بھی وہی، اس کو ہر شئے کا خوب علم ہے (وہ ہر شئے سے واقف ہے)۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ وہی ہے جس نے پیدا کیا، خلق کیا، آسمانوں اور زمین کو۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ چھ دن میں، ایک ہفتہ کے اندر۔ تھوڑی سی مدت میں۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھر وہ عرش سلطنت پر قائم ہوگیا۔ پھر تمام عالم میں نظامِ حکومت قائم ہوگیا۔ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ ؛ وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے مثلاً بارش اور مُردے۔ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا ؛ اور جو چیز زمین سے نکلتی ہے مثلاً نباتات وغیرہ۔ وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ ؛ اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے مثلاً بارش، حرارت، ستاروں کی روشنی۔ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؛ اور چیز آسمان میں چڑھتی ہے مثلاً نیک اعمال۔ وَھُوَ مَعَکُمْ ؛ اور خدا تو تمہارے ساتھ ہے۔ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ؛ جہاں کہیں تم رہو۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؛ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ سب اس کے زیرِ نظر ہے۔ ان کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ:- وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں (اور تھوڑی مدت میں) پیدا کیا پھر عرشِ حکومت پر

قائم ہوگیا (وہ خوب جانتا ہے) اس کو پورا پورا علم ہے اس کا کہ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے جو اس میں چڑھتا ہے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں رہو، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے، ان کو دیکھتا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

لَـهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی۔ وہ بادشاہِ زمین و آسمان ہے۔ وَاِلَى اللّٰـهِ تُـرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف ہے بازگشت سب کاموں کی۔ تمام کاموں کا دار و مدار خدا ہی پر ہے۔ اسی کی طرف سب کو واپس جانا ہے۔

ترجمہ:- خدا ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور خدا ہی کی طرف ہے تمام کاموں کا مرجع۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

يُوْلِجُ الَّيْلَ ؛ وہ رات کو گھٹا کر داخل کردیتا ہے۔ فِي النَّهَارِ ؛ دن میں۔ اور دن بڑا ہوجاتا ہے۔ وَيُوْلِـجُ النَّهَارَ فِـي الَّيْلِ ؛ اور دن کو گھٹا کر داخل کردیتا ہے رات میں، اور رات بڑی ہوجاتی ہے۔ وَهُـوَ عَـلِيْـمٌ ؛ اور وہ خوب جانتا ہے۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں کے خیالات کو، دل کی باتوں کو۔

ترجمہ:- وہ رات کو داخل کردیتا ہے دن میں اور دن کو داخل کردیتا ہے رات میں، اور سینوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

اٰمِنُوْا بِـاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وَاَنْـفِقُوْا ؛ اور صَرف کرو۔ خرچ کرو، دو۔ مِمَّا۔ اس مال سے۔ جَـعَـلَكُمْ ؛ کہ تم کو دیا ہے۔ مُسْتَـخْـلَفِيْنَ فِيْـهِ ؛ جانشین اور خلیفہ بنا کر اس میں، وہ زمین جس پر تم بستے ہو کِن کِن کے ہاتھوں میں رہی اور کِن کِن لوگوں نے اس کو اپنی مِلک سمجھا۔

نہ گھر تیرا نہ گھر میرا چڑیا رین بسیرا

فَـالَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا ؛ پھر جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور راہِ خدا میں دیا، خرچ کیا۔ لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ؛ اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔ دنیا میں بھی بدلہ ہے اور آخرت میں بھی۔ دہ در دنیا ہفتاد در آخرت۔

ترجمہ :- لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس میں سے جس کا تم کو خلیفہ بنایا ہے کچھ خرچ کرو۔
پھر جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (راہِ خدا میں) خرچ کیے ان کے لئے بڑا ہی اجر ہے۔

صاحبو! فطرت کا تقاضا ہے کہ اللہ پر ایمان لائے، خصوصاً جب کہ پیغمبر جو شانِ ہدایت ہے۔ تمہارے اس اقتضاء فطرت کی طرف تم کو متوجہ کر رہا ہے اور تم اپنے عارضی خیالات کے سامنے اپنی فطرت کے اقتضاء کو بھول جا رہے ہو۔
اے منافقو! تم منہ سے تو مسلمان ہونے پر اصرار کرتے ہو مگر عملی طور سے اس کے خلاف کرتے ہو۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اور تمہیں ہو کیا گیا کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ ؛ اور رسول تمہیں بُلاتا ہے۔ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ؛ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ ؛ حالانکہ پیغمبر نے تم سے عہد لیا ہے۔ تم سے اقرار اور میثاق لیا ہے۔ اقرارِ واثق لیا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، حالانکہ پیغمبر تمہیں بُلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور تم سے اقرارِ واثق اور عہد لیا ہے، اگر ہو تم ایماندار۔

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جو۔ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ ؛ اپنے بندہ پر، اپنے پیغمبر پر اُتارتا ہے۔ نازل کرتا ہے۔ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ روشن آیتیں۔ واضح نشانیاں۔ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ کہ تم کو ظلمتوں سے نور کی طرف، تاریکیوں سے روشنی کی طرف، جہل سے علم کی طرف نکالے۔ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ ؛ بے شک اللہ تم پر۔ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ شفیق و رحیم ہے۔ وہ تم پر بڑی رأفت و رحمت سے کام لیتا ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا۔

ترجمہ :- وہی ہے جو اپنے بندہ پر واضح نشانیاں نازل کرتا ہے کہ تم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکالے۔
یقیناً اللہ تم پر شفیق بھی ہے، رحیم بھی ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾

ع ۱۰/۱۷

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ خرچ نہیں کرتے ۔ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی میراث اور مِلک ۔ لَا يَسْتَوِي مِنكُمْ ؛ برابر نہیں تم میں سے ۔ مَنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ ؛ جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا ۔ وَقَاتَلَ ؛ اور جنگ کیا ۔ جہاد کیا ۔ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً ؛ یہ لوگ درجہ میں زیادہ بڑے ہیں ۔ مِنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا ہے ۔ وَقَاتَلُوا ؛ اور جہاد کیا ہے ۔ جنگ کی ہے ۔ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ؛ اور اللہ نے ہر ایک سے بہتر ثواب کا وعدہ کیا ہے ۔ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ؛ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہیں ہو کیا گیا کہ تم راہِ خدا میں کچھ دیتے دلاتے نہیں ، حالانکہ آسمانوں اور زمین کی مِلک اللہ ہی کی ہے ۔ جن لوگوں نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے صَرف کیا ہے اور جہاد کیا ہے وہ ہرگز مساوی نہیں ان لوگوں کے بڑے رتبے بڑے درجے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد صَرف بھی کیا اور جہاد بھی کیا ۔ اللہ نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اچھا وعدہ فرمایا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

صاحبو ! فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کی کامیابی پردۂ خفا میں تھی ۔ اور فتحِ مکہ کے بعد سب کو حضرتؐ کے برحق ہونے کا یقین آچکا تھا اور جوق در جوق لوگ مسلمان ہونے کے لئے آتے تھے ، پہلی اور پچھلی دونوں حالتیں برابر نہیں ہوسکتیں ۔ ایمان کا امتحان مشکلات سے ہوتا ہے ۔ فتحِ مکہ سے پہلے کے مسلمان قوی دل ، قوی ایمان ، قوی الاخلاص تھے ۔ بعد کے لوگ ان پہلے مسلمانوں کے ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ۔

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾

مَنْ ذَا الَّذِي ؛ کون شخص ہے جو ۔ يُقْرِضُ اللَّهَ ؛ اللہ کو قرض دے ۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اچھا قرض ، قرضۂ حسنہ جس میں سود نہ ہو ۔ مِنّت نہ لگے ۔ سخت تقاضا نہ ہو ۔ لوگوں کو قرض دینے کو خدائے تعالیٰ خود کو قرض دینا فرماتا ہے ۔ فَيُضَاعِفَهُ لَهُ ؛ پھر دو چند کردے گا اس قرض کو اس کے لئے یعنی دنیا ہی میں اس کو اس کے قرض دینے کی وجہ سے کئی چند دولت دے دے گا ۔ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ؛ اور آخرت میں اس کے لئے ہے بزرگ بدلہ ۔

ترجمہ :- کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر اللہ اس کے لئے اس کے قرض سے کئی چند کر دے گا اور
اس کے لئے ہے بزرگ بدلہ ۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمٰنِهِم بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ
جَنّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۲﴾

يَوْمَ ؛ اس دن کو یاد کرو ۔ اس کا خیال رکھو ۔ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ کہ تم مسلمان ، ایماندار مَردوں اور عورتوں کو دیکھو ۔ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ؛ کہ ان کا نور چلتا ہوگا ۔ ان کی روشنی دوڑتی ہوگی ۔ ان کا علم ، ان کا اعتقاد ان کی رہنمائی کرے گا ۔ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ یہ عربی کا محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں ۔ سامنے ۔ وَبِاَيْمَانِهِمْ ؛ اور ان کی سیدھی جانب ، بھلائی کو سامنے اور سیدھی جانب سے نسبت دی جاتی ہے اور پچھلی اور بائیں جانب کو بُرائی سے نسبت دی جاتی ہے ۔ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ ؛ بشارت ہے آج تم کو ۔ آج کا دن تم کو مبارک ، آج کا دن تم کو مبارک ہو ۔ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جنتیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ تم جنتوں میں ہمیشہ رہو گے ۔ تم کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہی بڑی کامیابی ہے ، یہ ہے مَن کی مُراد ملنا ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد رکھو جس دن تم مسلمان مَرد اور مسلمان عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے سامنے
اور سیدھی جانب سے دوڑتا ہوگا ۔ اس دن تم کو مبارک ہو ایسی جنتیں جن کے نیچے نیچے نہریں
بہتی ہیں جن میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے ۔ یہی ہے بڑی کامیابی ۔

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ
قِيلَ ارْجِعُوا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُۥ بَابٌۢ
بَاطِنُهُۥ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظٰهِرُهُۥ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

يَوْمَ يَقُوْلُ ؛ اس دن کو یاد رکھو جس دن کہیں گے ۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے ۔ اُنْظُرُوْنَا ؛ ذرا ہم پر نظر کرو ۔ ہم کو دیکھو ۔ نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ؛ ہم تمہارے نور سے لیں ۔ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ ؛ اُن سے کہا جائے گا ، اُنھیں جواب دیا جائے گا ۔ تم ، پیچھے کو واپس پلٹو ۔ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؛ وہاں جاکر نور ڈھونڈو یعنی نورِ علم حاصل کرنے کی جگہ دنیا تھی ۔ دنیا میں تو تم نے علمِ صحیح حاصل کیا اور نہ اعتقادِ دُرست ۔ اب تم ہم سے

نور حاصل نہیں کر سکتے ۔ اب اگر نورِ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جاؤ ۔ دنیا کو واپس ہو جاؤ ۔ جو دنیا میں اندھا سو آخرت میں اندھا ۔ دنیا میں علم نہ تھا تو آخرت میں کچھ انکشاف نہ ہوگا ۔ الدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ دنیا کھیتی ہے آخرت کی ، جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ۔ فَضُرِبَ بَیْنَھُمْ بِسُوْرٍ ؛ پھر منافقوں اور ایمانداروں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ۔ لَہٗ بَابٌ ؛ اس دیوار کا ایک دروازہ بھی ہوگا ۔ بَاطِنُہٗ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ ؛ دیوار کا اندرون اس میں رحمت ہے یعنی جنتیوں کی طرف کا حصہ ۔ وَظَاھِرُہٗ مِنْ قِبَلِہِ الْعَذَابُ ؛ اور اس کے باہر یعنی دوزخیوں کی طرف اس جانب عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اُس دن کا خیال رکھو جس دن منافق مَرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ! ذرا ہماری طرف نظر کرو کہ ہم تم سے کچھ نور حاصل کریں ۔ ان کو جواب دیا جائے گا : جاؤ پیچھے کو واپس ہو جاؤ (یعنی دنیا کو) پھر (وہاں جاکر) نور ڈھونڈو ، پھر اس کے بعد مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا ۔ اندر کی طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب !

یُنَادُوْنَھُمْ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

یُنَادُوْنَھُمْ ؛ منافق پکار اُٹھیں گے ، چلائیں گے ، ان کو نِدا دیں گے ۔ ایمانداروں کو پکاریں گے ۔ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ؛ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۔ قَالُوْا بَلٰی ؛ مسلمان کہیں گے ! کیوں نہیں بے شک تم ہمارے ساتھ تھے ۔ وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ ؛ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈال دیا تھا ۔ گرفتارِ بلا کرلیا تھا ۔ گمراہی میں پھنسا رکھا تھا ۔ وَتَرَبَّصْتُمْ ؛ اور تم تاک میں تھے ، موقع کے منتظر تھے ، راہ دیکھتے تھے ۔ وَارْتَبْتُمْ ؛ اور مبتلائے ریب و شک تھے ، ہمیشہ تمہارے دل میں کھٹک تھی ، خلش تھی ۔ یقین تمہارے پاس تک نہ پھٹکا ۔ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ ؛ اور تمہاری آرزوؤں نے تمہیں دھوکہ میں ڈال دیا ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ ۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ ؛ حکمِ خدا آ گیا ۔ وَغَرَّکُمْ ؛ اور تم کو دھوکہ دیا ۔ بِاللّٰہِ ؛ خدا کے متعلق غلط خیال رکھ کر ۔ اَلْغَرُوْرُ ؛ بڑا دھوکہ باز ، شیطان ، مکّار ، فریب کار ، دغا باز ۔

ترجمہ :- منافق ، مسلمانوں کو پکاریں گے (پکار کر کہیں گے) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ (مسلمان) کہیں گے ۔ کیوں نہیں ! مگر تم نے اپنے آپ کو مبتلائے فتنہ و فساد کرلیا تھا ۔ اور تم ہمیشہ تاک میں تھے (منتظر تھے) اور ہمیشہ تمہارے دل میں خلش اور شک رہا ۔ تمہاری (بیہودہ) آرزوؤں نے تمہیں دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ حکمِ خدا آ گیا اور اللہ کے متعلق بڑے دھوکہ باز نے دھوکا دیا ۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﮕ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ ؛ تو آج تم سے نہ لیا جائے گا ۔ فِدْيَةٌ ؛ کوئی معاوضہ، کوئی فدیہ، کوئی بدلہ، تن چھڑائی ۔ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور نہ کافروں سے، منکروں سے ۔ یعنی اے منافقو! نہ تم کو نہ کافروں کو کچھ لے دے کر چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ قیامت میں سب مفلس ہوں گے ۔ خدا کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے ۔ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؛ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؛ دوزخ ہی تمہاری رفیق ہے ۔ والی ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور کیا ہی بُرا انجام ہے ۔ کیا بُرا ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کٹے کافروں سے ۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دوزخ تمہاری رفیق ہے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا اور انجام ہے ۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﮖ

اَلَمْ يَاْنِ ؛ کیا وقت نہیں آیا؟ اَنَ ۔ يَئِيْنُ ۔ اَيْنًا ۔ وقت کا آنا ۔ اٰنٌ ؛ وقت ۔ اَلْاٰنَ ؛ اس وقت ۔ اَوَان ۔ وقت ۔ اٰنَاء جمع ہے ۔ اٰنَآءَ الَّيْلِ ؛ رات کے گھنٹے ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ ایمان والوں کے لئے ۔ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ ؛ کہ اُن کے دل گڑگڑائیں ۔ گداز پیدا ہو ۔ نرمی پیدا ہو ۔ لِذِكْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کی یاد کی وجہ سے، پند و نصیحت کی وجہ سے ۔ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ؛ اور اس قرآن کی وجہ سے جو خدا کی طرف سے اُترا ہے ۔ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اور نہ ہو جائیں اہلِ کتاب کے جیسے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ ؛ اور ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا ۔ پھر گزری ان پر لمبی مدت ۔ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ پھر ان کے دل سخت ہوگئے ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں، بے حکم ہیں، بدکار ہیں ۔ کافر ہیں ۔

ترجمہ :- کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ یادِ خدا کے لئے اور اس (قرآن) کے لئے جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ ان کے دل گداز ہوں ۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان پر ایک زمانہ دراز گزر چکا ۔ پھر ان کے دل (پتھر کی طرح) سخت ہوگئے اور ان میں سے بہت سے فاسق و بدکار ہیں ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۷

اِعْلَمُوْا ؛ جان رکھو ۔ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ ؛ کہ اللہ زمین کو زندہ کردیتا ہے، اس میں جان ڈال دیتا ہے، تروتازہ کردیتا ہے ۔ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ اس کے مرنے ، خشک ہوجانے اور افتادہ ہوجانے کے بعد ۔ وہ بنجر زمین میں ، افتادہ زمین میں سرسبزی و شادابی پیدا کردیتا ہے ۔ قَدْبَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم تمہارے لئے صاف صاف نشانیاں ، نظائر بیان کردیئے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم سمجھو بوجھو ۔

ترجمہ :- یہ بات جان لو کہ اللہ زمین کو اُس کے افتادہ ہوجانے کے بعد جان بخشتا اور تروتازہ بنادیتا ہے ہم نے اس کے نظائر بیان کردیئے کہ تم سمجھو بوجھو ۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۸

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ ؛ بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں ، خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں ۔ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اور جو لوگ نیک طریقہ سے اللہ کو قرض دیتے ہیں ۔ یعنی اللہ کے بندوں کو قرض دیتے ہیں ۔ حاجت مندوں کی مدد کرتے ہیں ۔ قَرْض ۔ کاٹا ۔ مِقْرَاض ۔ قینچی ۔ قَرْض ۔ مال کا ایک حصّہ جو حاجت مندوں کو اُدھار دیا جاتا ہے ۔ يُضٰعَفُ لَهُمْ ؛ ان کو دونا اور دو چند دیا جائے گا ۔ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے ثواب باکرامت ہے ۔

ترجمہ :- بے شک خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور جو لوگ اللہ کو قرضہ حسنہ دیتے ہیں ان کو دو چند دے گا اور ان کے لئے باعزت اَجر ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
ع ۲ ۱۸ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۹

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ ؛ وہی ہیں صدیق اور شہید ۔ وہی ہیں راست گو اور راست گوئی کی تصدیق کرنے والے ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اُن کے خدا کے پاس ۔ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؛ ان کے لئے ان کا اجر بھی ہے اور ان کا نور بھی ۔ علم ہے اور انکشاف ہے ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور جو کفر کرتے ہیں اور ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتے ہیں ، ان کو جھٹلاتے ہیں اور نہیں مانتے ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ؛ یہی لوگ ہیں دوزخی ، جہنم میں رہنے والے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں وہی خدا کے پاس صدیق اور شہید ہیں راست گو ہیں اور راستی کی تصدیق کرتے ہیں ۔ ان کے لئے ان کا ثواب بھی ہے اور ان کا نور بھی ۔ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں ان کو جھٹلاتے ہیں وہی دوزخ کے رہنے والے ہیں ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ⑳

اِعْلَمُوْا ؛ جان رکھو ۔ اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ کہ دنیوی زندگی صرف ۔ لَعِبٌ ۔ کھیل ہے ۔ وَلَهْوٌ ؛ اور تماشہ ہے، محض لہو ولعب ہے ۔ وَزِيْنَةٌ ؛ اور ظاہری زینت اور طمطراق ہے ۔ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ ؛ اور ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے ۔ بڑائی ہے ۔ وَتَكَاثُرٌ ؛ اور کثرت میں مقابلہ کرنا ہے ۔ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؛ مال اور اولاد میں ۔ دنیا کی مثال ایسی ہے كَمَثَلِ غَيْثٍ؛ جیسے بارش ۔ مینہ، اصل میں غَيْوثٌ تھا، جو بارش سخت قحط اور خشکی کے بعد ہوتی ہے اس کو غیث کہتے ہیں ۔ غَوْث ۔ فریاد رس ۔ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ ؛ تعجب میں ڈال دیا کسان کو، کاشتکار کو، زراعت کرنے والے کو ۔ كَفَرَ ؛ ڈھانکا ۔ كَافِرٌ ؛ ڈھانکنے والا ۔ چھپانے والا ۔ حق پوش ۔ مزارع کیونکہ وہ بیج ڈال کر مٹی سے ڈھنک دیتا ہے ۔ نَبَاتُهٗ ؛ اُس کا اُگنا ۔ یعنی کھیتی کو سرسبز دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۔ ثُمَّ يَهِيْجُ ؛ پھر زور پر آتا ہے ۔ ہیجان میں آتا ہے ۔ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ؛ پھر تو اے مخاطب اس کو زرد دیکھتا ہے یعنی کھیتی پک کر زرد ہو جاتی ہے ۔ ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؛ پھر ہو جاتا ہے روندن، چورا چورا ۔ وَفِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بُروں کے لئے، کافر و فاسق کے لئے ۔ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؛ سخت عذاب ہے ۔ اور نیکوں اور پرہیزگاروں کے لئے وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؛ اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ اور یہ دنیوی زندگی نہیں ہے ۔ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؛ مگر دغا کی جنس، دھوکہ کے اسباب، فریب کی ٹٹی ۔

ترجمہ :- خوب جان رکھو کہ یہ دنیوی زندگی لہو ولعب ہے اور ظاہری زینت ہے اور آپس میں فخر اور بڑائی ہے اور مال و اولاد میں کثرت اور زیادتی کا مقابلہ ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ کسان کو اس کا (اس سے کھیتی کا) اُگنا اچھا معلوم ہوتا ہے پھر وہ زور پر آتی ہے پھر تو اس کو

دیکھتا ہے کہ پیلی پڑگئی پھر خشک ہوکر چورا چورا ہوگئی اور آخرت میں (بعض کے لئے) سخت عذاب ہے اور (بعض کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی تو نری دھوکہ کی ٹٹی ہے۔

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

سَابِقُوْٓا ؛ لوگو! دوڑو۔ لپکو، جلد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ سبقت کرو۔ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؛ اپنے رب کی مغفرت کی طرف۔ وَجَنَّةٍ ؛ اور جنت کی طرف۔ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جس کا پھیلاؤ، وسعت، کشادگی، آسمان اور زمین دونوں کی وسعت کے برابر ہے۔ اُعِدَّتْ ؛ وہ تیار کی گئی ہے۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کا فضل ہے، اُس کی داد ہے۔ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے اُسے دیتا ہے۔ عنایت کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس کا فضل وکرم بڑا ہے۔

ترجمہ:- (لوگو!) تمہارے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے تیار کی گئی ہے یہ اللہ کا فضل ہے (دادِ مولیٰ ہے) اُسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ ؛ جتنی مصیبتیں روئے زمین پر واقع ہوتی ہیں۔ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؛ اور جتنی تم پر نازل ہوتی ہیں یہ سب نہیں ہیں اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؛ مگر کتاب میں، لوحِ محفوظ میں۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؛ اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں یعنی خدائے تعالیٰ نے جان کر پیدا کیا ہے یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ہو۔ سب کچھ علمِ الٰہی میں، لوحِ محفوظ میں ہے۔ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ بے شک یہ سب اللہ کے پاس آسان ہے۔ کسی چیز کے پیدا کرنے میں اس کو کسی قسم کی دشواری نہیں۔

ترجمہ:- کوئی آفت، کوئی مصیبت روئے زمین پر نہیں پڑتی اور نہ خود تم پر مگر ایک کتاب میں موجود ہے